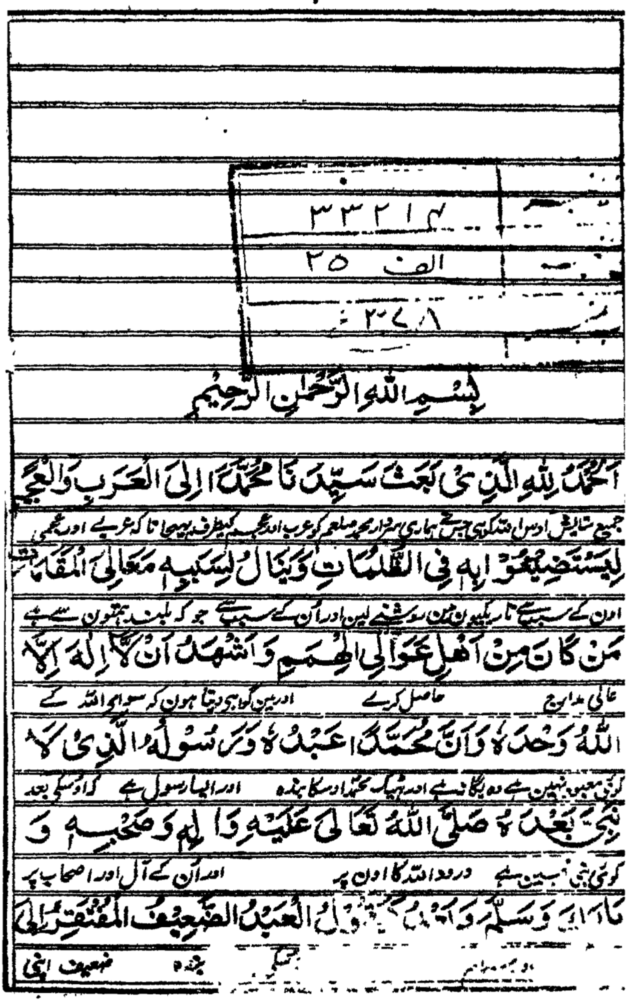



وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا
عقد الجيد
في احكام
الاجتهاد والتقليد



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا اِلَی الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

جمیع ستایش اور ثنا اللہ کو ہی ہے جس نے ہمارے سردار محمد صلعم کو عرب اور عجم کیطرف بھیجا تا کہ عربی اور عجمی

لِیَسْتَضِیْئُوْا بِہٖ فِی الظُّلُمَاتِ وَیَنَالَ بِسَبَبِہٖ مَعَالِی الْمَقَامَاتِ

اون کے سبب سے تاریکیوں میں روشنی لیں اور ان کے سبب سے جو کہ بلند ہمتوں سے ہے

مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ عَوَالِی الْھِمَمِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا

عالی مدارج حاصل کرے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے

اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ لَا

کوئی معبود نہیں ہے وہ یگانہ ہے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور ایسا رسول ہے کہ اوسکے بعد

نَبِیَّ بَعْدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ

کوئی نبی نہیں ہے درود اللہ کا اون پر اور ان کے آل اور اصحاب پر

تا ابد وَسَلَّمَ وَبَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمُفْتَقِرُ اِلٰی

ضعیف اپنی بندہ محتاج

رَحْمَةِ رَبِّهِ الْكَرِيْمِ وَلِيِّ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَانَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

سب کریم کی رحمت کا حاجتمند ولی اللہ بن عبدالرحیم اللہ تعالی اسکو عیب لگانیوالی صفت سے

عَمَّا شَانَهُ وَاَصْلَحَ بَالَهُ وَحَالَهُ وَشَانَهُ هٰذِهِ رِسَالَةٌ سَمَّيْتُهَا

بچاوے اور اسکا دل اور حال اور کار درست کرے کہتا ہے کہ یہ رسالہ ہے میں نے اسکا نام

عِقْدَ الْجِيْدِ فِيْ اَحْكَامِ الْاِجْتِهَادِ وَالتَّقْلِيْدِ حَمَلَنِيْ عَلٰى تَحْرِيْرِهَا

عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید رکھا مجھکو اس کے لکھنے پہ

سُؤَالُ بَعْضِ الْاَصْحَابِ عَنْ مَسَائِلَ مُهِمَّةٍ فِيْ ذٰلِكَ

بعضے اصحاب کی سوال نے ضروری مسائل سے جو اس باب میں تھے راغب کیا

اَلْبَابُ بَابٌ فِيْ بَيَانِ حَقِيْقَةِ الْاِجْتِهَادِ وَشَرْطِهِ وَ

باب اجتہاد کی ماہیت اور شرط اور

اَقْسَامِهِ حَقِيْقَةُ الْاِجْتِهَادِ عَلٰى مَا يُفْهَمُ مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ

اقسام کے بیان میں اجتہاد کی ماہیت جو علما ء کے کلام سے معلوم ہوتی ہے

اِسْتِفْرَاغُ الْجُهْدِ فِيْ اِدْرَاكِ الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْفَرْعِيَّةِ

کوشش کرنا احکام شرعی فرعی کے حاصل کرنے میں بذریعہ

عَنْ اَدِلَّتِهَا التَّفْصِيْلِيَّةِ الرَّاجِعَةِ كُلِّيَّاتُهَا اِلٰى اَرْبَعَةٍ

دلائل تفصیلی کے جنکے کلیات کا انجام

اَقْسَامٍ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْاِجْمَاعُ وَالْقِيَاسُ

چار قسم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کیطرف ہے خوب صرف کرنا

وَيُفْهَمُ مِنْ هٰذَا اَنَّهُ اَعَمُّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ اسْتِفْرَاغًا فِيْ

اور اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اجتہاد اس سے عام ہے کہ صرف کوشش

اِدْرَاكِ حُكْمِ مَا سَبَقَ التَّكَلُّمُ فِيْهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ السَّابِقَةِ

ایسے مسئلہ کے حکم حاصل کرنے میں ہو کہ جسمیں علماء سابقین سے گفتگو ہو چکی ہے

أَوْ لَا وَكُلُّهُمْ فِي ذٰلِكَ أَوْ خَالَفَ وَمِنْ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بِإِعَانَةِ

یا نہین اسمین اول ان علماسے موافق ہو یا مخالف اور اس سے عام ہی کہ وہ اجتہاد کسی کی اعانت سے ہو

الْبَعْضِ فِي التَّنْبِيْهِ عَلَى صُوَرِ الْمَسَائِلِ وَالتَّنْبِيْهِ عَلَى مَآخِذِ

صور مسائل کے تنبیہ مین اور بذریعہ تفصیلے دلائل کے

الْأَحْكَامِ مِنَ الْأَدِلَّةِ التَّفْصِيْلِيَّةِ أَوْ بِغَيْرِ إِعَانَةٍ مِّنْهُ كَمَا يُظَنُّ

ماخذ احکام کی تنبیہ مین یا اوسکی بلا اعانت جیسا اوس شخص سے

فِيْمَنْ كَانَ مُوَافِقًا لِشَيْخِهِ فِي أَكْثَرِ الْمَسَائِلِ لٰكِنَّهُ يَعْرِفُ

حق مین کہ اپنے شیخ سے اکثر مسائل مین موافق ہو پر وہ

لِكُلِّ حُكْمٍ دَلِيْلًا وَيَطْمَئِنُّ قَلْبُهُ بِذٰلِكَ الدَّلِيْلِ وَهُوَ عَلَى

ہر ایک حکم کی دلیل جانتا ہو اور اسکا دل اوس دلیل پر مطمئن ہے اور وہ شخص اپنے حکم با دلیل سے

بَصِيْرَةٍ مِّنْ أَمْرِهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُجْتَهِدٍ ظَنٌّ فَاسِدٌ وَكَذٰلِكَ

خوب ماہر ہے یہ گمان جو کیا جاتا ہے کہ وہ مجتہد نہیں ہے یہ گمان خراب ہی اور ایسے ہی پہلے گمان پر اعتماد کر

مَا يُظَنُّ مِنْ أَنَّ الْمُجْتَهِدَ لَا يُوْجَدُ فِي هٰذِهِ الْأَزْمِنَةِ اعْتِمَادًا

یہ گمان کرنا کہ اس زمانہ مین مجتہد نہین ہے بنیاد ہے

عَلَى الظَّنِّ الْأَوَّلِ بِنَاءٌ فَاسِدٌ عَلَى فَاسِدٍ وَشَرْطُهُ أَنَّهُ لَا بُدَّ

فاسد کی فاسد پر اور اجتہاد کی شرط یہ ہی کہ مجتہد کو ضرور ہے

لَهُ أَنْ يَعْرِفَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ

کہ کتاب و سنت مین سے وہ جانتا ہو کہ جو احکام سے متعلق ہین

وَمَوَاقِعَ الْإِجْمَاعِ وَشَرَائِطَ الْقِيَاسِ وَكَيْفِيَّةَ النَّظَرِ

اور جانے اجماع کے مواقع کو اور قیاس کی شروط کو اور نظر کی کیفیت کو

وَعِلْمَ الْعَرَبِيَّةِ وَالنَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ وَحَالَ الرُّوَاةِ وَلَا

اور عربیت کو اور ناسخ اور منسوخ کو اور راویون کی حال کو اور

حاجة الى الكلام والفقه قال الغزالي انما يحصل الاجتهاد

کلام اور فقہ کی کچھ حاجت نہیں ہے غزالی کہتا ہے کہ ہماری زمانہ میں اجتہاد

في زماننا بممارسة الفقه وهي طريق تحصيل الدراية

بجز فقہ کے جہاں کچھ کی حاصل نہیں ہوتا ۔ اور اس زمانہ میں فقہ کی تحصیل کا

في هذا الزمان ولم يكن الطريق في زمن الصحابة رض

یہی طریقہ ہے اور یہ طریقہ صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کے زمانہ میں نہیں تھا

ذلك قلت هذا اشارة الى ان الاجتهاد المطلق المنتسب

میں یہ کہتا ہوں کچھ اور یہ اشارہ ہے کہ اجتہاد مطلق منتسب

لا يتم الا بمعرفة نصوص المجتهد المستقل وكذلك لا بد

بدون معرفت مجتہد مستقل کے نصوص کے پورا نہیں ہوتا اور ایسے ہی مجتہد

للمستقل من معرفة كلام من مضى من الصحابة والتابعين

مستقل کو معرفت کلام گذشتگان پہلے صحابہ اور تابعین

وتبعهم في ابواب الفقه وهذا الذي ذكرناه من شرط

اور تبع تابعین کے ابواب فقہ میں ضرور چاہیے اور اجتہاد کی یہ شرط جو ہم نے بیان کی ہے

الاجتهاد مبسوط في كتب الاصول و

کتب اصول میں خوب مذکور ہے اور

لا باس ان يورد كلام البغوي في هذا ا

اس مقام پر بغوی کی تقریر کے بیان کرنا

الموضع قال البغوي والمجتهد من جمع خمسة انواع من العلم

کچھ مضائقہ نہیں ہے بغوی کہتا ہے اور مجتہد وہ ہے جو پانچ قسم کے علم جمع کرلے

علم كتاب الله عز وجل وعلم سنة رسول الله صلى الله

علم کتاب اللہ عزوجل کا اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَقَاوِيْلِ عُلَمَاءِ السَّلَفِ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ

حدیث اور علماء سلف کے اجماع سے

وَاخْتِلَافِهِمْ وَعِلْمَ اللُّغَةِ وَعِلْمَ الْقِيَاسِ وَهُوَ طَرِيْقُ اسْتِنْبَاطِ

اختلافی اقوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور وہ طریق ہے علم کے استنباط کا

الْحُكْمِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إِذْ لَمْ يَجِدْهُ صَرِيْحًا فِيْ نَصِّ

کتاب اور سنت سے جبکہ اوس حکم کو نص

كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ فَيَجِبُ أَنْ يَعْلَمَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ

کتاب یا سنت یا اجماع میں صریح نہ پاوے پس اوس پر واجب ہے کہ علم کتاب میں سے

النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ وَالْمُجْمَلَ وَالْمُفَسَّرَ وَالْخَاصَّ وَالْعَامَّ وَالْمُحْكَمَ

ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفسر کو اور خاص اور عام کو اور محکم

وَالْمُتَشَابِهَ وَالْكَرَاهَةَ وَالتَّحْرِيْمَ وَالْإِبَاحَةَ وَالنَّدْبَ وَ

اور متشابہ کو اور کراہت اور حرمت اور اباحت اور مستحب اور

الْوُجُوْبَ وَيَعْرِفُ مِنَ السُّنَّةِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ وَيَعْرِفُ مِنْهَا الصَّحِيْحَ

واجب کو جان لے اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جان لے اور سنت کی صحیح

وَالضَّعِيْفَ وَالْمُسْنَدَ وَالْمُرْسَلَ وَيَعْرِفُ تَرْتِيْبَ السُّنَّةِ عَلَى الْكِتَابِ

اور ضعیف کو اور مسند اور مرسل کو جان لے اور سنت کو کتاب پر

وَتَرْتِيْبَ الْكِتَابِ عَلَى السُّنَّةِ حَتّٰى لَوْ وَجَدَ حَدِيْثًا لَا يُوَافِقُ ظَاهِرُهُ

مرتب کرنا اور کتاب کو سنت پر مرتب کرنا جان لے یہاں تک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا پاوے کہ اسکے ظاہر معنے

الْكِتَابَ يَهْتَدِيْ إِلٰى وَجْهِ مَحْمَلِهِ فَإِنَّ السُّنَّةَ بَيَانُ الْكِتَابِ

کتاب سے موافق نہیں ہیں تو اس کے مطابقت کی وجہ پا جاوے کیونکہ سنت

وَلَا يُخَالِفُهُ وَإِنَّمَا يَجِبُ مَعْرِفَةُ مَا وَرَدَ مِنْهَا فِيْ

کتاب کا بیان ہوتی ہے اور مخالف نہیں ہوتی اور معرفت واجب اتنی ہی ہی کہ جو حد فقہ میں

أحكام الشرع دون ما عداها من القصص والأخبار و

احکام شرعی میں وارد ہوئی ہیں اس سے علاوہ حکایات اور اخبار اور

المواعظ وكذلك يجب أن يعرف من علم اللغة ما أتى

مواعظ کی واجب نہیں ہے اور ایسی ہی علم لغت میں اتنا ہی واجب ہے

في كتاب وسنة في أمور الأحكام دون الإحاطة

جو کتاب اور سنت کی اندر احکامی امور میں وارد ہوئی ہیں تمام لغات عرب کا احاطہ

بجميع لغات العرب وينبغي أن يتحرج فيها بحيث يقف

واجب نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اسمیں اتنی مشقت کرے

على مرام كلام العرب فيما يدل على المراد من اختلاف

کہ کلام عرب کی مقصود سے واقف ہو جاوے کہ مختلف محل اور مختلف احوال میں

المحال والأحوال لأن الخطاب ورد بلسان العرب فمن

اس سے کیا مراد ہوتی ہے کیونکہ خطاب الٰہی تو عربی زبان میں وارد ہوا ہے پھر

لم يعرف لا يقف على مراد الشارع ويعرف أقاويل الصحابة

جو شخص لغت کو نہیں جانیگا وہ شارع کی مراد سے واقف نہیں ہوگا اور صحابہ

والتابعين في الأحكام ومعظم فتاوى فقهاء الأمة

اور تابعین کے اقوال کو جو احکام میں ہیں اور امت کے فقہاء کے بڑی بڑی فتاوی کو جان لے

حتى لا يقع حكمه مخالفا لأقوالهم فيكون فيه خرق

تاکہ اسکا حکم اونکے اقوال کے برخلاف واقع نہ ہو کیونکہ اسمیں

الإجماع وإذا عرف من كل من هذه الأنواع معظمه

اجماع کا توڑنا ہے اور جب ان اقسام میں سے ہر ایک کی معظم کو جان لیا

فهو حينئذ مجتهد ولا يشترط معرفة جميعها بحيث لا

تو اب یہ شخص مجتہد ہی اور تمام احکام کا جان لینا ایسا کہ اسمیں سے کوئی امر

يَشُكُّ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْهَا وَإِذَا لَمْ يَعْرِفْ نَوْعًا مِنْ هٰذِهِ الْأَنْوَاعِ

باقی رہا کچھ شک نہیں ہے اور ان علوم میں سے اگر کسی ایک نوع کو بھی نہیں جانتا تو پھر اسکی راہ

فَسَبِيلُهُ التَّقْلِيدُ وَإِنْ كَانَ مُتَبَحِّرًا فِي مَذْهَبِ وَاحِدٍ مِنْ آحَادِ

تقلید ہی ہے اگرچہ افراد ائمہ سلف میں سے کسی ایک کی مذہب کا متبحر جامع ہے ہو

السَّلَفِ فَلَا يَجُوزُ لَهُ تَقَلُّدُ الْقَضَاءِ وَلَا التَّرَصُّدُ لِلْفُتْيَا وَإِذَا جَمَعَ

پس اسکو قاضی ہونا جائز نہیں ہے اور نہ فتوی دینکو امید وار ہونا اور اگر اسنے یہ علوم

هٰذِهِ الْعُلُومَ وَكَانَ مُجَانِبًا لِلْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ

جمع کر لیے اور ہوا وہوس اور بدعات کا تارک ہو

مُدَّرِعًا بِالْوَرَعِ مُحْتَرِزًا عَنِ الْكَبَائِرِ غَيْرَ مُصِرٍّ عَلَى

اور تقوے کا لباس پہنی ہوئی کبائر سے بچنے والا ہو

الصَّغَائِرِ جَازَ لَهُ أَنْ يَتَقَلَّدَ الْقَضَاءَ وَيَتَصَرَّفَ

صغائر پر اڑا ہوا نہو تو اسکو جائز ہے کہ قاضی ہو جاوے اور شرعی احکام میں

فِي الشَّرْعِ بِالْاجْتِهَادِ وَالْفَتْوَى وَيَجِبُ

اجتہاد اور فتوے کی راہ سے تصرف کرے اور ایسے شخص کو

عَلَى مَنْ لَمْ يَجْمَعْ هٰذِهِ الشَّرَائِطَ تَقْلِيدُهُ

کہ جسمیں یہ شرطیں جمع نہیں ہے اسکی تقلید

فِيمَا يَعِنُّ لَهُ مِنَ الْحَوَادِثِ انْتَهَى كَلَامُ

اور حکمیں جو حوادث میں پیش آوی واجب ہے بغوی کا کلام

الْبَغَوِيِّ وَقَدْ صَرَّحَ الرَّافِعِيُّ وَالنَّوَوِيُّ

تمام ہوا اور رافعی اور نووی

وَغَيْرُهُمَا مِمَّنْ لَا يُحْصَى كَثْرَةً أَنَّ الْمُجْتَهِدَ الْمُطْلَقَ الَّذِي

وغیرہ نے جو بسبب کثرت کی شمار نہیں ہو سکتی تصریح کی ہے کہ مجتہد مطلق جسکی

تَفْسِيرُهٗ عَلٰى قِسْمَيْنِ مُسْتَقِلٌّ وَّمُنْتَسِبٌ وَيَظْهَرُ مِنْ كَلَامِ مُحَمَّدٍ

تفسیر گزرچکی ہے دو قسم پر ہے مستقل اور منتسب اور محمد کی کلام سے ظاہر ہوتا ہے

اَنَّ الْمُسْتَقِلَّ يَمْتَازُ عَنْ غَيْرِهٖ بِثَلَاثِ خِصَالٍ اِحْدٰهَا التَّصَرُّفُ

کہ مجتہد مستقل غیر مستقل سے تین وصف میں ممتاز ہوتا ہے ایک تو اون اصول مین تصرف کرنا

فِى الْاُصُوْلِ الَّتِىْ عَلَيْهَا بِنَاءُ مُجْتَهَدَاتِهٖ وَثَانِيَتُهَا تَتَبُّعُ الْاٰيَاتِ

کہ جسپر اوسکی اجتہادی مسائل کی بنا ہے اور دوسری آیات

وَالْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ لِمَعْرِفَةِ الْاَحْكَامِ الَّتِىْ سَبَقَ بِالْجَوَابِ

اور احادیث و آثار کی تلاش واسطے معرفت اول احکام کے جنمین جواب

فِيْهَا وَاخْتِيَارُ بَعْضِ الْاَدِلَّةِ الْمُتَعَارِضَةِ عَلٰى بَعْضٍ وَّبَيَانُ

پہلے ہولیا ہے اور متعارض دلیلون مین سے کسی پر اختیار کرلینا اور اسکی احتمالی معنون سے

الرَّاجِحِ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهٖ وَالتَّنْبِيْهُ لِمَاٰخِذِ الْاَحْكَامِ مِنْ تِلْكَ

راجح کا بیان کرنا اور ان دلائل مین سے احکام کے ماخذ پہ

الْاَدِلَّةِ وَالَّذِىْ نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ ثُلُثَا عِلْمِ

تنبیہ کرنی اور ہم یوہین سمجھتے ہین واللہ اعلم کہ یہی شافعی کے علم کا

الشَّافِعِىِّ رح وَالثَّالِثَةُ الْكَلَامُ فِى الْمَسَائِلِ الَّتِىْ لَمْ يُسْبَقْ

بڑا ادا ہے اور تیسرے ان مسائل مین کہ جنکا پہلے کچھ

بِالْجَوَابِ فِيْهَا اَخْذًا مِّنْ تِلْكَ الْاَدِلَّةِ وَالْمُنْتَسِبُ مَنْ سَلَّمَ

جواب نہین ہوا اور انہے دلائل سے نکالکر بحث کرنے اور مجتہد منتسب وہ ہے

اُصُوْلَ شَيْخِهٖ وَاسْتَعَانَ بِكَلَامِهٖ كَثِيْرًا فِىْ تَتَبُّعِ الْاَدِلَّةِ

جو اپنی شیخ کے اصول مان لے اور شیخ کی کلام سے دلائل کی تلاش مین

التَّنْبِيْهِ لِلْمَاٰخِذِ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ مُسْتَيْقِنٌ بِالْاَحْكَامِ

اور ماخذ کی تنبیہ مین اکثر امداد لیا کرے اور مع اسکے وہ احکام کو بذریعہ دلائل کے

مِنْ قِبَلِ اَدِلَّتِهَا قَادِرٌ عَلٰى اِسْتِنْبَاطِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قَلَّ مِنْ

یقینی جانتا ہو ان دلائل سے مسائل کے استنباط پر قادر ہو اس سے ایسا حال قلیل ہو

ذٰلِكَ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ وَاِنَّمَا يُشْتَرَطُ الْاُمُوْرُ الْمَذْكُوْرَةُ فِي الْمُجْتَهِدِ

یا کثیر اور یہ امور مذکورہ مجتہد مطلق ہی میں شرط ہیں

الْمُطْلَقِ وَاَمَّا الَّذِيْ هُوَ دُوْنَهٗ فِي الْمَرْتَبَةِ فَهُوَ مُجْتَهِدٌ

اور جو مجتہد کہ مرتبہ میں اس سے کمتر ہو سو وہ

فِي الْمَذْهَبِ وَهُوَ مُقَلِّدٌ لِاِمَامِهٖ فِيْمَا ظَهَرَ فِيْهِ

مجتہد فی المذہب ہے اور وہ اپنے امام کا ان احکام میں جو نصًّا ظاہر کر چکا ہے مقلد ہوتا ہے

نَصُّهٗ لٰكِنَّهٗ يَعْرِفُ قَوَاعِدَ اِمَامِهٖ وَمَا بَنٰى عَلَيْهِ مَذْهَبَهٗ

پر وہ اپنی امام کے قواعد اور جس پر اس نے اپنی مذہب کی بنا رکھی ہے جانا کرتا ہے

فَاِذَا وَقَعَتْ حَادِثَةٌ لَمْ يَعْرِفْ لِاِمَامِهٖ فِيْهَا نَصًّا اِجْتَهَدَ فِيْهَا

پر جس وقت ایسا حادثہ پیدا ہو جاوے جس میں کسی امام کی کچھ نص معلوم نہیں ہوتی تو اس میں اپنے امام کے مذہب پر اجتہاد کرتا ہے

عَلٰى مَذْهَبِهٖ وَخَرَّجَهَا مِنْ اَقْوَالِهٖ وَعَلٰى مِنْوَالِهٖ وَدُوْنَهٗ

اور اسکو امام کے اقوال سے اور اسکی وضع پر نکالتا ہے اور اس سے

فِي الْمَرْتَبَةِ مُجْتَهِدُ الْفُتْيَا وَهُوَ الْمُتَبَحِّرُ فِيْ مَذْهَبِ اِمَامِهٖ

مرتبہ میں کمتر مجتہد الفتیا ہوتا ہے اور وہ اپنے امام کے مذہب کا متبحر

الْمُتَمَكِّنُ مِنْ تَرْجِيْحِ قَوْلٍ عَلٰى اٰخَرَ وَوَجْهٍ مِّنْ وُجُوْهِ الْاَصْحَابِ عَلٰى

ایک قول کو دوسرے پر اور صاحبان علم کی وجوہ میں سے ایک وجہ کو دوسرے وجہ پر ترجیح دینے میں

اٰخَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بَابٌ فِيْ بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ اخْتَلَفُوْا

قادر ہوتا ہے واللہ اعلم باب مجتہدوں کے اختلاف کے بیان میں مجتہدین کے

فِيْ تَصْوِيْبِ الْمُجْتَهِدِيْنَ فِي الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ الَّتِيْ لَا قَاطِعَ فِيْهَا

صواب ہونے میں ان مسائل فرعی میں کہ ان میں قطعی نہیں ہے اختلاف کیا ہے

باب اختلاف المجتهدين

هَلْ كُلُّ مُجْتَهِدٍ فِيهَا مُصِيبٌ أَوِ الْمُصِيبُ فِيهَا وَاحِدٌ فَقَالَ

آیا اون مسائل میں ہر ایک مجتہد صواب پر ہے یا اُن میں ایک صواب پر ہے

بِالْاَوَّلِ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ وَالْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو يُوسُفَ

راے اول کے تو شیخ ابو الحسن اشعری اور قاضی ابو بکر اور ابو یوسف

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَابْنُ سُرَيْجٍ وَنُقِلَ عَنْ جُمْهُورِ الْمُتَكَلِّمِينَ

اور محمد بن الحسن اور ابن سریج قائل ہوئے ہیں اور اشاعرہ کی جمہور متکلمین سے

مِنَ الْأَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَفِي كِتَابِ الْخَرَاجِ لِأَبِي يُوسُفَ

اور معتزلہ سے منقول ہے اور ابو یوسف کی کتاب الخراج میں اس طرف

إِشَارَاتٌ إِلَى ذَلِكَ تُقَارِبُ التَّصْرِيحَ وَبِالثَّانِي قَالَ جُمْهُورُ

ایسے اشارے ہیں کہ تصریح کے قریب قریب ہیں اور راے ثانی کے جمہور

الْفُقَهَاءِ وَنُقِلَ عَنِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ السَّمْعَانِيِّ

فقہاء قائل ہیں اور چاروں امام سے منقول ہے اور ابن السمعانی

فِي الْقَوَاطِعِ إِنَّهُ ظَاهِرُ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ قَالَ الْبَيْضَاوِيُّ فِي الْمِنْهَاجِ

قواطع میں کہتا ہے کہ شافعی کا ظاہر مذہب یہ ہی ہے بیضاوی منہاج میں کہتا

اُخْتُلِفَ فِي تَصْوِيبِ الْمُجْتَهِدِينَ بِنَاءً عَلَى الْخِلَافِ فِي أَنَّ لِكُلِّ صُورَةٍ

ہے کہ مجتہدین کے صواب پر ہونیکا اختلاف اس خلاف پر مبنی ہے جو ہر ایک صورت کیواسطے

حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ دَلِيلٌ قَطْعِيٌّ أَوْ ظَنِّيٌّ وَالْمُخْتَارُ مَا صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ

ایک حکم معین ہونے میں ہے جسپر قطعی یا ظنی دلیل ہوا کرتی اور مختار وہ ہے جو امام شافعی سے ثابت

أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ حُكْمًا مُعَيَّنًا عَلَيْهِ أَمَارَةٌ مَنْ وَجَدَهَا أَصَابَ وَمَنْ

کو پہنچا ہے کہ حادثہ میں حکم معین ہوتا ہے جو سپر نشان ہیں جس نے انکو پالیا مصیب ہوا اور جس نے انکو

فَقَدَهَا أَخْطَأَ وَلَمْ يَأْثَمْ لِأَنَّ الِاجْتِهَادَ مَسْبُوقٌ بِالْأَدِلَّةِ

گم کیا چوک گیا اور گنہگار نہیں ہوا اس لیے کہ اجتہاد دلائل سے بعد ہے کیونکہ

طلبها والدلالة متأخرة عن الحكم فلو تحقق الاجتهادان لاجتمع

اجتہاد دلائل کے تلاش ہوتی ہے اور دلالت حکم سے متاخر ہوتی ہے پھر اگر دو اجتہاد حق پر ہوں تو اجتماع

النقيضان ولانه قال عليه الصلوة والسلام من اصاب فله

نقیضین ہو جاوے اور اس سبب سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مجتہد مصیب ہوتا ہے اوسکے لیے

اجران ومن اخطأ فله اجر واحد قيل لو تعين الحكم فالمخالف

دو اجر ہیں اور جو چوک گیا اس کیواسطے ایک اجر ہے کسیکا اعتراض ہے اگر حادثہ کا حکم متعین ہوتی تو اسکی مخالف نے

له لم يحكم بما انزل الله فيفسق لقوله تعالى ومن لم يحكم بما

یعنی خطا کرنیوالے نے حکم موافق انزال الٰہی کے نہیں دیا پھر وہ فاسق ہوئیگا اسواسطے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور جو کوئی حکم

انزل الله فاولئك هم الفسقون قلنا امر بالحكم بما ظنه

نکری اللہ کے اتاری پر سو وہ ہی لوگ ہیں بے حکم ہم جواب دیتے ہیں یہ امر اس کے

وان اخطأ الحكم بما انزل الله قيل لو لم يصوب الجميع

مظنون حکم کا ہے اگرچہ حکم منزل اللہ سے چوک جاوے کوئی کہتا ہے اگر سب مجتہد مصیب نہ مانے جاویں

لما جاز نصب المخالف وقد نصب ابو بكر رض زيدا قلنا لم يجز

تو مخالف کا منصوب کرنا جائز نہیں ہوگا اور حال یہ ہے کہ ابو بکر رض نے زید کو منصوب کیا ہے ہم جواب دیتے

تولية المبطل والمخطئ ليس بمبطل انتهى كلام البيضاوي قوله

ہیں مبطل کا والی کرنا جائز نہیں ہے اور مخطی مبطل نہیں ہوتا بیضاوی کا کلام تمام ہوا قولہ

لكل صورة حكم الخ قلنا حكم على الغيب بلا دليل قوله

لکل صورۃ حکم آخر تک ہم کہتے ہیں غیب پر بلا دلیل حکم ہے قولہ

ما صح عن الشافعي ان في الحادثة الخ قلنا معناه في كل حادثة

صح عن الشافعی ان فی الحادثۃ آخر تک ہم کہتے ہیں اسکے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک حادثہ میں

قول هو اوفق بالاصول واقعد في طرق الاجتهاد وعليه امارة

قول اصول کے موافق اور اجتہاد کے طریقوں سے چسپاں ہوتا ہے اور اسپر اجتہادی دلائل میں سے

ظاهرة من دلائل الاجتهاد من وجدها اصاب ومن

ظاہر نشانی ہوتی ہے جسنے اوس نشانی کو پالیا صواب پر پہنچا اور جسنے اُسکو گم کیا

فقدها فقد اخطأ ولم يأثم وذلك لانه نص في اوائل الام

بیشک چوک گیا اور گنہگار نہیں ہوتا اور یہہ اسلیے ہے کہ ام کے اوائل میں یہ نص موجود ہے کہ

بان العالم اذا قال للعالم اخطأت فمعناه اخطأت المسلك

ایک عالم اگر دوسرے عالم کو کہے کہ تونے خطا کی تو اُسکے یہ معنے ہیں کہ تونے اُس راہ محکم سے

السديد الذي ينبغي للعلماء ان يسلكوه وبسط ذلك ومثله

کہ علما کو اوسپر چلنا سزاوار ہے خطا کے اور اُسکو بڑی تفصیل سے لکھا ہے اور اُسکی بہت مثالیں لائیے

بامثال كثيرة او معناه اذا كان في المسئلة خبر الواحد فقد اصا

یا اُسکے یہ معنی ہیں اگر مسئلہ میں خبر واحد ہوتی ہے تو جس نے اُسکو پایا بیشک مصیب ہوا

من وجده واخطأ من فقده وهذا ايضا مبسوط في الام

اور جسنے گم کیا اوسنے خطا کی ام میں یہہ بھی مفصل ہے

قوله لان الاجتهاد مسبوق الى اخره قلنا تعبدنا الله تعالى

قوله لان الاجتهاد مسبوق الى آخره ہم کہتے ہیں ہمارے لیے اللہ تعالے نے یہی عبادت ٹہرائی ہے

بان نعمل ما يؤدي اليه اجتهادنا فنطلب الذي نعمله اجمالا

کہ ہم وہ عمل کیا کریں جسطرف ہمارا اجتہاد پہنچائے پس ہم اپنے اجمالی علم کو تلاش کریں

لنحيط به تفصيلا قوله لاجتمع النقيضان قلنا هو كخصال

تاکہ اُسکے ذریعہ سے تفصیلی علم حاصل کرلیں قوله لاجتمع النقيضان ہم کہتے ہیں یہ

الكفارة كل واحد منها واجب وليس بواجب قوله من اصا

جیسے کفارہ کی چیزیں کہ وہ سب واجب ہیں اور ہر جب نہیں لیکن قوله من اصاب

فله اجران قلنا هذا عليكم لا لكم لان الخطأ الذي يوجب

فله اجران ہم کہتے ہیں یہ تمکو مضر ہے مفید نہیں اسلیے کہ جب خطا سے ثواب ملے

الاٰخر لا یکون معصیۃ فلا بد ان یکونا حکمین للّٰہ تعالٰی احدھما

وہ معصیت نہیں ہوگی سو ضرور ہے کہ وہ دونوں حکم الٰہی ہی ہوں کہ ان میں سے ایک دوسرے سے

افضل من الاٰخر کالعزیمۃ والرخصۃ وھذا فی القضاء ولا بد

افضل ہے جیسے عزیمت اور رخصت یا یہ قضا میں ہے اور بالضرور

ان المتحقق فی الخارج اما قول المدعی او المنکر قولہ امر بالحکم

خارج میں یا تو مدعی کا قول یا منکر کا قول ثابت ہوگا قولہ امر بالحکم

بما ظن الخ قلنا اعتراف بمقصودنا قولہ والمخطئ لیس بمبطل

بما ظن الخ ہم کہتے ہیں یہ مقصود کا اقرار ہے قولہ والمخطئ لیس بمبطل

قلنا لما لم یکن مبطلا لم یکن مخالفا للحق لان کل مخالف

ہم کہتے ہیں جب مخطی مبطل نہیں ہے تو حق کا مخالف بھی نہیں ہے اس لیے کہ حق کا مخالف

للحق مبطل وماذا بعد الحق الا الضلال والحق ان ما

تو مبطل ہی ہوتا ہی اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا ہے اور حق یہ ہے کہ جو بات

نسب الی الائمۃ الاربعۃ قول مخرج من بعض تصریحاتھم

چاروں اماموں کیطرف منسوب ہے وہ قول ان کے بعض تصریحات سے نکالا ہوا ہے

ولیس نصا منھم وانہ لا خلاف للامۃ فی تصویب المجتھدین

اور ان کے بیان سے منصوص نہیں ہے اور حق یہ ہے کہ امت کو مجتہدین کے مصیب ہونے میں

فیما خیر فیہ نصا او اجماعا کالقراآت السبع وصیغ الادعیۃ

جہاں پر کہ اختیار [illegible] ثابت ہی خلاف نہیں جیسے ساتوں قراتیں اور دعاؤں کے کلمات

والوتر بسبع وتسع واحدی عشرۃ

اور وتر کے سات اور نو اور گیارہ رکعتیں

فکذالک لا ینبغی ان یخالفوا فیما خیر فیہ دلالۃ والحق ان

تو ایسے ہی [illegible] ثابت ہی خلاف کریں اور حق تو یہی کہ

الاختلاف اربعة اقسام احدها ما تعين فيه الحق قطعا

اختلاف چار قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ کہ جسمیں حق یقینی متعین ہے

ويجب ان ينقض خلافه لانه باطل يقينا وثانيها ما تعين

اور واجب ہی کہ اسکا خلاف توڑ ڈالا جاوے کیونکہ یقینا باطل ہے اور دوسری قسم یہ کہ اوسمین حق

فيه الحق بغالب الرأي وخلافه باطل ظنا وثالثها ما كان

باعتبار غالب رائے کے متعین ہو اور اسکا خلاف ظنی باطل ہوتا ہے اور تیسری قسم وہ کہ

كلا طرفي الخلاف مخيرا فيه بالقطع ورابعها ما كان كلا طرفي

خلاف کی دونو طرفین یقینی اختیار دی ہوئی ہوں اور چوتھی قسم وہ کہ

الخلاف مخيرا فيه بغالب الرأي وتفصيل ذلك انه ان كانت

خلاف کی دونو طرفین اعتبار غالب رائے کے اختیار دی ہوئی ہوں اور اوس کی تفصیل یہ ہو کہ اگر

المسئلة مما ينقض فيها قضاء القاضي بان يكون فيها نص

مسئلہ اس قسم کا ہی جسمیں قضا قاضی کا نقض لازم آتا ہے اسطور کہ اس مسئلہ مین

صحيح معروف من النبي صلى الله عليه وسلم فكل

نبی صلعم سے نص صحیح معروف موجود ہو لیں جو

اجتهاد خلافه فهو باطل نعم ربما يعذر رجل بجهل نصه صلى

اجتہاد اسکے خلاف ہوگا سو وہ باطل ہوگا ہان اتنا ہے کہ بسبب نادانستگی نص

الله عليه وآله وسلم الى ان يبلغ وتقوم الحجة وان

رسول صلعم کے معذور رکھا جاتا ہے جبتک کہ وہ نص پہنچے اور حجت قائم ہو اور اگر

كان الاجتهاد في معرفة واقعة قد وقعت ثم اشتبه

اجتہاد کسی ایسے واقعہ کی دریافت کرنے مین ہو کہ وہ ہو چکا ہے پھر اسکا حال مشتبہ ہو گیا ہے

الحال مثل موت زيد وحياته فلا جرم ان الحق واحد نعم

معلوم نہین رہا جیسی زید کی موت اور حیات سو بالضرور حق ایک ہی جانب ہوگا

رُبَّمَا يُعْذَرُ الْمُخْطِئُ بِاجْتِهَادِهِ وَإِنْ كَانَ الْاِجْتِهَادُ فِي أَمْرٍ

ان بعضے وقت اجتہاد کا مخطی معذور ہوتا ہے اور اگر اجتہاد ایسے باب مین ہو

فُوِّضَ إِلَى تَحَرِّي الْمُجْتَهِدِ وَكَانَ الْمَأْخَذَانِ مُتَقَارِبَيْنِ وَ

کہ مجتہد کی اٹکل پر حوالہ ہوا ہے اور اگر دونو ماخذ باہم قریب ہون * اور

لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بَعِيدًا مِنَ الْأَذْهَانِ جِدًّا بِحَيْثُ يُرَى

اُن مین سے کوئی سا اذہان سے ایسا نہایت بعید نہو کہ اوس ماخذ والا

أَنَّ صَاحِبَهُ مُقَصِّرٌ قَدْ خَرَجَ مِنْ عُرْفِ النَّاسِ وَعَادَتِهِمْ

مقصر [illegible] سمجھا جاے کہ بیشک لوگون کے محاورہ اور عادت سے باہر ہوگیا ہے

فَالْمُجْتَهِدَانِ مُصِيبَانِ مِثْلُ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِكُلٍّ وَاحِدٍ

ایسی دونو مجتہد مصیب ہوتے ہین مثلاً کسی نے دو شخصون مین سے ہر ایک کو یہ کہا

مِنْهُمَا أَعْطِ كُلَّ فَقِيرٍ وَجَدْتَهُ دِرْهَمًا مِنْ مَالِي قَالَ كَيْفَ

کہ مجھکو جو فقیر ملے اوسکو میرے مال مین سے ایک درہم دیدیا کر اوسنے کہا کہ مین کیونکر

عُرِفَ أَنَّهُ فَقِيرٌ قِيلَ إِذَا اجْتَهَدْتَ فِي تَتَبُّعِ قَرَائِنِ الْفَقْرِ

معلوم کرون کہ وہ فقیر ہے کہا جب تو قرائن کی تلاش مین کوشش کر چکا

ثُمَّ آنَ الثَّلَجُ أَنَّهُ فَقِيرٌ فَأَعْطِهِ فَاخْتَلَفَا فِي رَجُلٍ قَالَ

[illegible] کہ وہ فقیر ہے تب دیدیا کر پھر ان دونو شخصون نے ایک آدمی کی حال مین اختلاف کیا

أَحَدُهُمَا هُوَ فَقِيرٌ وَقَالَ الْآخَرُ لَا وَالْمَأْخَذَانِ مُتَقَارِبَانِ

ایک نے کہا فقیر ہے [illegible] یہ فقیر نہین ہے اور ماخذ دونون کے باہم ایسی قریب ہین کہ

يَسُوغُ الْأَخْذُ بِهِمَا فَهُمَا مُصِيبَانِ لِأَنَّهُ مَا أَدَارَ الْحُكْمَ إِلَّا عَلَى

اون دونو ماخذ [illegible] دونو مصیب ہین اسلیے کہ اوسنے اپنی حکم کو سہی پر دائر کیا ہے

مَنْ يَقَعُ فِي تَحَرِّيهِ أَنَّهُ فَقِيرٌ وَقَدْ وَقَعَ فِي تَحَرِّيهِ ذَٰلِكَ

[illegible] فقیر [illegible] اسی اٹکل مین [illegible] تصور کیے ہے

من غير تقصير ظاهر بخلاف ما اذا اعطى تاجرا كبيرا

اگر فقیر ہے بخلاف ایسی صورت کی کہ کسی بڑے سوداگر

له خدم وحشم فان القائل بفقره يعد مقصرا ولا

خدم حشم والی کو دیدے کیونکہ جو شخص ایسے سوداگر کو فقیر سمجھے وہ مقصور ڈالا گنا جاتا ہے

يسوغ الاخذ بالشبهة التي ذهب اليها فههنا مقامان

ویسے شبہ سند لینا جدھر وہ گیا ہے جائز نہیں ہے پس یہاں دو مقام ہیں

احدهما انه فقير في الحقيقة ام لا ولا شبهة ان الحق

ایک تو یہ کہ آیا وہ حقیقت میں فقیر ہے یا نہیں اور بلا شبہ اسمیں تو حق ایک ہی بات ہے

فيه واحد فان النقيضين لا يجتمعان والثاني ان

اور بیشک دو نقیضین جمع نہیں ہو سکتیں اور دوسرا مقام یہ ہے کہ جسنے

من اعطى غير الفقير على ظن فقره هل هو مطيع ام لا

تو انگر کو اپنے گمان میں فقیر سمجھکر دیدیا تو آیا وہ حکم کا مطیع ہے یا نہیں

ولا شبهة انه مطيع نعم من وافق ظنه الحقيقة قد

اور بلا شبہ وہ مطیع ہی ہاں جسکا گمان حقیقت کی مطابق ہو گیا اوس نے

نال حظا وافرا وان كان الاجتهاد في اختيار ما خير

بجا ہی کام کیا اور اگر اجتہاد اجتہادی ہوئی بات کے اختیار کرنے میں ہو

فيه كاحرف القران وصيغ الاذكار وكذا ما فعله

جیسے قرآن کے حروف اور دعاؤں کے کلمات اور ایسی ہی نبی صلعم کے

النبي صلى الله عليه وسلم على وجوه تسهيلا على

کیے گئے وضع کے افعال امت پر سہولت کیواسطے

الناس مع كونها كلها حاوية لاصل المصلحة فالمجتهدان

باوجودیکہ وہ ہر ایک وضع اصل مصلحت کو حاوی ہی سو ایسی دو نو مجتہد

مُصِيبَانِ فَهٰذَا كُلُّهُ بَيِّنٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتَوَقَّفَ فِيهِ

مصیب ہوتی ہیں پس یہ سب ظاہر ہے کسی کو سزاوار نہیں ہے کہ اسمیں توقف کرے

وَمَوَاضِعُ الِاخْتِلَافِ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ وَمُعْظَمُهَا أُمُورٌ أَحَدُهَا

اور فقہا میں اختلاف کی مواضع اور معظم مواضع کئی امر ہیں

أَنْ يَكُونَ وَاحِدٌ قَدْ بَلَغَهُ الْحَدِيثُ وَالْآخَرُ لَمْ يَبْلُغْهُ وَ

ایک تو یہ ہے کہ حدیث ایک کو تو پہنچے اور دوسرے کو نہ پہنچی

الْمُصِيبُ هٰهُنَا مُعَيَّنٌ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ عِنْدَ كُلِّ

اس صورت میں مصیب معین ہے یعنی ایک دوسرا امر یہ ہے کہ ہر ایک کے پاس

وَاحِدٍ أَحَادِيثُ وَآثَارٌ مُتَخَالِفَةٌ وَيَعْمَلُ مُجْتَهِدٌ فِي تَطْبِيقِ

حدیثیں اور آثار آپس میں متخالف ہوں اور ایک دوسرے کو ایک سے مطابق کرنے میں

بَعْضِهَا بِبَعْضٍ أَوْ تَرْجِيحِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ فَأَدَّى اجْتِهَادُهُ إِلَى

اور بعض کو بعض پر ترجیح دینے میں [illegible] اجتہاد سے

حُكْمٍ فِي غَايَةِ الِاخْتِلَافِ مِنْ هٰذَيْنِ النَّقِيضَيْنِ وَالثَّالِثُ أَنْ يَخْتَلِفُوا

ایک حکم پیدا ہو [illegible] اختلاف [illegible] اور تیسرا امر یہ ہے

فِي تَفْسِيرِ الْأَلْفَاظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ وَحُدُودِهَا أَوْ جَامِعِ الْمَعَانِي اللُّغَوِيَّةِ

الفاظ مستعملہ [illegible] اور ان کی حدود میں

أَوْ مَعْرِفَةِ الْأَرْكَانِ وَالشُّرُوطِ وَنَحْوِهَا مِنْ قَبِيلِ السَّبْرِ وَالْحَذْفِ

یا ارکان [illegible] معرفت میں بطور سبر اور حذف

وَتَخْرِيجِ الْمَنَاطِ وَصِدْقِ مَا وُصِفَ وَصْفًا عَامًّا عَلَى هٰذِهِ

اور مناط پیدا کرنے [illegible] اس خاص صورت پر صادق آجاوے جو وصف عام کے

الصُّورَةِ الْخَاصَّةِ أَوِ انْطِبَاقِ الْكُلِّيَّةِ عَلَى جُزْئِيَّاتِهَا وَنَحْوِ ذٰلِكَ

موصوف ہوتا ہے یا اس صورت کلیہ اپنی جزئیات پر منطبق ہوجاوے اور کسی اور طور سے

فأدى اجتهاد كل واحد إلى مذهب والرابع أن تختلفوا

پھر ہر ایک کی اجتہاد نے ... ایک مذہب ... اور چوتھے یہ امر ہے

في المسائل الأصولية ويتفرع عليه الاختلاف في الفروع

کہ فقہاء اصول کے مسائل میں اختلاف کریں اور اسکی بنا پر فروع میں اختلاف پیدا ہو جاوے

والمجتهدان في هذه الأقسام مصيبان إذا كان مأخذاهما

ان اقسام میں دو مجتہد مصیب ہوتے ہیں جس صورت میں کہ ان دونوں کا ماخذ

متقاربين بالمعنى الذي ذكرنا والحق أن المسائل المذكورة

ہمارے معنی ذکر کیے گئے کے اعتبار سے ملتا جلتا ہو اور حق یہ ہے کہ کتب اصول کے

في كتب أصول الفقه على قسمين قسم هو من باب تتبع

مسائل مذکورہ دو قسم پر ہیں ایک قسم تو باعتبار تلاش

لغة العرب كالخاص والعام والنص والظاهر ومثله

عرب لغت کی ہی جیسے خاص اور عام اور نص اور ظاہر اسکی مثال

كمثل قول البغوي هذا الاسم نكرة وذلك معرفة

جیسے بغوی کا قول ہے ... یہ اسم ... ہے ... وہ معرفہ ہے

وهذا علم وذلك اسم جنس والفاعل مرفوع والمفعول

اور یہ علم ہے اور وہ اسم جنس ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول

منصوب وليس في هذا القسم كثير اختلاف وقسم هو

منصوب ہوتا ہے اور اس قسم میں بہت اختلاف نہیں ہے اور ایک قسم

من باب تقريب الذهن إلى ما يفعله العاقل بسليقته

باعتبار ذہن پہنچنے کے اس ... جو عاقل کرتا ہے اپنے سلیقہ سے ... ہیں

تفصيله أنك إذا ألقيت إلى عاقل كتابا عتيقا قد تغير

اسکی تفصیل یہ ہے کہ تو نے اگر کسی عاقل کو ایک پرانی کتاب دی جسکے

بعض حروفه وأمرته بقراءته فإنه لا بد إذا اشتبه عليه شيء

بیعض حروف اسکی بگڑ گئے ہوں اور اسکو پڑھنے کو کہا ہو تو وہ عاقل بیشک جب اوسپر کوئی حرف اٹکیگا

يتتبع القرائن ويتحرى الصواب وربما تختلف عاقلان

تو قرائن تلاش اور صواب کی اٹکل کرنے لگا اور بعضی وقت ایسی جگہ دو عاقل مختلف ہو جاتے ہیں

في مثل ذلك وإذا عنّ للعاقل طريقان كيف يتتبع الدلائل

اور جب عاقل کو دو راہ پیش آتے ہیں تو دلائل کو کیا تلاش

ويتفحص عن المصالح ويختار الأدنى فالأقل شرًا فكذلك

اور مصالح کو کیا تفحص کرتا ہی اور شدہ کو اور جسمیں نقصان کمتر ہو پسند کر لیتا ہے ایسی ہی

الأوائل لما ورد عليهم أحاديث مختلفة أجالوا قداح

اوائل فقہا بھی جب انکو مختلف حدیثیں ملیں تو انہوں نے اپنی اپنی

نظرهم في ذلك فأفضى اجتهادهم إلى الحكم على بعضها

نظر کے تیر اور تخمین لگانے شروع کیے پھر اُن کے اجتہاد کا یہ انجام ہوا کہ کسی حدیث پر تو منسوخ ہونیکا

بالنسخ وتطبيق بعضها ببعض وترجيح بعضها على بعض

حکم لگایا اور کسی حدیث کو کسی سے مطابق کیا اور کسی حدیث کو کسی پر ترجیح دی

وكذلك لما وردت عليهم مسائل لم يكن السلف تكلموا

اور ایسی ہی جب اونپر ایسی مسائل پیش آئی کہ سلف نے اونمیں کلام نہیں کیا تھا

فيها أخذوا النظير بالنظير واستنبطوا العلل وبالجملة

تو انہوں نے ایک نظیر کو نظیر سے لیا اور انکی علتیں نکالیں اور خلاصہ یہ

فكانت لهم صنائع اندفعوا إليها بسليقتهم المخلوقة فيهم

کہ انکی یہہ تدبیریں تہیں اپنی پیدایشی سلیقہ سے اوسی طرف سہارا لیا

كما يندفع العاقل في أمر يعنّ له فكأنه أدخوما أن يتسردوا

جیسے عقل پر امر پیش آ [illegible] ایسا ہی پھر ایک عزم سے وہ ارادہ کر لیتا اپنی عقل [illegible]

صنائعهم التي ذكروها مفصلة في كتبهم او اشاروا

حدیث کی روایت میں جنبکو وہ عمل در آمد جسکو اپنی کتابوں میں مفصل ذکر کیا ہے

اليها في ضمن كلامهم او خرجت من مسائلهم وان

یا اپنی کلام کے ضمن میں اوس طرف اشارہ کیا ہے یا وہ صنائع انکے مسائل میں سے نکالیں اور اگرچہ

لم يذكروها وتلقت عقول الخلف اثر صنائعهم

انھوں نے اون صنائع کو ذکر نہیں کیا اور پچھلوں کی عقلوں نے اُن کی اثر صنائع کو اوس سلیقہ کے

بالقبول لما جبلوا عليه من السليقة في مثل ذلك

ذریعہ سے جس پر اسباب میں مخلوق ہوئی ہیں لے لیا

ثم صارت امورا مسلمة فيما بينهم وعلى قياس ذلك

پھر وہ صنائع اون اندر امور مسلمہ ٹھیر گئے اور اس ہی قیاس پر

كما افرغوا جهدهم في رواية الحديث ومعرفة الصحيح

جیسا ہم اپنی کوشش کو حدیث کی روایت میں اور صحیح حدیث کو سقیم سے

من السقيم والمستفيض من الغريب ومعرفة احوال

اور مستفیض کو غریب سے پہچانتے ہیں اور باعتبار جرح اور تعدیل

الرواة جرحا وتعديلا وكتابة كتب الحديث وتصحيحها

کے راویوں کے حالات کی معرفت میں اور کتب حدیث کی لکھنے اور صحیح کرنے میں خوب صرف

جسروا الى تلك المبادئ بسليقتهم المخلوقة في عقولهم

کر چکے تو وہ اپنی سلیقہ کے زور سے جو انکے عقلوں میں پیدا کیا گیا تھا اول ہی مبادی

ثم جاء قوم آخرون وجعلوا صنائعهم تلك كليات

میں چلے پھر اور لوگ آئے اور انھوں نے اگلی وہ ہی صنائع یعنے امور مسلمہ کو قاعدے کلیہ

مدونة وههنا فائدة جليلة هي ان من شرط العمل

مدونہ بنالی اور یہاں [illegible]

بناء هذه المقدمات الكلية أن تكون الصورة

الجزئية التي يقع فيها الكلام مما سبق إلى العقل فيها

ضد حكم الكليات لأنه كثيرا ما يكون هناك قرائن

خاصة تفيد غير حكم الكليات و أصل الجدل هو

اتباع الكليات وإثبات حكمها فيقتضي العقل الصراح

بخلافه لخصوص المقام كما إذا رأيت حجرا وأيقنت

أنه حجر فجاء جدلي فقال شيء إنما يعرف باللون

والشكل ونحو هذه الصورة فقد تتشابه الأشياء

فيها فينقض ذلك اليقين بتشكيك لا يتيسر للمسكين

أن اليقين الحاصل في هذه الصورة الخاصة أكبر

من اتباع الكليات فإياك أن تغترّ أقوالهم عن صريح

السنة والاختلاف في هذا القسم راجع الى التحري

اور اس قسم میں اختلاف کا انجام اٹکل اور دل کے

وسكون القلب بالجملة الاختلاف في اكثر اصول

اطمینان کیطرف ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ اکثر اصول فقہ میں اختلاف

الفقه راجع الى التحري واطمينان القلب بمشاهدة

قرائن کے دیکھنے سے اٹکل اور دل کی اطمینان کیطرف رجوع

القرائن وقد اشار النبي صلى الله عليه وآله وسلم

کرنا ہے اور پیشوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلام سے

الى ان التكليف راجع الى ما يؤدي اليه التحري في

کئی مواضع میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ تکلیف ادھر رجوع کرتی ہے جدھر

مواضع من كلامه قوله صلى الله عليه وسلم

اٹکل لیجاوے ان مواضع میں سے یہ حدیث ہے تمہارا

فطركم يوم تفطرون واضحاكم يوم تضحون قال الخطابي

افطار اسی دن ہے جس دن افطار کرو اور تمہاری قربانی اسی دن ہے جس دن قربانی کرو

معنى الحديث ان الخطأ موضوع عن الناس فيما كان

خطابی کہتا ہے حدیث کے یہ معنے ہیں کہ اجتہاد کے راہ میں لوگوں کی خطا معاف ہے

سبيله الاجتهاد فلو ان قوما اجتهدوا فلم يروا

پس اگر ایک قوم نے محنت سے [illegible]

الهلال الا بعد ثلثين فلم يفطروا حتى استوفوا العدد

ہلال نہ دیکھا مگر بعد تیس دن کے انہوں نے افطار نہ کیا یہاں تک کہ مہینے کی گنتی پوری کر لے

ثم ثبت عندهم ان الشهر كان تسعا وعشرين

پھر انکو ثابت ہوا مہینا انتیس دن کا تھا

فَإِنَّ صَوْمَهُمْ وَفِطْرَهُمْ مَاضٍ وَّلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ مِنْ وِزْرٍ

تو بے شک ان کا روزہ اور افطار صحیح ہے اور ان پر کچھ گناہ اور سزا

أَوْ عَتْبٍ وَكَذٰلِكَ فِي الْحَجِّ إِذَا أَخْطَؤُوا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنَّهُ لَيْسَ

نہیں ہے اور ایسے ہی حج میں اگر انہوں نے یوم عرفہ میں خطا کی تو ان پر حج کے

عَلَيْهِمْ إِعَادَتُهُ وَيُجْزِئُهُمْ أَضْحَاهُمْ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا هٰذَا

قضا نہیں ہے اور ان کو وہی قربانی کافی ہے یہ اللہ سبحانہ تعالے

تَخْفِيفٌ مِّنَ اللهِ سُبْحَانَهُ وَرِفْقٌ بِعِبَادِهِ وَمِنْهَا قَوْلُهُ

کی طرف سے تخفیف اور اپنے بندوں پر آسانی ہے اور ایک

الْحَاكِمُ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا اجْتَهَدَ

موضع یہ حدیث ہے کہ حکم دینے والا اگر اجتہاد کرے اور صواب پر پہنچ جاوے تو اس کی واسطے دوہرا اجر ہے

فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَكُلُّ مَنِ اسْتَقْرَأَ نُصُوصَ الشَّارِعِ

اور اگر اجتہاد کرے اور چوک جاوے تو اکہرا اجر ہے اور جو شخص شارع کی نصوص اور فتاویٰ کو جو

وَفَتَاوَاهُ حَصَلَ عِنْدَهُ قَاعِدَةٌ كُلِّيَّةٌ وَهِيَ أَنَّ الشَّارِعَ

تلاش کرے گا تو کلیہ قاعدہ [illegible] کا کہ یہ ہے کہ شارع

قَدْ ضَبَطَ أَنْوَاعَ الْبِرِّ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَالصَّلٰوةِ

نے عبادات وضو اور غسل اور نماز اور

وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَغَيْرِهَا مِمَّا اجْتَمَعَتِ الْمِلَلُ

زکوٰۃ اور روزہ اور حج وغیرہ جس پر مذاہب متفق ہیں

عَلَيْهِ بِأَجْزَاءِ الضَّبْطِ فَشَرَعَ لَهَا أَرْكَانًا وَشُرُوْطًا وَآدَابًا

[illegible] ارکان اور شرطیں اور آداب مقرر کر دیے ہیں

وَرَتَّبَ لَهَا مَكْرُوْهَاتٍ وَمُفْسِدَاتٍ وَجَوَائِزَ وَاسْتَبْعَ

[illegible] واسطے مکروہات اور مفسدات اور جائز امور مقرر کر دیے ہیں اور

القول هذا احق الاشياء ثم لم يبحث عن تلك

اس مین کہنے کا تو خوب ادا کرنا ہے پھر ان ارکان وغیرہ سے

الاركان وغيرها بحدود جامعة مانعة كثير

بطور تعریف جامع اور مانع کے خوب بحث نہین کے

بحث وكلما سئل عن احكام جزئية تتعلق بتلك

ہے اور جب کیسے جزیئے احکام سے جو کہ ان

الاركان والشروط وغيرها احالها على ما

ارکان اور شروط وغیرہ سے متعلق ہین پوچھتا تو اوسکو ان کے

يفهمون في نفوسهم من الالفاظ المستعملة

ذاتی سمجھ پر جو الفاظ مستعملہ سے سمجھتے ہین حوالہ کردیتے ہے

وارشدهم الى رد الجزئيات نحو الكليات

اور یہ راہ بتا دیتے کہ جزئیات کو کلیات سے منطبق کرلین

ولم يرد على ذلك اللهم الا في مسائل قليلة

اور اتنے پر کبھی شرح نہ دے بااِلہی مگر کمتر مسائل مین

لاسباب طارية من تجاج القوم ونحوه فشرع

عارضی اسباب کی وجہ سے کہ قوم کا غلط کردیا وغیرہ سے پس وضو

غسل الاعضاء الاربعة في الوضوء ثم لم يحد الغسل

مین چارون اعضا کا دھونا مشروع کیا پھر دھونے کی کوئی

بحد جامع مانع يعرف به ان الدلك داخل في حقيقته

جامع مانع حد نہین مقرر کے جس سے معلوم ہو کہ عضو کی مالش وضو کی حقیقت مین

ام لا وان اسالة الماء داخلة فيها ام لا ولم يقسم

داخل ہے یا نہین اور بہنے کو پانی حقیقت مین داخل ہے یا نہین کے

الماءِ اِلٰی مُطْلَقٍ وَّمُقَیَّدٍ وَلَمْ یُبَیِّنْ اَحْکَامَ الْبِئْرِ وَ

اقسام مطلق اور مقید مقرر نہیں کیئے اور کوئیے اور تالاب وغیرہ

الْغَدِیْرِ وَنَحْوِهِمَا وَهٰذِهِ الْمَسَائِلُ کُلُّهَا کَثِیْرَةُ الْوُقُوْعِ

کے احکام نہیں بیان کیے اور یہہ تمام مسائل بہت پیش آنے والے ہیں

لَا یُتَصَوَّرُ عَدَمُ وُقُوْعِهَا فِیْ زَمَانِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

یہہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَکَمَا سَئَلَهُ السَّائِلُ فِیْ قِصَّةِ بِئْرِ بُضَاعَةَ

نہیں آئے اور جب ایسے کسی سائل نے بیر بضاعہ کا حال

وَحَدِیْثِ الْقُلَّتَیْنِ لَمْ یَزِدْ عَلَی الرَّدِّ اِلٰی مَا یَفْهَمُوْنَهٗ

اور قلتین کے حدیث پوچھی تو آپنے کچھہ طول کلامی نہیں کی اسیی پر حوالہ کیا کہ جو مضمون لفظ

مِنَ اللَّفْظِ وَیَعْتَادُوْنَهٗ فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَلِهٰذَا الْمَعْنٰی قَالَ سُفْیَانُ

سے وہ سمجھتے ہیں اور آپس میں عادت کر رکھے ہیں اور اسی وجہ سے سفیان ثوری نے

الثَّوْرِیُّ مَا وَجَدْنَا فِیْ اَمْرِ الْمَاءِ اِلَّا سَعَةً وَکَمَا سَاَلَتْهُ

کہا ہے کہ پانی کے حق میں تو ہمنی گنجایش ہے پائے ہے اور جب حضرت سے

اِمْرَاَةٌ عَنِ الثَّوْبِ یُصِیْبُهٗ دَمُ الْحَیْضَةِ لَمْ یَزِدْ عَلٰی اَنْ

ایک عورت نے خون حیض سے بھرے ہوئے کپڑے کا مسئلہ پوچھا تو اتنا ہی فرمایا کہ

قَالَ حُتِّیْهِ ثُمَّ اقْرُصِیْهِ ثُمَّ انْضِحِیْهِ ثُمَّ صَلِّیْ فِیْهِ فَلَمْ یَاْتِ

اسکو کھرچڈال پھر مل ڈال پھر دہو ڈال پھر اسمیں نماز پڑھ لے سو جو وہ جانتی تھے

بِاَکْثَرَ مِمَّا عِنْدَهُمْ وَاَمَرَ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَلَمْ یُعَلِّمْنَا

تو اس سے زیادہ نفرمایا اور استقبال قبلہ کا امر فرمایا اور ہمکو قبلہ کے

طُرُقَ مَعْرِفَةِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ کَانَتِ الصَّحَابَةُ یُسَافِرُوْنَ وَ

معرفت کا طریق تعلیم نہیں کیا اور بیشک صحابہ سفر کیا کرتے تھے اور

يَجْتَهِدُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْقِبْلَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ

قبلہ کے جہت میں اجتہاد کرتے تھے اور ان کو طریق اجتہاد کے

اِلٰى مَعْرِفَةِ طَرِيْقِ الْاِجْتِهَادِ فَهٰذَا كُلُّهٗ يُفَوِّضُهٗ مِثْلَ

معرفت کی نہایت حاجت تھی یہ سب اسلیے تھا کہ حضرت کیطرف سے ایسی امور

ذٰلِكَ اِلٰى رَائِهِمْ وَهٰكَذَا اَكْثَرُ فَتَاوَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انکے رای پر حوالہ تھے اور اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر فتاوے

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى مُنْصِفٍ لَبِيْبٍ وَقَدْ

چنانچہ منصف دانا پر پوشیدہ نہیں ہے اور بے شک

فَهِمْنَا مِنْ تَتَبُّعِ اَحْكَامِهٖ اَنَّهٗ رَاعٰى فِيْ تَرْكِ التَّعَمُّقِ وَعَدَمِ

حضرت کی احکام کی پیروی سے ہم نے سمجھ لیا ہے کہ حضرت صلعم نے جہان بین سکے چھوڑنے میں اور

الْاِكْثَارِ مِنْ وُجُوْهِ الضَّبْطِ مَصْلَحَةً عَظِيْمَةً وَهِيَ

وجوہ ضبط کے کثرت بحث میں بڑی مصلحت کے رعایت کی ہے اور مصلحت یہ ہے

اَنَّ هٰذِهِ الْمَسَائِلَ تَرْجِعُ اِلٰى حَقَائِقَ تُسْتَعْمَلُ فِي الْعُرْفِ

کہ ان مسائل کا مآل ایسے حقائق کیطرف ہے کہ عرف میں مجملاً

عَلٰى اِجْمَالِهَا وَلَا يُعْرَفُ حَدُّهَا الْجَامِعُ الْمَانِعُ اِلَّا بِعُسْرٍ

مستعمل ہوتے ہیں اور ان حقائق کے جامع اور مانع حد دشواری بغیر معلوم نہیں ہوتے

وَرُبَّمَا يُحْتَاجُ عِنْدَ اِقَامَةِ الْحَدِّ اِلَى التَّمْيِيْزِ بَيْنَ الْمُشْكِلَيْنِ

اور بسا اوقات حد قائم کرتے ہوئے دو مشکل کے تمیز کے لیے

بِاَحْكَامٍ وَّضَوَابِطَ يَحْرَجُوْنَ بِاِقَامَتِهَا ثُمَّ اِنْ ضُبِطَتْ وَ

ایسی احکام اور ضابطوں کے حاجت پڑتے تھے کہ انکے قائم کرنے سے حرج میں پڑتے نہیں اور جب وہ

فُسِّرَتْ لَا يُمْكِنُ تَفْسِيْرُهَا اِلَّا بِحَقَائِقَ مِثْلِهَا وَهَلُمَّ جَرًّا

اگر ضبط کیا ہوا انکی تفسیر کے تو انکی تفسیر بدون ویسی ہی حقائق کے ممکن نہیں ہے اور اسیطرح لیتے جا

فتسلسل الأمر او يقف في بعض ما هنالك الى التفويض

پھر اسمیں تسلسل پیدا ہوتا ہے یا بعضے جگہہ مبتلے بہ کے

على رأي المبتلى به والحقائق الأخرى ليست بأحق

رائے پر حوالہ کرنا پڑتا ہے اور دوسرے درجہ کے حقائق میں رائے مبتلے بہ

من الأولى في التفويض الى المبتلين فلأجل هذه

پہ حوالہ کرنے میں پہلے حقائق سے کچھہ اولی تر نہیں ہے پس واسطے اس مصلحت کے

المصلحة فوض الحقائق أول مرة الى رأيهم ولم يشدد

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل ہی حقائق کو انکے رائے پر حوالہ کیا اور

فيما يختلفون حين كان الاختلاف في أمر فوض اليهم

خلافی امور میں جب کہ اختلاف امر مفوض میں واقع ہو کچھہ تشدد نہیں کیا

وله في ذلك مساغ فلم يعنف على عمرو بن العاص فيما

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جائز تھا سو عمرو بن العاص پر اسمیں کہ وہ اس

فهم من قوله تعالى ولا تلقوا بأيديكم الى التهلكة

آیت سے مت ڈالو اپنے ہاتھہ طرف ہلاکت کی

من جواز التيمم للجنب اذا خاف على نفسه من البرد

جنب کے لیے تیمم کا جواز سمجھا اگر سردی کے مارے جان کا خوف ہو کچھہ سخت گیری

ولم يعنف على عمر بن الخطاب فيما فهم من تأويل أو لا

نہیں کی اور عمر بن الخطاب پر اسمیں کہ وہ اس آیت کے معنوں سے یا چھوا ہو تم

مستم النساء انه في لمس المرأة لا الجنابة فبقيت مسئلة

عورتوں کو یہ سمجھے کہ یہ حکم عورت کی چھونے میں ہے جنابت میں نہیں اور جنب کا مسئلہ

الجنب غير مذكورة فينبغي أن لا يتيمم الجنب أصلا آخر

یہاں مذکور نہیں کچھہ سخت گیری نہیں کی اب چاہیے کہ جنبی ہرگز تیمم نہ کرے

النَّسَائِیُّ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ یُصَلِّ فَاَتَی

نسائی نے طارق سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو جنابت عارض ہوئی سو اوسنے نماز نہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ

پڑھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور یہ ذکر کیا

فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ فَتَیَمَّمَ وَصَلّٰی فَاَتَاہُ فَقَالَ

آپ نے فرمایا اچھا کیا اور ایک اور شخص کو جنابت ہوئی اور اوس نے تیمم کر کر نماز پڑھ لی وہ بھی حاضر ہوا

نَحْوَ مَا قَالَ لِلْاٰخَرِ یَعْنِیْ اَصَبْتَ اِنْتَہٰی وَلَمْ یُعَنِّفْ عَلٰی اَحَدٍ

آپ نے وہی فرمایا یعنی اچھا کیا تمام ہوا اور کسی پر اون صحابہ میں سے

مِمَّنْ اَخَّرَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ اَوْ اَدَّاھَا فِیْ وَقْتِھَا حِیْنَ کَانُوْا

جس نے وقت سے نماز بہ دیر ادا کی یا عین وقت پر پڑھی جب کہ وہ سب

جَمِیْعًا عَلٰی تَاْوِیْلٍ مِّنْ قَوْلِہٖ لَا تُصَلُّوا الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ

اس حدیث کی تاویل پر تھے کہ تم نماز نہ پڑھنا مگر بنی

قُرَیْظَۃَ وَبِالْجُمْلَۃِ فَمَنْ اَحَاطَ بِجَوَانِبِ الْکَلَامِ عَلِمَ اَنَّہٗ

قریظہ میں جا کر سخت گیری نہیں کی اور حاصل یہ ہے جو شخص کلام کے پہلو کو خوب جانتا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَّضَ الْاَمْرَ فِیْ تِلْکَ

وہ جانے گا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حقائق کا حال جو عرف

الْحَقَائِقِ الْمُسْتَعْمَلَۃِ فِی الْعُرْفِ عَلٰی اِجْمَالِھَا وَکَذَا

میں مجملاً مستعمل ہیں اور ایسی ہے ایک کو ایک سے مطابق کرنا

فِیْ تَطْبِیْقِ بَعْضِھَا بِبَعْضٍ اِلٰی اَفْھَامِھِمْ ... تَفَقُّہِ

سمجھ پر تفویض فرمایا ہے اور ...

الْفُقَھَاءِ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْکَامِ اِلٰی ... وَعَادَتِہٖ

اکثر احکام کو مستلی ... [illegible]

فَلَا عُنْفَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُخْتَلِفِينَ عِنْدَهُمْ وَنَظِيرُهُ أَيْضًا

دونون خلاف کرنے والون مین سے کسی پر گرفت نہین ہے اور اسکی یہہ بھی نظیر ہے

مَا أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ مِنَ الْاِجْتِهَادِ فِي الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْغَيْمِ

کہ امت کا اجتہاد پر اجماع ہوچکا ہے کہ ابر کے دن جہت قبلہ انکل سے معین کرلین اور

وَتَرْكُ الْعُنْفِ عَلَى وَاحِدٍ فِيمَا أَدَّى تَحَرِّيهِ إِلَيْهِ وَ

بسمیر الحکمی انکل نے جدہر تجویز کیا گرفت نہین کی اور

نَظِيرُ هٰذِهِ الْمَصْلَحَةِ مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ الْمُنَاظَرَةِ مِنَ

اس مصلحت کی نظیر یہہ ہے کہ اہل مناظرہ نے جو اصطلاح دلائل

الْاِصْطِلَاحِ عَلَى تَرْكِ الْبَحْثِ عَنْ مُقَدِّمَاتِ الدَّلَائِلِ

کے مقدمات سے بحث ترک کرنے پر ذکر کیا ہی تاکہ بحث

لِئَلَّا يَلْزَمَ انْتِشَارُ الْبَحْثِ فَمَنْ عَرَفَ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ

کی تفریق لازم نہ آجاوے پس جو شخص کہ اس مسئلہ کو کما حقہ جانتا ہے

كَمَا هِيَ عَلِمَ أَنَّ أَكْثَرَ صُوَرِ الْاِجْتِهَادِ يَكُونُ الْحَقُّ

وہ جان لیگا کہ اجتہاد کی صورتون مین حق الامر اختلاف کی دو نو

فِيهَا دَائِرًا فِي جَانِبَيِ الْاِخْتِلَافِ وَأَنَّ فِي الْأَمْرِ سَعَةً وَ

جانب مین دائر ہوتا ہے اور یہہ جان لیگا کہ حکم مین گنجایش ہے اور ایک

أَنَّ الْيُبْسَ عَلَى شَيْءٍ وَاحِدٍ وَالْجَزْمَ بِنَفْيِ الْمُخَالِفِ لَيْسَ بِشَيْءٍ

شی پر اڑ جانا اور مخالف کی نفی کا یقین کرلینا کچھہ نہین ہے

وَأَنَّ الْاِسْتِنْبَاطَ حُدُودِهَا إِنْ كَانَ مِنْ بَابِ تَقْرِيبِ

اور انکی حدود کا استنباط اگر وہ استنباط اس قسم کا ہے کہ ذہن کو اسکے قریب کرتا ہے

الذِّهْنِ إِلَى مَا يَفْهَمُهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ اللِّسَانِ

اوس محاورہ بطرف جسکو زبان دان ہر ایک سمجھتا ہے تو وہ علم کے

فاعانة على العلم وان كان بعيدا من الاذهان

اعانت ہوتی ہے اور اگرچہ یہ استنباط ذہنوں سے بعید رہے

وتمييزا للمشكل بمقدمات مخترعة لعسى ان

اور اختراعی مقدمات کے ذریعہ مشکل کی تمیز کرلی ہے تو بسا اوقات

يكون شرعا جديدا او ان الصحيح ما قاله الامام عز

نئی شرع ہوجاتی ہے اور بیشک صحیح وہ ہے جو امام عزالدین

الدين بن عبد السلام ولقد افلح من قام بما اجمعوا

بن عبد السلام نے کہا ہے اور بیشک خوب ہی کیا جسنے وہی اختیار کیا

على وجوبه واجتنب ما اجمعوا على تحريمه واستباح

جس کے وجوب پر اتفاق ہوا ہے اور اسی سے بچا جسکے حرمت پر اجماع ہوا ہے اور اسی

ما اجمعوا على اباحته وفعل ما اجمعوا على استحبابه

عمل کو مباح جانا جسکے اباحت پر اجماع ہوا ہے اور وہی کیا جسکے استحباب پر اجماع ہے

واجتنب ما اجمعوا على كراهته ومن اخذ بما

اور اس سے بچا جسکے کراہت پر اجماع ہوا ہے اور جسنے مختلف فیہ کو لیا

اختلفوا فيه فله حالان احدهما ان يكون المختلف

تو اسکے لیے دو حال ہیں ایک تو یہ کہ مختلف فیہ اس قسم کا ہو

فيه مما ينقض الحكم به فهذا لا سبيل الى التقليد

کہ حکم کے نقیض ہے ایسی مختلف فیہ میں تقلید کے کوئی راہ نہیں ہے

فيه لانه خطأ محض وما حكم فيه بالنقض الا

کیونکہ صرف ہی خطا ہے اور اسمیں نقیض کا حکم اسلیے ہی ہوا ہے

لكونه خطأ بعيدا من نفس الشرع ومأخذه ورعاية

کہ وہ خطا ہے نفس شرع اور ماخذ شرع سے دور شرعی حکم کی رعایت

عَلٰى ذٰلِكَ فَفِي كُلِّ اِجْتِهَادٍ مَقَامَانِ اَحَدُهُمَا اَنَّ صَاحِبَ

انتساب قائم ہوا تو ہر ایک اجتہاد میں دو مقام ہیں ایک تو یہ

الشَّرْعِ هَلْ اَرَادَ بِكَلَامِهٖ هٰذَا الْمَعْنٰى اَوْ غَيْرَهٗ

کہ آیا صاحب شرع نے اپنی کلام سے یہی معنے مراد لیے ہیں یا اور

وَهَلْ نَصَبَ هٰذِهِ الْعِلَّةَ مَدَارًا فِي نَفْسِهٖ حِيْنَ مَا تَكَلَّمَ

اور آیا اسی علت کو اپنے دل میں بوقت فرمانے حکم

بِالْحُكْمِ الْمَنْصُوْصِ عَلَيْهِ اَوْ لَا فَاِنْ كَانَ التَّصْوِيْبُ نَظَرًا

منصوص علیہ کے مدار ٹھہرایا ہے یا نہیں پس اگر باعتبار اسی مقام کے

اِلٰى هٰذَا الْمَقَامِ فَاَحَدُ الْمُجْتَهِدَيْنِ لَا بِعَيْنِهٖ مُصِيْبٌ دُوْنَ

تصویب کی بحث ہوتی ہے تو دو مجتہدین سے بلا تعیین ایک مصیب ہی

الْاٰخَرِ وَثَانِيْهِمَا اَنَّ مِنْ جُمْلَةِ اَحْكَامِ الشَّرْعِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ

دوسرا نہیں اور دوسرا مقام یہ ہی کہ منجملہ احکام شرعی کے ہے کہ حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلٰى اُمَّتِهٖ صَرِيْحًا اَوْ دَلَالَةً اَنَّهٗ

علیہ وسلم نے اپنی امت سے بالتصریح یا بدلالت یہ عہد کیا ہے

مَتٰى اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ نُصُوْصُهٗ اَوِ اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ مَعَانِيْ

کہ جب انپر نصوص مختلف ہوجاویں یا نصوص میں سے کسی نص کے معانی

نَصٍّ مِّنْ نُصُوْصِهٖ فَهُمْ مَاْمُوْرُوْنَ بِالْاِجْتِهَادِ وَاسْتِفْرَاغِ

مختلف ہوجاویں تو انکو اجتہاد کرنیکا اور ان معانی میں سے حق بات

الطَّاقَةِ فِيْ مَعْرِفَةِ مَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ ذٰلِكَ فَاِذَا تَعَيَّنَ عِنْدَ

دریافت کرنے میں خوب طاقت صرف کرنیکا حکم ہے پھر جب مجتہد کو ان میں سے

مُجْتَهِدٍ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ وَجَبَ عَلَيْهِ اتِّبَاعُهٗ كَمَا عَهِدَ

کوئی ایک معنے معین ہوجاویں تو اوسکا اتباع واجب ہے جیسا کہ ان سے

اليهم انه من اشتبه عليهم القبلة في الليلة الظلماء

يهه عهد كيا كه جب ان پر اندهيرے رات مين قبله كي جهت مشتبه هو جاوے

يجب عليهم ان يتحروا ويصلوا الى جهة وقع تحريهم

تو اٹکل کرنا واجب ہے اور نماز ادا کر لیا کریں جس طرف ان کے اٹکل قائم ہو

عليها فهذا حكم علقه الشرع بوجود التحري كما علق

ہو پس یہہ وہ حکم ہے کہ شرع نے اٹکل کرنے پر منحصر کیا ہی جیسا

وجوب الصلوة بالوقت وكما علق تكليف الصبي

نماز کے وجوب کو وقت پر منحصر رکھا ہے اور جیسے بچے کے مکلف ہونیکو اوسکے بالغ

ببلوغه فان كان البحث بالنظر الى هذا المقام نظر

ہونے پر منحصر فرمایا ہی پس اگر بلحاظ اس مقام کے بحث ہی تو غور کرے

فان كانت المسئلة مما ينقض فيه اجتهاد المجتهد

پس اگر مسئلہ اس قسم کا ہے کہ اسمین مجتہد کا اجتہاد ٹوٹتا ہے

فاجتهاده باطل قطعا وان كان فيها حديث صحيح و

تو یقینا اسکا اجتہاد باطل ہے اور اگر اس باب مین حدیث صحیح موجود ہو

قد حكم بخلافه فاجتهاده باطل ظنا وان كان

اور اوسنے اوسکے خلاف حکم دیا تو اوسکا اجتہاد ظنا باطل ہے اور اگر

المجتهدان جميعا قد سلكا ما ينبغي لهما ان يسلكاه

دونو مجتہد وہی راستہ چلین جو انکو چلنا چاہیے تھا

ولم يخالفا حديثا صحيحا ولا امرا ينقض اجتهاد

اور نہ حدیث صحیح کے مخالفت کی ہے اور نہ ایسی امر کے مخالفت کی ہے

القاضي والمفتي في خلافه فهما جميعا على الحق هذا

کہ اوس کے خلاف مین قاضی اور مفتی کا اجتہاد ٹوٹ جاوے تو وہ دونو بعہد

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ بَابُ تَاکِیْدِ الْاَخْذِ بِھٰذِہِ الْمَذَاھِبِ الْاَرْبَعَۃِ

یہ یاد رکھو واللہ اعلم باب ان چاروں مذہب کی اتباع کی تاکید کا اور

وَالتَّشْدِیْدِ فِیْ تَرْکِھَا وَالْخُرُوْجِ عَنْھَا ۔ اِعْلَمْ اَنَّ فِی الْاَخْذِ

ان کے چھوڑنے میں اور ان سے باہر ہونے میں تشدید کا سمجھ لے کہ ان چاروں

بِھٰذِہِ الْمَذَاھِبِ الْاَرْبَعَۃِ مَصْلَحَۃً عَظِیْمَۃً وَفِی الْاِعْرَاضِ

مذاہب کی اتباع بڑی مصلحت ہے اور ان سب سے منحرف

عَنْھَا کُلِّھَا مَفْسَدَۃً کَبِیْرَۃً وَنَحْنُ نُبَیِّنُ ذٰلِکَ بِوُجُوْہٍ

ہونے میں بڑا ہی مفسدہ ہے ہم اسکو کئی طرح سے بیان کرتے ہیں

اَحَدُھَا اَنَّ الْاُمَّۃَ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِدُوْا عَلَی

ایک یہ ہی کہ امت اسپر متفق ہے کہ شریعت کی معرفت میں سلف پر

السَّلَفِ فِیْ مَعْرِفَۃِ الشَّرِیْعَۃِ فَالتَّابِعُوْنَ اعْتَمَدُوْا فِیْ

اعتماد کیا کریں سو تابعین نے اس معرفت میں صحابہ پر اعتماد کیا

ذٰلِکَ عَلَی الصَّحَابَۃِ وَتَبَعُ التَّابِعِیْنَ اعْتَمَدُوْا عَلَی التَّابِعِیْنَ

اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا

وَھٰکَذَا فِیْ کُلِّ طَبَقَۃٍ اعْتَمَدَ الْعُلَمَآءُ عَلٰی مَنْ قَبْلَھُمْ

اور اسی طور پر ہر ہر طبقہ کے علماء نے اپنی سے پہلوں پر اعتماد کیا ہے

وَالْعَقْلُ یَدُلُّ عَلٰی حُسْنِ ذٰلِکَ لِاَنَّ الشَّرِیْعَۃَ لَا تُعْرَفُ

اور عقل اس امر کو نیک سمجھتی ہے کیونکہ شریعت بدون نقل اور

اِلَّا بِالنَّقْلِ وَالْاِسْتِنْبَاطِ وَالنَّقْلُ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بِاَنْ

استنباط کی معلوم نہیں ہوتے اور نقل جبھی راست آتی ہے کہ

یَاْخُذَ کُلُّ طَبَقَۃٍ عَمَّنْ قَبْلَھَا بِالْاِتِّصَالِ وَلَا بُدَّ فِی الْاِسْتِنْبَاطِ

ہر طبقہ اپنے سے پہلے متصل طبقہ سے دریافت کرے اور استنباط میں کچھ

أَنْ يَعْرِفَ مَذَاهِبَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ لِئَلَّا يَخْرُجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ

ضرور ہے کہ متقدمین کے مذاہب کو سمجھے تاکہ انکی اقوال سے باہر نہ ہو جاوے

فَيَخْرِقُ الْإِجْمَاعَ وَيَبْنِيْ عَلَيْهَا وَيَسْتَعِيْنُ فِيْ ذٰلِكَ

کہ اجماع لوٹ جاوے اور اسپر بنا رکھے اور اسمیں اپنے سابقین سے

بِمَنْ يَّسْبِقُهُ لِأَنَّ جَمِيْعَ الصِّنَاعَاتِ كَالصَّرْفِ وَالنَّحْوِ

استعانت ہووے کیونکہ تمام علوم جیسے صرف اور نحو

وَالطِّبِّ وَالشِّعْرِ وَالْحِدَادَةِ وَالنِّجَارَةِ وَالصِّيَاغَةِ لَمْ

اور طبابت اور شعر اور آہنگری اور درودگری اور زرگری کسیکو

يَتَيَسَّرْ لِأَحَدٍ إِلَّا بِمُلَازَمَةِ أَهْلِهَا وَغَيْرُ ذٰلِكَ نَادِرٌ

بدون خدمت گذاری اہل صناعت کی میسر نہیں ہوئی اور اسکے علاوہ ناممکن

بَعِيْدٌ لَمْ يَقَعْ وَإِنْ كَانَ جَائِزًا فِي الْعَقْلِ وَإِذْ تَعَيَّنَ

ہی واقع نہیں ہوئے اور اگرچہ عقل کے تجویز میں جائز ہے اور جب سلف کے

الْإِعْتِمَادُ عَلٰى أَقَاوِيْلِ السَّلَفِ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ

اقوال پر اعتماد ٹھہر گیا تو یہ ضرور ہی کہ انکے اقوال

أَقْوَالُهُمُ الَّتِيْ يُعْتَمَدُ عَلَيْهَا مَرْوِيَّةً بِالْإِسْنَادِ الصَّحِيْحِ

جنپر اعتماد ضرور ہے صحیح صحیح سندوں سے مروی ہوں

أَوْ مُدَوَّنَةً فِيْ كُتُبٍ مَشْهُوْرَةٍ وَأَنْ تَكُوْنَ مَخْدُوْمَةً

یا مشہور کتابوں میں مندرج ہوں اور بحث کیے ہوئے ہوں

بِأَنْ يُبَيِّنَ الرَّاجِحَ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهَا وَيُخَصِّصَ عُمُوْمَهَا فِيْ

اس طور کہ اسکے تمام احتمالات میں سے راجح کا اور بعض مواضع میں عام میں سے خاص کا

بَعْضِ الْمَوَاضِعِ وَيُقَيِّدَ مُطْلَقَهَا فِيْ بَعْضِ الْمَوَاضِعِ وَ

اور بعض مواضع میں مطلق میں سے مقید کا بیان ہو اور

يُجْمَعَ الْمُخْتَلَفُ مِنْهَا وَيُبَيَّنَ عِلَلُ أَحْكَامِهَا وَإِلَّا لَمْ يَصِحَّ

انہیں سے مختلف کو جمع کیا ہو اور انکو احکام کے علتوں کا بیان ہو اور نہیں تو

الْاِعْتِمَادُ عَلَيْهَا وَلَيْسَ مَذْهَبٌ فِي هٰذِهِ الْأَزْمِنَةِ

انپر اعتماد صحیح نہوگا اور اس آخری زمانہ میں اس طرح کا مذہب

الْمُتَأَخِّرَةِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ إِلَّا هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ الْأَرْبَعَةُ

بجز ان چاروں مذہبوں کے اور کوئی مذہب نہیں ہے

اَللّٰهُمَّ إِلَّا مَذْهَبَ الْإِمَامِيَّةِ وَالزَّيْدِيَّةِ وَهُمْ أَهْلُ

مگر امامیہ اور زیدیہ کا مذہب اور وہ دونو

الْبِدْعَةِ لَا يَجُوزُ الْاِعْتِمَادُ عَلَى أَقَاوِيلِهِمْ وَثَانِيهَا قَالَ

بدعتی ہیں ان کے اقوال پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے اور دوسری وجہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ

یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انبوہ کثیر کے

الْأَعْظَمَ وَلَمَّا انْدَرَسَتِ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هٰذِهِ

پیروی کرو اور چونکہ اور مذاہب حقہ بجز ان چاروں کے مٹ گئے

الْأَرْبَعَةُ كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِلسَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَالْخُرُوجُ

تو انہیں کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہے اور ان سے باہر ہونا

عَنْهَا خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَثَالِثُهَا أَنَّ الزَّمَانَ

سواد اعظم سے باہر ہونا ہے اور تیسری یہ وجہ ہے کہ چونکہ

لَمَّا طَالَ وَبَعُدَ الْعَهْدُ وَضُيِّعَتِ الْأَمَانَاتُ لَمْ يَجُزْ أَنْ

مدت دراز گزر گئی اور زمانہ دور ہو گیا اور امانتیں جاتی رہیں تو اب جائز نہیں ہے

يُعْتَمَدَ عَلَى أَقْوَالِ عُلَمَاءِ السُّوءِ مِنَ الْقُضَاةِ الْجَوَرَةِ وَ

کہ تکیہ کیا جاوے یعنی ظالم قاضیوں اور ہوا و ہوس کے گرفتار مفتیوں کے اور

الْمُفْتِيْنَ التَّابِعِيْنَ لِأَهْوَائِهِمْ حَتّٰى يَنْسِبُوْا مَا يَقُوْلُوْنَ

اقوال پر اعتماد کیا جاوے یہانتک کہ وہ اپنی قول کو سلف میں سے

إِلٰى بَعْضِ مَنِ اشْتَهَرَ مِنَ السَّلَفِ بِالصِّدْقِ وَالدِّيَانَةِ

کسی شخص صدق اور دیانت اور امانت میں مشہور کے طرف

وَالْأَمَانَةِ إِمَّا صَرِيْحًا أَوْ دَلَالَةً وَحَفِظَ قَوْلَهُ ذٰلِكَ وَلَا

بصراحت یا بدلالت منسوب کریں اور اسکا قول محفوظ ہو اور نہ

عَلٰى قَوْلِ مَنْ لَا نَدْرِيْ هَلْ جَمَعَ شُرُوْطَ الْاِجْتِهَادِ

ایسے کے قول پر اعتماد کیا جاوے جسکو ہم نہیں جانتے کہ اجتہاد کی شرطیں اسمیں جمع ہوگئی ہیں

أَوْ لَا فَإِذَا رَأَيْنَا الْعُلَمَاءَ الْمُحَقِّقِيْنَ فِيْ مَذَاهِبِ السَّلَفِ

یا نہیں جب ہم مذاہب سلف کی تحقیقین علماء کو دیکھیں تو قریب ہے کہ وہ اپنی

عَسٰى أَنْ يَصْدُقُوْا فِيْ تَخْرِيْجَاتِهِمْ عَلٰى أَقْوَالِهِمْ وَاسْتِنْبَاطِهِمْ

تخریجات میں سلف کی اقوال سے یا اپنی استنباط میں کتاب اور سنت

مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَأَمَّا إِذَا لَمْ نَرَ مِنْهُمْ ذٰلِكَ فَهَيْهَاتَ

سے تصدیق کیے جاویں اور جس حال کہ ہم انہیں یہ بات نہ دیکھیں تو تصدیق

وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ أَشَارَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَيْثُ

دور ہے اور یہی وہ معنے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے جدہر اشارہ کیا ہے جہاں

قَالَ يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ جِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ

کہا ہے منافق کا جھگڑا کتاب کی ساتھ اسلام کو برباد کر دیتا ہے اور ابن مسعود نے

حَيْثُ قَالَ مَنْ كَانَ مُتَّبِعًا فَلْيَتَّبِعْ مَنْ مَضٰى فَمَا ذَهَبَ

اشارہ کیا ہے جہاں کہا ہے جو شخص اتباع کرنا چاہتا ہے گذری ہوئی کا اتباع کرے

إِلَيْهِ ابْنُ حَزْمٍ حَيْثُ قَالَ التَّقْلِيْدُ حَرَامٌ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ

کا قول یہ ہے جو کہتا ہی کہ تقلید حرام ہے اور کسی کو جائز نہیں

اَنْ يَّاْخُذَ قَوْلَ اَحَدٍ غَيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِلَا بُرْهَانٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

بلا دلیل اخذ کرے بدلیل اس آیت کے چلو اوسی پر جو اترا

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى

تم کو تمہارے رب سے اور نہ چلو اُس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے اور بدلیل اس آیت کے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا

اور جو انکو کہیں چلو اُسپر جو اتارا اللہ نے کہیں نہیں بلکہ ہم چلینگے

اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَقَالَ تَعَالٰى مَادِحًا لِمَنْ لَّمْ يُقَلِّدْ

جسپر دیکھا ہمنے اپنے باپ دادوں کو اور اللہ تعالی اُوسکی مدح مین جو تقلید نہ کرے

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَ

فرماتا ہے کہ تو خوشخبری سنا میری بندون کو جو سنتے ہین بات اور پھر چلتے ہین اُسکے نیک پر

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے

وَقَالَ تَعَالٰى فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ

اور اللہ تعالے فرماتا ہے پھر اگر جھگڑ پڑو تم کسی چیز مین تو اُسکو رجوع کرو اللہ اور

الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَمْ يُجِزِ اللّٰهُ

رسول کیطرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر سو اللہ تعالے نے

تَعَالٰى الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلٰى اَحَدٍ دُوْنَ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ

تنازع کے وقت حادثہ پیش کرنا بجز قرآن اور حدیث کی کسی طرف مباح نہین کیا

وَحَرَّمَ بِذٰلِكَ الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلٰى قَوْلِ قَآئِلٍ لِاَنَّهٗ

اور اسی سے تنازع کے وقت قول قائل کیطرف رد کرنا حرام ہو گیا اس لیے

غَيْرُ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ

کہ بجز قرآن اور حدیث کی ہے اور بیشک تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک

اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ وَاِجْمَاعُ التَّابِعِيْنَ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ

اور تابعین کا اجماع اوّل سے آخر تک

وَاِجْمَاعُ تَبْعِ التَّابِعِيْنَ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ

اور تبع تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اس تقلید سے باز رہنے پر

وَالْمَنْعِ مِنْ اَنْ يَّقْصِدَ اَحَدٌ اِلٰى قَوْلِ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ

اور منع کرنے پر ثابت ہوچکا ہے کہ کوئی شخص اپنے میں سے کسی انسان کے قول کیطرف

اَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَاْخُذَهٗ كُلَّهٗ فَلْيَعْلَمْ مَنْ اَخَذَ بِجَمِيْعِ

یا اپنے سے پہلے کی قول کیطرف قصد کرے بجز تمام اقوال کو اخذ کرے پس جس شخص نے امام

اَقْوَالِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح اَوْ جَمِيْعِ اَقْوَالِ مَالِكٍ رح اَوْ جَمِيْعِ اَقْوَالِ

ابوحنیفہؒ کی تمام اقوال یا امام مالکؒ کے تمام اقوال یا امام شافعیؒ کے

الشَّافِعِيِّ رح اَوْ جَمِيْعِ اَقْوَالِ اَحْمَدَ رح وَلَا يَتْرُكُ قَوْلَ مَنِ

تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال اخذ کئے اور ان میں سے یا ان سے

اتَّبَعَ مِنْهُمْ اَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ اِلٰى قَوْلِ غَيْرِهٖ وَلَمْ يَعْتَمِدْ عَلٰى

علاوہ اپنے متبوع کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہیں لیتا اور جو قرآن

مَا جَاءَ فِي الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ غَيْرَ صَارِفٍ ذٰلِكَ اِلٰى

اور حدیث میں آیا ہے اس پر اعتماد نہیں کرتا ہے نہ اس کو کسی انسان معین کے

قَوْلِ اِنْسَانٍ بِعَيْنِهٖ اَنَّهٗ قَدْ خَالَفَ اِجْمَاعَ الْاُمَّةِ كُلِّهَا

قول سے مطابق کرلے تو وہ خوب سمجھ لے کہ اس نے تمام امت اول

اَوَّلِهَا عَنْ اٰخِرِهَا بِيَقِيْنٍ لَا اِشْكَالَ فِيْهِ وَاَنَّهٗ لَا يَجِدُ

سے آخر تک کا یقیناً خلاف کیا اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور وہ

لنفسه سلفاً ولا اماماً في جميع الاعصار المحمودة

اپنی واسطی سلف ہی تھے ان زمانہ محمودہ میں د سلف پایا ہے

الثلثة فقد اتبع غير سبيل المؤمنين نعوذ بالله من

اور نہ امام سواد سنیم ویک مومنین سے الگ راہ اختیار کی اس ۳ درجہ سے

هذه المنزلة وايضاً فان هؤلاء الفقهاء كلهم قد

خدا کی پناہ اور یہی ہے کہ اس تمام جماعت فقہا نے اپنی تقلید سے اور غیر کی تقلید سے

نهوا عن تقليدهم وتقليد غيرهم فقد خالفهم

بے شک منع کیا تو جس نے ان کے تقلید کے

من قلدهم وايضاً فما الذي جعل رجلاً من هؤلاء

اونکا خلاف کیا اور علی ہذا القیاس ایک یہ بات ہی کہ جس نے اس جماعت

او من غيرهم اولى بان يقلد من عمر بن الخطاب

میں سے یا ان کے علاوہ ایک شخص کو تقلید کیواسطے عمر بن الخطاب

او علي بن ابي طالب او ابن مسعود او ابن عمر او ابن

یا علی بن ابی طالب یا ابن مسعود یا ابن عمر یا ابن

عباس او عائشة ام المؤمنين رض فلو ساغ التقليد لكان

عباس یا ام المؤمنین عائشہ سے اولی کر دیا پس اگر تقلید جائز ہوتی تو اس میں

كل واحد من هؤلاء احق بان يتبع من غيره انتهى

جماعت صحابہ میں سے ہر ایک تقلید کے لیے غیر کی نسبت زیادہ سزاوار تھا قول ابن حزم کا

انما يتم فيمن له ضرب من الاجتهاد ولو في مسئلة

تمام ہوا یہ قول اسی شخص کے حق میں پورا ہوتا ہے جسکو کچھ اجتہاد حاصل ہو اگرچہ ایک مسئلہ

واحدة وفيمن ظهر عليه ظهوراً بيّناً ان النبي صلى

میں ہو اور اسکے حق میں جسپر خوب ظاہر ہو جاوے کہ نبی صلی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِکَذَا أَوْ نَھٰی عَنْ کَذَا وَأَنَّہٗ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امر فرمایا ہے اور یہ منع کیا ہے اور یہ

لَیْسَ بِمَنْسُوْخٍ إِمَّا بِأَنْ یَّتَتَبَّعَ الْأَحَادِیْثَ وَأَقْوَالَ

منسوخ نہیں ہے یا تو احادیث کی تتبع اور مسائل میں مخالف اور

الْمُخَالِفِ وَالْمُوَافِقِ فِی الْمَسْئَلَۃِ فَلَا یَجِدُ لَھَا نَسْخًا أَوْ بِأَنْ

موافق اقوال کے تلاش سے ظاہر ہو جاوے کہ اسکا نسخ کہیں نہ ہے

یَرٰی جَمًّا غَفِیْرًا مِّنَ الْمُتَبَحِّرِیْنَ فِی الْعِلْمِ یَذْھَبُوْنَ إِلَیْہِ

یا اس پر علماء کے متبحر اماموں کے کثیر گروہ کو دیکھتا ہے کہ سب اسی ہی کو اختیار کر

وَیَرَی الْمُخَالِفَ لَہٗ لَا یَحْتَجُّ إِلَّا بِقِیَاسٍ أَوِ اسْتِنْبَاطٍ أَوْ

رکھا ہے اور اسکے مخالف کو دیکھتا ہے کہ وہ صرف قیاس یا استنباط وغیرہ ہی سے

نَحْوِ ذٰلِکَ فَحِیْنَئِذٍ لَا سَبَبَ لِمُخَالَفَۃِ حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی

حجت لاتا ہے اس صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث سے مخالفت

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ إِلَّا نِفَاقٌ خَفِیٌّ أَوْ حُمْقٌ جَلِیٌّ

کا کوئی سبب نہیں ہے بجز پوشیدہ نفاق کے یا ظاہر حماقت کے

وَھٰذَا ھُوَ الَّذِیْ أَشَارَ إِلَیْہِ الشَّیْخُ عِزُّ الدِّیْنِ بْنُ عَبْدِ

اور یہ وہ مضمون ہے کہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے ادھر اشارہ

السَّلَامِ حَیْثُ قَالَ وَمِنَ الْعَجَبِ الْعَجِیْبِ أَنَّ الْفُقَھَاءَ

کیا ہے کیونکہ کہا ہے نہایت عجیب ہے کہ بعضے مقلد فقہاء

الْمُقَلِّدِیْنَ یَقِفُ أَحَدُھُمْ عَلٰی ضُعْفِ مَأْخَذِ إِمَامِہٖ بِحَیْثُ لَا یَجِدُ

اپنی امام کے ایسے ضعیف ماخذ پر واقف ہوتے ہیں

لِضُعْفِہٖ مَدْفَعًا وَھُوَ مَعَ ذٰلِکَ یُقَلِّدُہٗ فِیْہِ وَیَتْرُکُ

کہ اسکی ضعف کی دفع کی کوئی صورت نہیں ملتی اور وہ پھر بھی اس مسئلہ میں اسکی تقلید کئے جاتے

من شهد له الكتاب والسنة والاقيسة الصحيحة

ہیں اور جنکے مذاہب کی کتاب اور سنت اور صحیح قیاس شہادت

لمذهبهم جمود على تقليد امامه بل يحتال لدفع

دیتے ہیں اسکو اپنے امام کی تقلید پر ہٹ کر ترک کرتے ہیں بلکہ ظاہر کتاب اور سنت کے

ظاهر الكتاب والسنة ويأولها بالتأويلات البعيدة

دفع کرنے کے لیے حیلہ سوچتے ہیں اور انکے دور از کار اور باطل تاویلیں

الباطلة نضالا عن مقلده وقال لم يزل الناس يسألون

کرتے ہیں تاکہ اپنے امام کیطرف سے تیر اندازی کرے اور کہا ہے ہمیشہ لوگ علماء میں سے

من اتفق من العلماء من غير تقييد المذهب ولا انكار

جو ملگیا پوچھتے رہے ہیں نہ تو مذہب کی کچھ قید تھی اور نہ پوچھنے والوں میں سے کسیپر

على احد من السائلين الى ان ظهرت هذه المذاهب

کچھ انکار تھا یہانتک کہ یہ مذاہب اور ان مذاہب

ومتعصبوها من المقلدين فان احدهم يتبع امامه

کے متعصب مقلد پیدا ہوگئے بیشک کوئی کوئی مقلد اپنے امام کا اتباع

مع بعد مذهبه عن الادلة مقلدا له فيما قال كأنه

کرتا ہے باوجودیکہ اسکا مذہب دلائل سے بہت الگ ہے جو اسنے کہدیا اسکا مقلد رہتا ہے

نبي ارسل وهذا نأي عن الحق وبعد عن الصواب لا يرضى

گویا امام بھی مرسل ہے اور یہ تو حق سے علیحدگی ہے اور صواب سے دوری ہے اسکو

به احد من اولي الالباب وقال الامام ابو شامة ينبغي

دانائی سے کوئی بھی پسند نہیں کرتا اور امام ابو شامہ کہتے ہیں کہ جو شخص فقہ میں

لمن اشتغل بالفقه ان لا يقتصر على مذهب امام و

مشغول ہے وہ مناسب ہے کہ ایک امام کے مذہب پر حصر نہ کر دے اور

وَيَعْتَقِدَ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ صِحَّةَ مَا كَانَ اَقْرَبَ اِلَى دَلَالَةِ

ہر مسئلہ مین صحیح اوسیکو سمجھے جو کتاب اور سنت محکمہ

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْمُحْكَمَةِ وَذٰلِكَ سَهْلٌ عَلَيْهِ اِذَا

کی دلیل سے قریب تر ہو اور یہ بات اسپر بہت آسان ہے اگر

كَانَ اَتْقَنَ مُعْظَمَ الْعُلُوْمِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَلْيَجْتَنِبِ التَّعَصُّبَ

وہ شخص علوم متقدمہ کے معظم امور کو خوب ضبط کرے اور مناسب ہو کہ تعصب

وَالنَّظَرَ فِي طَرَائِقِ الْخِلَافِ فَاِنَّهَا مُضَيِّعَةٌ لِلزَّمَانِ وَ

سے اور طرائق میں خلاف نکرنے سے بچتا رہے کیونکہ اس مین اوقات ضائع اور

لِصَفْوِهِ مُكَدِّرَةٌ فَقَدْ صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ نَهَى عَنْ

صاف وقت مکدر ہوتا ہے کیونکہ بیشک امام شافعی رح سے ثابت ہوچکا ہے کہ انہوں نے اپنی

تَقْلِيْدِهٖ وَغَيْرِهٖ قَالَ صَاحِبُهُ الْمُزَنِيُّ فِي اَوَّلِ مُخْتَصَرِهٖ

تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا مزنی الکا شاگرد اپنی کتاب مختصر کے اول

اِخْتَصَرْتُ هٰذَا مِنْ عِلْمِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْ مَعْنٰى قَوْلِهٖ

مین کہتے ہے یعنی اسکو شافعی رح کے علم میں سے مختصر کیا ہی اور انکے اس قول کے معنے میں سے

لِاُقَرِّبَهٗ عَلٰى مَنْ اَرَادَ مَعَ اِعْلَامِيْهِ نَهْيَهٗ عَنْ تَقْلِيْدِهٖ

لاقربہ علی من اراد باوجودیکہ مین اسکو جتا دیتا ہون کہ امام شافعی رح اپنی تقلید سے

وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهٖ لِيَنْظُرَ فِيْهِ لِدِيْنِهٖ وَيَحْتَاطَ لِنَفْسِهٖ اَيْ

اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے چاہیے کہ اس مختصر مین اپنی دین کے واسطے غور اور اپنی نفس کیلیے احتیاط

مَعَ اِعْلَامِيْ مَنْ اَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِيِّ نَهْيَ الشَّافِعِيِّ عَنْ

کرے یعنے جو شخص شافعی کا علم مقصود رکھتا ہے اوسکو جتا ہی دیتا ہون

تَقْلِيْدِهٖ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهٖ اِنْتَهٰى وَفِيْمَنْ يَكُوْنُ عَامِيًّا وَيُقَلِّدُ

کہ شافعی نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہی انتہی اور اسکے حق میں جو عامی ہو

رَجُلاً مِّنَ الْفُقَهَاءِ بِعَيْنِهِ يَرَى اَنَّهُ يَمْتَنِعُ مِنْ مِّثْلِهِ

فقہاء میں سے کسی ایک شخص کی تقلید کرے یہہ سمجھ کر کہ ایسی

الْخَطَاءُ وَاَنَّ مَا قَالَهُ هُوَ الصَّوَابُ اَلْبَتَّةَ وَاَضْمَرَ فِي قَلْبِهِ

شخص سے خطا محال ہے اور یہ جو کہتا ہے سو البتہ صواب ہی اور اپنی دل میں یہ

اَنْ لَّا يَتْرُكَ تَقْلِيْدَهُ وَاِنْ ظَهَرَ الدَّلِيْلُ عَلٰى خِلَافِهِ

بات پوشیدہ رکھی کہ اسکی تقلید نہ چھوڑونگا اگرچہ اسکے خلاف پر دلیل قائم ہو جاوے

وَذٰلِكَ مَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ

اور اسکی دلیل یہ ہی جو ترمذی عدی بن حاتم سے روایت کرتا ہے عدی

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

بن حاتم کہتا ہی کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ یہہ آیت

يَقْرَاُ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ

پڑھتے تھے ٹھہرا لیے انہوں نے اپنے عالم اور درویش خدا اللہ کو چھوڑ کر

اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا

فرمایا کہ وہ لوگ انکی پرستش تو نہیں کرتے تھے پر انکا یہہ

اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا

حال تھا کہ جس شی کو ان کیواسطے وہ حلال کردیتے اسکو حلال جانتے اور جب انپر کوئی چیز

حَرَّمُوْهُ وَفِيْمَنْ لَّا يُجَوِّزُ اَنْ يَّسْتَفْتِيَ الْحَنَفِيُّ مَثَلًا فَقِيْهًا

حرام کردیتے تو اسکو حرام کرلیتے اور اسکے حق میں جو یہ جائز نہیں رکھتا کہ حنفی شخص مثلاً

شَافِعِيًّا وَبِالْعَكْسِ وَلَا يُجَوِّزُ اَنْ يَّقْتَدِيَ الْحَنَفِيُّ بِاِمَامٍ

فقیہ شافعی سے فتوی لی اور اسکے برعکس یعنی شافعی حنفی سے اور یہ جائز نہیں رکھتا کہ حنفی شخص شافعی

شَافِعِيٍّ مَثَلًا فَاِنَّ هٰذَا قَدْ خَالَفَ اِجْمَاعَ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى

امام کا مثلاً مقتدی ہو جاوی کیونکہ بیشک اس شخص نے قرون اولی کے اجماع کا خلاف کیا

وَيُنَاقِضُ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ وَلَيْسَ مَحَلُّهُ فِيمَنْ لَا يَدِينُ

اور صحابہ ... اور تابعین سے مناقضہ کیا ہو قول ابن حزم کا محل آسکے

إِلَّا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْتَقِدُ

حق میں نہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے سوا دین نہیں ٹھہراتا اور نہ سمجھے

حَلَالًا إِلَّا مَا أَحَلَّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا حَرَامًا إِلَّا مَا

حلال نہیں جانتا جو اللہ تعالیٰ اسکے رسول نے حلال کیا ہے اور نہ سوا اسکے حرام جانتا

حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ لٰكِنْ لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِلْمٌ بِمَا قَالَهُ

ہے جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے حرام کر دیا لیکن چونکہ اسکو نبی صلعم کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِطَرِيقِ الْجَمْعِ

فرمودہ کا علم نہیں تھا اور نہ حضرت کے

بَيْنَ الْمُخْتَلِفَاتِ مِنْ كَلَامِهِ وَلَا بِطَرِيقِ الْاِسْتِنْبَاطِ مِنْ

کلام میں سے طریق الجمع بین المختلفات کا علم تھا اور نہ حضرت کی کلام میں سے طریق استنباط

كَلَامِهِ اتَّبَعَ عَالِمًا رَاشِدًا عَلَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فِيمَا يَقُولُ

کا علم تھا تو عالم راہ بتانیوالے کا مقلد ہو گیا اس خیال پر کہ وہ اپنی قول میں صواب

وَيُفْتِي ظَاهِرًا مُتَّبِعٌ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پر ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت کا تابع ہو کر ظاہر فتوی دیتا

وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ ظَهَرَ خِلَافُ مَا يَظُنُّهُ أَقْلَعَ مِنْ سَاعَتِهِ

ہے پھر اگر کبھی اسکے مظنون کا خلاف ظاہر ہو جاوے تو

مِنْ غَيْرِ جِدَالٍ وَلَا إِصْرَارٍ فَهٰذَا كَيْفَ يُنْكِرُهُ

اسی وقت اس سے بغیر جھگڑے اور بغیر اصرار کے ہٹ جاوے ایسا شخص اسکا کوئی انکار کیونکر کر سکتا ہے

أَحَدٌ مَعَ أَنَّ الْاِسْتِفْتَاءَ وَالْإِفْتَاءَ لَمْ يَزَلْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

باوجودیکہ ستفتا لینا اور فتوی دینا مسلمانوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ

وقت سے ہمیشہ چلا آیا ہے اور اس میں کچھ

أَنْ يَسْتَفْتِيَ هٰذَا دَائِمًا أَوْ يَسْتَفْتِيَ هٰذَا حِينًا بَعْدَ

فرق نہیں ہے کہ فتوٰی ہمیشہ اس سے لیا کرے یا کبھی کبھی لیا کرے بعد اسکے

أَنْ يَكُونَ مُجْمَعًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ كَيْفَ لَا وَلَمْ نُؤْمِنْ بِفَقِيهٍ

کہ وہ ہماری ذکر کی ہوئی پر متفق ہو گیا ہو اور یہ امر کیونکر نہ ہو حالانکہ ہم

أَيًّا كَانَ أَنَّهُ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ الْفِقْهَ وَفَرَضَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ

کسی فقیہ پر کوئی ہو یہ ایمان نہیں لائے ہیں کہ اللہ نے فقہ اسکو بذریعہ وحی کے بھیجی ہے اور

وَأَنَّهُ مَعْصُومٌ فَإِنِ اقْتَدَيْنَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذٰلِكَ

ہم پر اسکی اطاعت فرض کر دی ہے اور یہ فقیہ معصوم ہے پس اگر ہم ان میں سے کسی فقیہ کے مقلد

لِعِلْمِنَا أَنَّهُ عَالِمٌ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهٖ فَلَا يَخْلُو

ہوتے ہیں تو یہ تقلید اسلئے ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ فقیہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے آگاہ ہے

قَوْلُهٗ إِمَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ صَرِيحِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ أَوْ مُسْتَنْبَطًا

سو انکا قول اس سے خالی نہیں کہ یا تو صریح کتاب اور سنت سے ماخوذ ہوگا یا ان دونو

عَنْهُمَا بِنَحْوٍ مِنَ الْاِسْتِنْبَاطِ أَوْ عَرَفَ بِالْقَرَائِنِ أَنَّ الْحُكْمَ

سے کسی طرح کے استنباط کے ذریعہ سے مستنبط ہوگا یا اس فقیہ نے بواسطہ قرائن کے جان لیا ہوگا کہ

فِي صُورَةٍ مَا مَنُوطٌ بِعِلَّةِ كَذَا وَاطْمَأَنَّ قَلْبُهٗ بِتِلْكَ

فلانے صورت میں حکم فلانے علۃ سے متعلق ہے اور اس معرفت پر اسکی خاطر جمع

الْمَعْرِفَةِ فَقَاسَ غَيْرَ الْمَنْصُوصِ عَلَى الْمَنْصُوصِ فَكَأَنَّهٗ يَقُولُ ظَنَنْتُ

ہو گئی ہو پس اسواسطے غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کر لیا ہو پس گویا کہ یہ کہتا ہے میں نے گمان کیا

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا وَجَدْتَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے جب یہ علت

هٰذِهِ الْعِلَّةُ فَالْحُكْمُ ثَمَّهٗ هٰكَذَا وَالْمَقِيْسُ مُنْدَرِجٌ فِيْ

پای جاوے تو اس جگہہ بھی حکم ہے اور مقیس اس عموم کے

هٰذَا الْعُمُوْمِ فَهٰذَا اَيْضًا مَعْزُوٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تلے داخل ہے سو یہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ فِيْ طَرِيْقِهٖ ظُنُوْنٌ وَلَوْلَا ذٰلِكَ

منسوب ہی لیکن اُسکے اس راہ مین ظن ہے اور اگر ایسا نہوتا

لَمَا قَلَّدَ مُؤْمِنٌ مُجْتَهِدًا فَاِنْ بَلَغَنَا حَدِيْثٌ مِّنَ الرَّسُوْلِ

تو کوئی مومن کسی مجتہد کا مقلد نہوتا پس اگر ہمکو رسول معصوم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حدیث

الْمَعْصُوْمِ الَّذِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهٗ بِسَنَدٍ

جنکے طاعت اللہ نے ہمپر فرض کے ہی صحیح سندسی

صَالِحٍ يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِهٖ وَتَرَكْنَا حَدِيْثَهٗ

ایسی پہنچا دے کہ اوس فقیہ کی مذہب کی خلاف پر دلالت کرتی ہو اور ہم اوس حدیث کو ترک

وَاتَّبَعْنَا ذٰلِكَ التَّخْمِيْنَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّا وَمَا عُذْرُنَا يَوْمَ

کریں اور اس ظن اور تخمین کے ہی تابع رہیں تو ہم سے بڑا ظالم کون ہی اور ہمارا عذر قیامت

يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بَابُ اخْتِلَافِ النَّاسِ

کے دن کیا ہوگا باب لوگوں کے اختلاف کا

فِي الْاَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ

ان چار مذاہب کی تقلید میں اور اس سے انپر کیا واجب ہوجاتا ہے

مِنْ ذٰلِكَ اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ فِي الْاَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ

سمجھلے کہ لوگ ان مذہب کے تقلید کرنے مین

عَلٰى اَرْبَعَةِ مَنَازِلَ وَلِكُلٍّ قَوْمٍ حَدٌّ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّتَعَدَّوْا

چار قسم پر ہین اور ہر قوم کے لئے ایک حد ہے کہ اُنکو اوس سے بڑھنا جائز نہیں

أحدها مرتبة المجتهد المطلق المنتسب إلى صاحب مذهب

ایک مرتبہ مجتہد مطلق کا ہے کہ ان مذاہب میں سے

من تلك المذاهب وثانيها مرتبة المخرج وهو المجتهد

کسی ایک مذاہب کیطرف منتسب ہوتا ہے اور دوسرا مخرج کا مرتبہ ہے اور وہ مجتہد

في المذهب وثالثها مرتبة المتبحر في المذهب الذي حفظ

فی المذہب ہوتا ہے اور تیسرا متبحر فی المذہب کا مرتبہ ہے جو کہ

المذهب وأتقنه وهو يفتي بما أتقن وحفظ من مذهب

مذہب کو خوب محفوظ رکھتا ہے اور منضبط کر لیا ہے اور [illegible] انضباط اور اپنی اصحاب کے حفظ

أصحابه ورابعها المقلد الصرف الذي يستفتي علماء

مذہب کی موافق فتوی دیتا ہے اور چوتھا مرتبہ صرف مقلد کا ہے جو مذاہب کی علماء سے فتوے

المذاهب ويعمل على فتواهم وكتب القوم مشحونة بشروط

پوچھتا ہے اور انکے فتوی پر عمل کرتا ہے اور فقہاء کی کتابیں

كل منزل وأحكامه إلا أن من الناس من لا يميز

ہر مرتبہ کی شرطوں اور احکام سے پر ہیں لیکن بعضے ایسے آدمی ہیں کہ ان مراتب میں

بين المنازل فيختلط في تلك الأحكام ويظنها متناقضة

تمیز نہیں کرتے پھر وہ ان احکام میں خبط میں جاتے ہیں [illegible] مراتب کو متناقض

فأردنا أن نجعل لكل منزل فصلا ونشير إلى أحكام

گمان کرنے میں سو ہمنے [illegible] ہر مرتبہ کے جداگانہ فصل بنا دیں اور ہر مرتبہ

كل منزل على حدة فصل في المجتهد المطلق المنتسب

کے احکام کیطرف الگ الگ اشارہ کردیں فصل مجتہد مطلق منتسب کی حال میں

وقد قدمنا شرطه فلا نعيده وحاصل كل ذلك

اور اسکی شرطیں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں سو اب نہیں دہراتے اور حاصل سب شرطونکا

أَنَّهُ الجَامِعُ بَيْنَ عِلْمِ الحَدِيثِ وَالفِقْهِ المَرْوِيِّ عَنْ أَصْحَابِ

حاصل یہ ہی کہ مجتہد مطلق منتسب ہوتا ہی کہ جامع ہو علم حدیث اور فقہ میں جو اسکی اساتذہ سے مروی ہی

وَأُصُولِ الفِقْهِ كَحَالِ كِبَارِ العُلَمَاءِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَهُمْ

اور اصول فقہ میں جیسے شافعی مذہب میں بڑے بڑے علماء کا حال تھا اور

وَإِنْ كَانُوا كَثِيرِينَ فِي أَنْفُسِهِمْ لٰكِنَّهُمْ أَقَلُّونَ بِالنَّظَرِ

اگرچہ یہ علما اپنی گنتی میں بہت ہین پر اور مراتب کی نسبت بہت تھوڑے ہی

إِلَى المَنَازِلِ الأُخْرَى وَحَاصِلُ صَنِيعِهِمْ عَلَى مَا اسْتَقْرَأْنَا

ہین اور انکی عمل درآمد کا حاصل ہماری تلاش کے موافق

مِنْ كَلَامِهِمْ أَنْ تُعْرَضَ المَسَائِلُ المَنْقُولَةُ عَنْ مَالِكٍ

جو انکی کلام سے ہوتی ہے یہ ہی کہ مسائل کا پیش کرنا جو کہ امام مالک

وَالشَّافِعِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَالثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ المُجْتَهِدِينَ

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ اور ثوری وغیرہ مقبول مجتہدین سے منقول ہے

المَقْبُولَةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَفَتَاوَاهُمْ عَلَى مُوَطَّأِ مَالِكٍ

اور انکی مذاہب اور فتوون کا پیش کرنا امام مالک کی موطا پر

وَالصَّحِيحَيْنِ ثُمَّ عَلَى أَحَادِيثِ التِّرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ

اور صحیحین یعنے مسلم اور بخاری پر تہا پھر انکی بعد ترمذی اور ابو داؤد کے

فَأَيُّ مَسْأَلَةٍ وَافَقَهَا السُّنَّةُ نَصًّا أَوْ إِشَارَةً أَخَذُوا

حدیثون پر پھر جو مسئلہ سنت سی باعتبار نص کے یا اشارہ کی موافق نکلتا

بِهَا وَعَوَّلُوا عَلَيْهَا وَأَيُّ مَسْأَلَةٍ خَالَفَتْهَا السُّنَّةُ مُخَالَفَةً

تو اسکو لیتے اور اسپر اعتماد کرتے اور جو مسئلہ سنت کے صریح خلاف ہوتا

صَرِيحَةً رَدُّوهَا وَتَرَكُوا العَمَلَ بِهَا وَأَيُّ مَسْأَلَةٍ اخْتَلَفَتْ

اسکو رد کرتے اور اسپر عمل ترک کرتے اور جب مسئلہ میں حدیثین

فِيهَا الْأَحَادِيثُ وَالْآثَارُ اجْتَهَدُوا فِي تَطْبِيقِ بَعْضِهَا

اور آثار مختلف ہوتے تو انکی تطبیق میں ایک کو ایک سے اجتہاد کرتے

بِبَعْضٍ إِمَّا بِجَعْلِ الْمُفَسَّرِ قَاضِيًا عَلَى الْمُبْهَمِ وَتَنْزِيلِ كُلِّ حَدِيثٍ

یا تو مفسر کو مبہم کا حاکم ٹھہراتے تھے اور ہر حدیث

عَلَى صُورَةٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ السُّنَنِ

کو ایک صورت پر قائم کرتے یا اور کچھ کرتے پس اگر مسئلہ مسنون ہونے

وَالْآدَابِ فَالْكُلُّ سُنَّةٌ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ

یا آداب ہونیکا ہوتا تو وہ سب مسنون ہوتے اور اگر مسئلہ

الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ الْقَضَاءِ وَاخْتَلَفَتْ

حلت اور حرمت کا یا در باب قضا ہوتا اور اسکی بابت

فِيهَا الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ فَالْمُجْتَهِدُونَ جَعَلُوهَا عَلَى

صحابہ اور تابعی اور مجتہد مختلف ہوتے تو اسکو

قَوْلَيْنِ أَوْ عَلَى أَقْوَالٍ وَلَمْ يُنْكِرُوا عَلَى أَحَدٍ فِيمَا أَخَذَ

دو قول پر یا کئی قولوں پر ٹھہرالیتے اور کسی پر اعتراض نہ کرتے تھے اسمیں کہ

مِنْهَا وَرَأَوْا فِي الْأَمْرِ سَعَةً إِذَا كَانَ يَشْهَدُ الْحَدِيثُ

اوسنے جو قول اختیار کرلیا اور اوس امر میں فراخی تجویز کرتے جبکہ حدیث اور

وَالْآثَارُ لِكُلِّ جَانِبٍ ثُمَّ اسْتَفْرَغُوا جُهْدَهُمْ فِي مَعْرِفَةِ

آثار ہر جانب کی شاہد ہوتے پھر وہ اپنی محنت کو اوسے

الْأَوْلَى وَالْأَرْجَحِ إِمَّا بِقُوَّةِ الرِّوَايَةِ أَوْ بِعَمَلِ أَكْثَرِ

اور اغلب کے دریافت میں خوب صرف کرتے وہ اولویت یا روایت کی قوت سے ہوتے یا اکثر

الصَّحَابَةِ أَوْ كَوْنِهِ مَذْهَبَ جُمْهُورِ الْمُجْتَهِدِينَ أَوْ مُوَافِقًا

صحابہ کی عمل کرنے سے یا اس سبب سے کہ جمہور مجتہدوں کا مذہب ہو گیا یا قیاس سے

القياس كونها نظائره ثم عملوا بذلك الأقوى من غير نكير

اپنی نظیروں کے موافق ہو گیا پھر اس اقوی پر عمل کرتے کسی اعتراض نہیں تھا

على أحد ممن أخذ بالقول الآخر فإن لم يجدوا في المسألة

جنہوں نے دوسرا قول یعنی مرجوح اختیار کر لیا پس اگر مسئلہ میں ان طبقوں سے

حديثا من تينك الطبقتين أجالوا [illegible]

حدیث نہ پاتے تو اپنی فکر کے ... نظر

أقوالهم من الطبقة الثالثة من كتب الحديث وإلى ما

اقوال میں حدیث کی کتابوں سے ... اور علت انکی

يفهم من كلامهم من الدليل والتعليل فإذا اطمأن

کلام سے مفہوم ہوئے اسمیں جو ... بات پر انکی خاطر

الخاطر بشيء أخذوا به فإن لم يطمئن بشيء مما ذكروه

جمع ہو جاتے تو وہی اختیار کرتے اور اگر کسی بات پر انکی مذکور ان میں سے اطمینان نہ ہو

واطمأن بغيره وكانت المسألة مما ينفذ فيه اجتهاد

اور اسکی غیر پر اطمینان ہو جاتا اور وہ مسئلہ ایسا ہو جس میں مجتہد کے اجتہاد کو

المجتهد ولم يسبق فيه إجماع وقام عندهم الدليل الصريح

دخل ہو اور کسی میں اجماع نہ ہوا ہو اور کوئی ... دلیل انکی ... قائم

دانوا به مستعينين بالله متوكلين عليه وهذا [illegible]

...

الوقوع صعب المرتقى ...

...

إن لم يقم عندهم دليل صريح اتبعوا السواد الأعظم

اگر انکی عند یہ میں کوئی دلیل صریح ... تو ... کا اتباع کرتے

أَيُّ مَسْئَلَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَصْرِيحٌ أَوْ تَعْلِيلٌ صَحِيحٌ مِنَ السَّلَفِ

جس مسئلہ میں سلف سے تصریح یا صحیح تعلیل نہو تو

اسْتَفْرَغُوا الْجُهْدَ فِي طَلَبِ نَصٍّ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ مِنَ الْكِتَابِ

کتاب و سنت کی نص یا اشارہ یا ایما کی طلب میں

وَالسُّنَّةِ أَوْ أَثَرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَإِنْ وَجَدُوا قَالُوا

یا صحابہ اور تابعین کے اثر کی تلاش میں محنت خوب صرف کرتے پھر اگر اسمیں سے کچھ ملگیا تو اسکی

بِهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ أَنْ يُقَلِّدُوا عَالِمًا وَاحِدًا فِي كُلِّ مَا قَالَ

قائل ہو جاتے اور انکی یہ رای نہیں تھی کہ کسی ایک عالم کے جو وہ بیان کرے

اطْمَأَنَّتْ بِهِ نُفُوسُهُمْ أَوْ لَا وَإِنْ كُنْتَ فِي رَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَا

اسکی اطمینان خاطر ہو یا نہو مقلد بن جاتے اور اگر تجھکو ہمارے بیان میں شک ہو

فَعَلَيْكَ بِكُتُبِ الْبَيْهَقِيِّ وَكِتَابِ مَعَالِمِ السُّنَنِ وَشَرْحِ السُّنَّةِ

تو تجھکو لازم ہے کہ بیہقی کی کتابیں اور کتاب معالم السنن اور بغوی کی شرح السنہ کا مطالعہ

لِلْبَغَوِيِّ فَهٰذِهِ طَرِيقَةُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ فُقَهَاءِ الْمُحَدِّثِينَ

کرے پس فقہا محدثین میں سے محققین کا یہ طریقہ تھا

وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَهُمْ غَيْرُ الظَّاهِرِيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ الَّذِينَ

اور ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں اور یہ لوگ اہل حدیث میں سے اُنسے جو کہ ظاہری ہیں اور

لَا يَقُولُونَ بِالْقِيَاسِ وَالْإِجْمَاعِ وَغَيْرُ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْ

قیاس کے قائل نہیں ہیں اور نہ اجماع کے اور متقدمین محدثین

أَصْحَابِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَى أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ

سے جو کہ مجتہدین کے اقوال کے طرف اصلا توجہہ نہیں کرتے الگ ہیں

أَصْلًا وَلٰكِنَّهُمْ أَشْبَهُ النَّاسِ بِأَصْحَابِ الْحَدِيثِ لِأَنَّهُمْ صَنَعُوا فِي

ولیکن یہ لوگ اصحاب حدیث سے بہت مشابہ ہیں کیونکہ انہوں نے مجتہدین کے

أقوالِ المجتهدين ما صنع أولئك في مسائل الصحابة و

اقوال میں وہ ہی کیا ہے جو ان لوگوں نے صحابہ و تابعین کے مسائل میں کیا

التابعين فصلٌ في المجتهد في المذهب وفيه مسائل مسئلة

تھا — فصل مجتہد فی المذہب کی حال میں اور اس میں کئی مسئلے ہیں مسئلہ

اِعلم أنّ الواجب على المجتهد في المذهب أن يحصّل من

یاد رکھو کہ مجتہد فی المذہب پر یہ واجب ہی کہ سنن اور آثار سے

السنن والآثار ما يحترز به من مخالفة الحديث الصحيح

اتنی استعداد حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ سے صحیح حدیث اور سلف کے

واتفاق السلف ومن دلائل الفقه ما يقتدر به على

اتفاق کی مخالفت سے بچ جاوے اور فقہی دلائل میں سے اتنے کہ اس کے ذریعہ سے اپنی اساتذہ

معرفة مآخذ أصحابه في أقوالهم وهو معنى ما في الفتاوى

کے اقوال کے ماخذ کی معرفت پر قادر ہو جاوی اور یہ ہی مراد ہی اس قول سے جو فتاوی

السراجية لا ينبغي لأحد أن يفتي إلا أن يعرف أقاويل

سراجیہ میں ہی کسی کو مناسب نہیں کہ فتوی دیا کرے مگر اس صورت میں کہ علما کی اقاویل سے

العلماء ويعلم من أين قالوا ويعرف معاملات الناس فإن

واقف ہو جاوی کہ وہ کہاں سے کہتے ہیں اور لوگوں کے معاملات سے بھی واقف ہو جاوی پس اگر

عرف أقاويل العلماء ولم يعرف مذاهبهم فإن سئل

علما کی اقاویل سے واقف ہو گیا ہے اور ان کے مذاہب سے واقف نہ ہو پس اگر [illegible] پوچھا

عن مسئلة يعلم أن العلماء الذين ينتحل مذهبهم

[illegible]

قد اتفقوا عليه فلا بأس بأن يقول هذا جائز وهذا لا

اسی پر بیشک اتفاق کیا ہی تو کچھ ڈر نہیں [illegible]

ويكون قوله على سبيل الحكاية وان كانت مسئلة

اور اسکا یہ قول برسبیل حکایت ہووے گا اور اگر مسئلہ ایسا ہو کہ

قد اختلفوا فيها فلا بأس بان يقول هذا جائز في قول

علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے تو کچھ ڈر نہیں ہے کہ کہدے یہ فلانے کی قول میں جائز ہے

فلان وفي قول فلان لا يجوز وليس له ان يختار فيجيب بقول

اور فلانے کے قول میں جائز نہیں ہے اور اسکو یہ اختیار نہیں کہ ایک جانب کو اختیار کر لے اور کسی کے قول کا

بعضهم ما لم يعرف حجتهم وفي فصول العمادية في الفصل

قول کا جواب دیدے جب تک انکی حجت سے واقف نہو اور فصول عمادیہ کے پہلے فصل میں ہے

الاول وان لم يكن من اهل الاجتهاد لا يحل له ان يفتي

اور اگر آپ اہل اجتہاد نہو تو اسکو یہ حلال نہیں ہے کہ فتوی دیا کرے

الا بطريق الحكاية فيحكي ما يحفظ من اقوال الفقهاء و

مگر بطریق حکایت فتوی دے تو بس فقہاء کی اقوال میں جو یاد رکھتا ہو بیان کر دے اور

عن ابي يوسف وزفر وعافية بن زيد انهم قالوا لا يحل

ابو یوسف اور زفر اور عافیہ بن زید سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کسیکو حلال نہیں ہے

لاحد ان يفتي بقولنا ما لم يعلم من اين قلنا وفيها ايضا

کہ ہمارے قول پر فتوی دے جب تک یہ خبر نہو کہ ہم نے کہاں سے کہا ہے اور فصول عمادیہ میں یہ بھی

عن بعضهم قالوا ان الرجل حفظ جميع كتب اصحابنا

بعضوں سے منقول ہے کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہمارے اصحاب کی تمام کتابیں یاد کرے تو بھی ضرور ہے

لا بد ان يتلمذ للفتوى حتى يهتدي اليه لان كثيرا من المسائل

کہ فتوی کیواسطے شاگردی کرے تا کہ فتوی دینا آجاوے اس لئے کہ اکثر مسائل میں

اجاب عنها اصحابنا على عادة اهل بلدهم ومعاملاتهم

ہمارے صاحبوں نے اپنے شہر والوں کی عادت اور معاملات کے موافق جواب دیا ہے

فينبغي لكل مفتي ان ينظر الى عادة اهل بلده وزمانه

سو ہر ایک مفتی کو مناسب ہے کہ اپنی شہر اور زمانہ کے لوگون کے عادت کو لحاظ کرے

فيما لا يخالف الشريعة في عمدة الاحكام من المحيط فاما

جہان کہ شریعت کی مخالف نہین ہے محیط مین سے عمدة الاحکام مین ہے پس رہے

اهل الاجتهاد من يكون عالما بالكتاب والسنة و

اہل اجتہاد سو وہ ہین جو کتاب اور سنت اور

الآثار ووجوه الفقه ومن الخانية نقل عن بعضهم

آثار اور فقہی توجیہات کی عالم ہون اور خانیہ مین بعضون سی منقول ہے

لا بد للاجتهاد من حفظ المبسوط ومعرفة الناسخ و

اجتہاد کیواسطی مبسوط کا یاد رکھنا اور ناسخ اور

المنسوخ والمحكم والمأول والعلم بعادات الناس وعرفهم

منسوخ اور محکم اور ماول کی معرفت اور لوگون کی عادات اور عرف کی آگاہی ضرور ہے

في السراجية قيل ادنى الشروط للاجتهاد حفظ المبسوط

سراجیہ مین ہی کہتی ہین کہ اجتہاد کی شرطون مین سی کم سے کم مبسوط کا یاد رکھنا ہے جیسا

ذكر هذه الروايات في خزانة المفتين اقول هذه العبارات

روایات خزانة الروایات مین مذکور ہین مین کہتا ہون کہ ان عبارتون کے

معناها الفرق بين المفتي الذي هو صاحب تخريج وبين

معنے فرق کرنا اوس مفتی مین جو تخریج کرتا ہو اور اوس

المفتي الذي هو متبحر في مذهب اصحابه يفتي على سبيل

مفتی مین جو اپنی اساتذہ کی مذہب مین متبحر ہو کہ بسبیل حکایت فتوی

الحكاية لا على سبيل الاجتهاد مسئلة اعلم ان القاعدة

دیتا ہو بسبیل اجتہاد نہین مسئلہ سمجھ لے کہ فقہاء

عند محققي الفقهاء ان المسائل على اربعة اقسام قسم تقرر

محققین کے نزدیک قاعدہ یہی ہے کہ مسائل چار قسم پر ہیں ایک قسم یہ ہے

في ظاهر المذهب وحكمه ان يقبلوه على كل حال وافقت

کہ جو ظاہر مذہب میں ٹھہر گیا ہے اسکا حکم یہ ہے کہ ہر حال اسکو قبول کریں اصول کے

الاصول او خالفت ولذلك ترى مصنف الهداية وغيره

موافق ہو یا مخالف اور اسی واسطے مصنف ہدایہ وغیرہ کو تو دیکھتا

يتكلفون بيان الفرق في مسائل التجنيس وقسم هو

ہے کہ تجنیس کے مسائل میں فرق تکلف سے بیان کرتے ہیں اور ایک قسم

رواية شاذة عن ابي حنيفة رح وصاحبيه وحكمه

وہ جنکی امام ابوحنیفہ رح اور صاحبین سے شاذ روایت ہی اوسکا حکم یہ ہے

ان لا يقبلوه الا اذا وافق الاصول وكم في الهداية و

کہ مسلم نہ کہیں مگر اس صورت میں کہ اصول سے موافق ہو اور ہدایہ

نحوها من تصحيح لبعض الروايات الشاذة لمحال الدليل

وغیرہ میں بعضے روایات شاذ کی تصحیح دلیل کی امداد سے بہت ہی اور

قسم هو تخريج من المتاخرين اتفق عليه جمهور الاصحاب

ایک قسم متاخرین نے ایسی تخریج کی ہے کہ اوس پر جمہور اصحاب متفق ہیں اسکا

وحكمه انهم يفتون به على كل حال وقسم هو تخريج

حکم یہی ہے کہ اسپر ہر حال فتوی دیویں اور ایک قسم وہ جو متاخرین کے ایسی

منهم لم يتفق عليه جمهور الاصحاب وحكمه ان يعرضه

تخریج ہے کہ اسپر جمہور اصحاب متفق نہیں ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ

المفتي على الاصول والنظائر من كلام السلف فان وجد

مفتی اسکو اصول اور نظائر پر سلف کی کلام میں سے مطابق کرے پہر اگر پاوے اسکے

مُوَافِقًا لَهَا اَخَذَ بِهِ وَاِلَّا تَرَكَهُ فِيْ خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ نَقْلًا

موافق نکلے تو اختیار کرے نہیں تو چھوڑ دے خزانۃ الروایات میں نقل

عَنْ بُسْتَانِ الْفَقِيْهِ اَبِي اللَّيْثِ فِيْ بَابِ الْاَخْذِ عَنِ الثِّقَاتِ

ابو اللیث کی بستان باب الاخذ عن الثقات میں سے منقول ہے

وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ حَدِيْثًا اَوْ سَمِعَ مَقَالَةً فَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْقَائِلُ

اور اگر کسی شخص نے حدیث سنی یا کسی کا مقولہ سنا پس اگر قائل ثقہ نہیں

ثِقَةً فَلَا يَسَعُهُ اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَوْلًا يُوَافِقُ

ہے تو اسکو روا نہیں ہے کہ اسے تسلیم کرے ہاں اگر وہ قول اصول کے

الْاُصُوْلَ فَيَجُوْزُ الْعَمَلُ بِهِ وَاِلَّا فَلَا وَكَذَا لَوْ وَجَدَ حَدِيْثًا

موافق ہو تو عمل اسپر جائز ہے اور نہیں تو جائز نہیں اور ایسی ہی اگر کسی نے حدیث یا

مَكْتُوْبًا اَوْ مَسْئَلَةً فَاِنْ كَانَ مُوَافِقًا لِّلْاُصُوْلِ جَازَ اَنْ

کوئی مسئلہ لکھا ہوا دیکھا تو وہ اگر اصول کے موافق ہو تو اسپر عمل جائز

يَعْمَلَ بِهِ وَاِلَّا فَلَا وَفِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ عَنْ اَبِي اللَّيْثِ قَالَ سُئِلَ

ہے اور نہیں تو جائز نہیں اور بحر الرائق میں ابو اللیث سے یہ کہتا ہی

اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَرَدَتْ عَلَيْهِ مَا تَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ

ابو نصر سے ایک مسئلہ پوچھا کہ اسکے پیش ہوا تھا کیا کہتے ہو خدا تمپر رحمت کرے

تَعَالٰى وَقَعَتْ عِنْدَكَ كُتُبٌ اَرْبَعَةٌ كِتَابُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ

تمہارے پاس چار کتابیں ہیں ابراہیم بن

رُسْتُمَ وَاَدَبُ الْقَاضِيْ عَنِ الْخَصَّافِ وَكِتَابُ الْمُجَرَّدِ وَكِتَابُ

رستم کی کتاب اور خصاف کی ادب القاضی اور کتاب المجرد اور کتاب

النَّوَادِرِ مِنْ جِهَةِ هِشَامٍ هَلْ يَجُوْزُ لَنَا اَنْ نُّفْتِيَ مِنْهَا اَوْ لَا وَهٰذِهٖ

النوادر ہشام کی جہت سے آیا ہمکو جائز ہی کہ انکے موافق فتوی دیویں یا نہیں اور یہ

الكتب محمودة عندك فقال ما صح عن اصحابنا فذلك علم

کتابین تمہاری پاس ہین محمود ابن کے پر ابونصر نے جواب دیا جو ہماری اساتذہ سے ثابت ہو چکا ہے سو وہ

محبوب مرغوب فيه مرضي به واما الفتيا فاني لا ارى

ہی علم محبوب اور مرغوب اور پسندیدہ ہے اور رہا فتوی دینا سو مین کسیکے حق مین جائز

لاحد ان يفتي بشيء لا يفهمه ولا يحمل اثقال الناس فان

نہین دیکھتا کہ ایسی بات کا فتوی دیوی جسکو نہین سمجھتا اور لوگون کا بوجھ نہ اٹھادی پس اگر

كانت مسائل قد اشتهرت وظهرت وانجلت عن اصحابنا

وہ ایسی مسائل ہون کہ ہماری اساتذہ سے مشہور اور ظاہر اور واضح ہین تو

رجوت ان يسع لي الاعتماد عليها في النوازل مسئلة لعلم

امید ہی کہ حوادث مین انپر اعتماد کے گنجایش ہو مسئلہ سمجھ لے

ان المسئلة اذا كانت ذات اختلاف بين ابي حنيفة و

کہ مسئلہ اگر ایسا ہین امام ابوحنیفہ رح اور صاحبین کے مختلف فیہ ہو

صاحبيه فحكمها ان المجتهد في المذهب يختار من قولهم ما هو اقوى

تو اسکا یہ حکم ہے کہ مجتہد فی المذہب انکی اقوال مین سے وہ اختیار کرے جسکی دلیل

دليلا واقيس تعليلا وارفق بالناس لذلك افتى جماعات

قوی اور علت قیاس کے موافق اور لوگون کے حق مین سہل ہو اور اسی لیے حنفیہ علماء

من علماء الحنفية على قول محمد في طهارة الماء المستعمل و

کی جماعات نے مستعمل پانی کے طہارت مین امام محمد کے قول پر فتوے

على قولهما في اول وقت العصر والعشاء وفي جواز المزارعة

دیا ہی اور عصر و عشا کے اول وقت مین اور مزارعہ کے جواز مین صاحبین کے قول پر

وكتبهم مشحونة بذلك لا نحتاج الى ايراد النقول وكذلك

فتوی دیا ہی اور انکی کتابین اس سے بھری ہوئی ہین نقل بیان کرنیکے کچھ حاجت نہین ہے اور یہی

الحال في مذهب الشافعي رح في المنهاج وغيره في الفرائض

حال امام شافعی کے مذہب مین ہے منہاج وغیرہ مین فرائض کے باب مین ہے کہ

اصل المذهب عدم توريث ذوي الارحام وقد افتى المتاخرون

اصل مذہب تو ذوی الارحام کے عدم توریث کا ہی • اور بیشک متاخرین نے

عند عدم انتظام بيت المال بتوريثهم وقد نقل فقيه اليمن

بروقت غیر منتظم ہونے بیت المال کے انکی وراثت کا فتوی دیا ہی اور فقیہ یمن ابن زیاد

ابن زياد في فتاواه مسائل افتى المتاخرون فيها بخلاف المذهب

نے اپنی فتاوی مین ایسی بہت مسئلے ذکر کیے ہین کہ متاخرین نے مسائل مین بخلاف مذہب

منها اخراج الفلوس من الزكوة المفروضة من النقدين في عروض

فتوی دیا ہی ایک یہ کہ سونی چاندی اور اسباب تجارت کی زکوۃ مفروضہ مین ہی فلوس کا ادا کرنا بلقینی

التجارة افتى البلقيني بجوازه وقال اعتقد جوازه ولكنه

نے اوسکے جواز کا فتوی دیا ہی اور کہا ہی کہ مین اسکو جائز جانتا ہون پر یہ

مخالف لمذهب الشافعي رح وتبع البلقيني في ذلك البخاري

شافعی مذہب کی خلاف ہی اور بلقینی اس مسئلہ مین بخاری کا تابع ہوا ہے

ومنها دفع الزكوة الى الاشراف العلويين افتى الامام فخر

اور انہین سے یہہ ہی کہ اشراف علویین کو زکوۃ کا دینا امام فخر الدین الرازی نے

الدين الرازي بجوازه في هذه الازمنة حين منعوا سهمهم

اسکی جواز کا اس زمانہ مین فتوے دیا ہی جب اونکا حصہ

من بيت المال لضر بهم الفقر ومنها بيع النحل في الكوارات

بیت المال ہی بند ہوگیا اور انکو حاجت نی پکڑ لیا اور ایک یہ ہی شہد کی مکھیونکا مکان مین

مع ما فيها من شمع وغيره اجاب البلقيني بالجواز ونقل ابن زياد

سمیت جو اسمین ہوتا ہی بیچنا بلقینی نی اسکی جواز کا جواب دیا ہے اور ابن زیاد نے

عن الامام بن حنبل انه قال ثلث مسائل في الزكوة يفتى فيها

امام بن حنبل سے نقل کیا ہی کہ وہ کہتا ہے زکوۃ کے تین مسئلے ہیں کہ انمیں بخلاف

بخلاف المذهب نقل الزكوة ودفع الزكوة الى واحد وق

مذہب فتوی ہوا ہے زکوۃ کا نقل کرنا اور زکوۃ ایک کو دیدینا اور

دفعها الى احد الاصناف اقول وعندي في ذلك رأي وهو

سات قسم میں سے ایک قسم کو دینا میں کہتا ہوں میری نزدیک میں اس میں ایک رای ہے کہ

ان المفتي في المذهب الشافعي رح سواء كان مجتهدا في المذهب

شافعی مذہب کا مفتی برابر ہے کہ مجتہد فی المذہب ہو

او متبحرا فيه اذا احتاج في مسئلة الى غير مذهبه فعليه

یا متبحر فی المذہب اگر کسی مسئلہ میں اپنی خلاف مذہب کا حاجتمند ہو جاوی تو

بمذهب احمد رح فانه اجل اصحاب الشافعي رح علما وديانة

اسکو امام احمد رح کا مذہب لازم ہے کیونکہ وہ باعتبار علم اور دیانت اصحاب شافعی میں بہت جلیل القدر

ومذهبه عند التحقيق فرع لمذهب الشافعي رح ووجه

ہے اور اسکا مذہب حقیقت میں شافعی مذہب کی فرع ہی اور اسکے

من وجوهه والله اعلم فصل في المتبحر في المذهب وهو

اقسام میں سے ایک قسم ہی واللہ اعلم فصل متبحر فی المذہب کی حال میں اور وہ

الحافظ لكتب مذهبه وفيه مسائل مسئلة من شرطه

اپنی مذہب کے کتابوں کا حافظ ہوتا ہے اور اسمیں کئی مسئلے ہیں مسئلہ اسکی شرط

ان يكون صحيح الفهم عارفا بالعربية واساليب الكلام

یہ ہے کہ صحیح الفہم عربیت دان اور کلام کے اسلوب

ومراتب الترجيح متفطنا لمعاني كلامهم لا يخفى عليه غالبا

اور ترجیح کی مراتب سی آگاہ ہو اون کے کلام کے معانی کا زود فہم غالبًا وہم

تقييدُ ما يكونُ مطلقًا في الظاهرِ والمرادُ منهُ المقيّدُ وإطلاقُ

ظاہر میں مطلق کی قید لگانا اور اس سے مقید مراد لینا پوشیدہ نہیں اور

ما يكونُ مقيّدًا في الظاهرِ والمرادُ منهُ المطلقُ نبّهَ على

مقید کا ظاہر میں مطلق ہونا اور اس سے مراد مطلق لینا بھی پوشیدہ نہیں ہے اس پر

ذلكَ ابنُ نجيمٍ في البحرِ الرائقِ ويجبُ عليهِ أنْ لا يفتيَ إلّا

ابن نجیم نے بحر الرائق میں تنبیہ کی ہے اور مفتی پر واجب ہے دو میں سے

بأحدِ وجهينِ إمّا أنْ يكونَ عندهُ طريقٌ صحيحٌ يعتمدُ عليهِ

ہر دو میں ایک وجہ کی فتویٰ دیوے یا تو اس کے نزدیک ہیں امام تک طریق صحیح معتمد علیہ قائم

إلى إمامهِ أو يكونَ المسئلةُ في كتابٍ مشهورٍ تداولتهُ

ہو یا وہ مسئلہ ایسی مشہور کتاب میں ہو جو دست بدست

الأيدي في النهرِ الفائقِ في كتابِ القضاءِ طريقُ نقلِ

چلی آئی ہے نہر الفائق کے کتاب القضاء میں ہے مفتی مقلد کے

المفتي المقلّدِ عنِ المجتهدِ أحدُ أمرينِ إمّا أنْ يكونَ لهُ سندٌ

نقل کا طریقہ مجتہد سے دو میں سے ایک ہے یا اسکی پاس مجتہد تک

إليهِ أو يأخذهُ من كتابٍ معروفٍ تداولتهُ الأيدي نحوُ

سند ہو یا وہ اس مسئلہ کو ایسی مشہور کتاب میں سے لے جو دست بدست چلی آئی ہے

كتبِ محمّدِ بنِ الحسنِ ونحوِها منَ التصانيفِ المشهورةِ

جیسے محمد بن الحسن کے کتابیں اور اسکے مثل اور مجتہدوں کے مشہور

للمجتهدينَ لأنّهُ بمنزلةِ الخبرِ المتواترِ أو المشهورِ وهكذا

تصانیف کیونکہ وہ کتابیں بمنزلہ متواتر یا مشہور خبر کے ہیں اور ایسا ہی

ذكرَ الرازيُّ فعلى هذا لو وجدَ بعضَ نسخِ النوادرِ في زمانِنا

رازی نے ذکر کیا ہے اس تقدیر پر اگر اس نسخے نوادر کا کوئی نسخہ ہمارے زمانہ میں ملا

لَا يَحِلُّ عَزْوُ مَا فِيهَا اِلَى مُحَمَّدٍ وَلَا اِلَى اَبِي يُوسُفَ لِاَنَّهَا لَمْ تَشْتَهِرْ

تو اسکی مسائل کو امام محمد کیطرف منسوب کرنا حلال نہیں ہے اور نہ ابی یوسف کیطرف کیونکہ وہ نسخہ

فِي عَصْرِنَا فِي دِيَارِنَا وَلَمْ تَتَدَاوَلْ نَعَمْ اِذَا وُجِدَ النَّقْلُ عَنِ النَّوَادِرِ

ہمارے زمانہ میں ہماری دیار میں مشہور نہیں ہے اور نہ دست بدست آیا ہی ہان اگر نوادر کی نقل مثلاً

مَثَلًا فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ مَعْرُوفٍ كَالْهِدَايَةِ وَالْمَبْسُوطِ كَانَ

کسی کتاب مشہور میں مل جاوے جیسے ہدایہ اور مبسوط اب

ذٰلِكَ تَعْوِيلًا عَلٰى ذٰلِكَ الْكِتَابِ انْتَهٰى وَفِي فَتَاوٰى

یہہ بھروسا اوس کتاب پر ہو ویگا انتہی اور فتاوی

الْقُنْيَةِ فِي بَابِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمُفْتِي اَنَّ مَا يُوجَدُ مِنْ كَلَامِ رَجُلٍ

قنیہ کے باب ما یتعلق بالمفتی میں یہہ ہی کہ وہ جو کلام شخص کا

وَمَذْهَبِهِ فِي كِتَابٍ مَعْرُوفٍ وَقَدْ تَدَاوَلَتْهُ النُّسَخُ فَاِنَّهُ

اور اوس کا مذہب ایسی کتاب مشہور میں ملتا ہی کہ سب نسخون میں موجود ہے تو اب

جَازَ لِمَنْ نَظَرَ فِيهِ اَنْ يَقُولَ قَالَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانٌ كَذَا وَاِنْ لَمْ

اوس کتاب کی ناظر کو یہہ کہنا جائز ہی فلانی نے یا فلانے نے ایسا کہا ہی اگرچہ

يَسْمَعْهُ مِنْ اَحَدٍ نَحْوُ كُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَمُوَطَّا مَالِكٍ رح

کسی سے بھی نہ سنا ہو جیسی محمد بن الحسن کی کتابیں اور امام مالک کی موطا

وَنَحْوِهِمَا مِنْ كُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ فِي اَصْنَافِ الْعُلُومِ لِاَنَّ وُجُودَ

اور ایسی ہی اور کتابیں جو علوم کے اقسام میں تصنیف ہوئے ہیں اس لیے کہ

ذٰلِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَصْفِ بِمَنْزِلَةِ الْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ وَالْاِسْتِفَاضَةِ

اوس کلام کا اوس حال پر ہونا بجاے متواترہ خبر اور استفاضہ

لَا يَحْتَاجُ مِثْلُهُ اِلَى اِسْنَادٍ مَسْئَلَةٌ اِذَا وَجَدَ

کے ہی ایسی کلام میں سند کی حاجت نہیں ہے مسئلہ اگر

المتبحر في المذهب حديثاً صحيحاً يخالف مذهبه فهل له

متبحر فی المذہب کو صحیح حدیث اسکی مذہب کی مخالف مل جاوے تو آیا اسکو جائز ہے

أن يأخذ بالحديث ويترك مذهبه في تلك المسألة

کہ اوس حدیث کو اختیار کرے اور اوس مسئلہ میں اپنا مذہب ترک کرے

في هذه المسألة بحث طويل وأطال فيها صاحب خزانة

اس مسئلہ میں بڑی بحث ہے اور اسمیں خزانۃ الروایات کی مؤلف نے

الروايات نقلاً عن دستور السالكين فلنورد كلامه من

دستور السالکین سے نقل کرکر طوالت دی ہے ہم اسکا کلام اوس میں سے

ذلك بعينه فإن قيل لو كان المقلد غير المجتهد عالماً

بعینہ لاتے ہیں اگر کوئی کہے کہ اگر مقلد غیر مجتہد عالم

مستدلاً يعرف قواعد الأصول ومعاني النصوص و

استدلال کرنیوالا اصول کے قواعد اور نصوص اور اخبار کے معانی سے آگاہ ہو

الأخبار هل يجوز أن يعمل عليها وكيف يجوز وقد قيل

تو آیا اسکو جائز ہے کہ ان پر عمل کرے اور کسطرح جائز ہے حالانکہ کہا گیا ہے

لا يجوز لغير المجتهد أن يعمل إلا على رواية مذهبه و

کہ غیر مجتہد کو جائز نہیں ہے کہ سوا روایت اپنی مذہب کی اور

فتاوى إمامه ولا يشتغل بمعاني النصوص والأخبار و

فتووں اپنی امام کے عمل کرے اور نصوص اور اخبار کی معانی میں اور ان پر

العمل عليها كالعامي قيل هذا في العامي الصرف

عمل کرنے میں عامی کیطرح مشغول نہ ہوجاوے کوئی جواب دیتا ہے کہ یہ ایسی عامی

الجاهل الذي لا يعرف معاني النصوص والأحاديث و

خالص جاہل کے حق میں ہے کہ نصوص اور احادیث کے معانی ور

تَأْوِيْلَاتِهَا أَمَّا الْعَالِمُ الَّذِيْ يَعْرِفُ النُّصُوْصَ وَالْأَخْبَارَ

اونکی تاویلات نہیں جانتا ہے وہ عالم جو نصوص اور اخبار کو سمجھتا ہی اور وہ

وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الدِّرَايَةِ وَثَبَتَ عِنْدَهُ صِحَّتُهَا مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ أَوْ

صاحب دانش ہے اور اسکے نزدیک انکے صحت محدثین سے یا ان کے

مِنْ كُتُبِهِمُ الْمَوْثُوْقَةِ الْمَشْهُوْرَةِ الْمُتَدَاوَلَةِ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَعْمَلَ عَلَيْهَا

معتبر مشہور مروج کتابوں سے ثابت ہی تو اسکو اون پر عمل کرنا جائز ہے

وَإِنْ كَانَ مُخَالِفًا لِمَذْهَبِهِ يُؤَيِّدُهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ

اگرچہ انکے مذہب سی مخالف ہو امام ابوحنیفہ اور امام محمد

وَالشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِهِ وَقَوْلُ صَاحِبِ الْهِدَايَةِ فِيْ رَوْضَةِ الْعُلَمَاءِ

اور امام شافعی اور انکی اصحاب کا قول اور صاحب ہدایہ کا قول جو روضۃ العلماء

الزَّنْدَوَيْسِيَّةِ فِيْ فَضْلِ الصَّحَابَةِ رض سُئِلَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

الزندویسیہ فی فضل الصحابہ میں ہے اسکا موید ہے امام ابوحنیفہ سی کسی نے پوچھا

إِذَا قُلْتَ قَوْلًا وَكِتَابُ اللهِ يُخَالِفُهُ قَالَ اتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِكِتَابِ

اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اسکے مخالف ہو جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کی مقابلہ

اللهِ فَقِيْلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

میں ترک کرو اسنے پھر پوچھا اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر اوس کے

وَسَلَّمَ يُخَالِفُهُ قَالَ اتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

مخالف ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر کی مقابلہ میں

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُهُ

ترک کرو اوسنے پھر پوچھا اگر صحابہ کا قول اسکے مخالف ہو

قَالَ اتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ وَفِي الْإِمْتَاعِ وَالْبَيْهَقِيِّ

جواب دیا میرا قول صحابہ کی قول کے مقابلہ میں ترک کرو اور امتاع میں اور بیہقی سنن

في السنن عند الكلام على القراءة بسنده قال قال الشافعي

سنن جہاں قراءت اسناد کی پر کلام کیا ہے روایت کرتا ہی کہتا ہی امام شافعی کہتے ہیں

اذا قلت قولا وكان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

جب میں کوئی مسئلہ کہوں اور نبی صلی الله علیہ و آلہ و سلم نے میرے

خلاف قولي فما يصح من حديث النبي صلى الله عليه وآله

قول کے خلاف فرمایا ہو تو جو مسئلہ نبی صلی الله علیہ و سلم کی حدیث سے ثابت

وسلم اولى فلا تقلدوني ونقل امام الحرمين في نهاية

ہوتا ہی وہی اولی ہے پس میری تقلید مت کرو اور امام الحرمین نے نہایہ میں

عن الشافعي رح انه قال اذا بلغكم خبر صحيح يخالف مذهبي

شافعی رح سی نقل کیا ہی کہ وہ کہتے ہیں اگر تمکو صحیح خبر میری مذہب سے مخالف ملجاوے

فاتبعوه واعلموا انه مذهبي وقد صح منصوصا انه قال اذا

تو اسکی تابعداری کرو اور سمجھو کہ میرا مذہب یہ وہی ہے اور صاف ثابت ہوچکا ہے کہ امام

بلغكم عني مذهب وصح عندكم خبر على مخالفته فاعلموا

شافعی رح نے کہا اگر تمکو میری مذہب کا مسئلہ پہنچے اور تمہارے نزدیک اسکے مقابل کوئی خبر ثابت ہو تو

ان مذهبي موجب الخبر وروى الخطيب باسناده

تو سمجھو کہ میرا مذہب خبر کا ہی مضمون ہے اور خطیب نے اپنی اسناد سے روایت کیا ہے کہ

ان الداركي من الشافعية كان يستفتي وربما يفتي بغير

دارکی جو شافعی علما میں سے ہیں فتوی پوچھا جاتا تھا اور کبھی دفعہ خلاف

مذهب الشافعي وابي حنيفة فيقال له هذا يخالف

مذہب شافعی اور ابو حنیفہ کی فتوی دیدیا کرتا تھا تو لوگ اسے کہتے کہ یہ ان دونو

قولهما فيقول ويلكم حدث فلان عن فلان عن النبي

کے قول کے خلاف ہی وہ کہتا تمہارا برا ہو ... فلانے نے سی ... نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أَوْ لَا أَخْذُ بِالْحَدِيْثِ أَوْلٰى مِنَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی بیان کرتا ہے اور حدیث کو اختیار کرنا

الْأَخْذِ بِقَوْلِهِمَا إِذَا خَالَفَاهُ وَكَذَا يُؤَيِّدُهُ مَا ذُكِرَ فِي

بہ نسبت اختیار کرنے انکے قول کے جب وہ حدیث کی خلاف ہوں اولی ہی اور ایسی ہی ہدایہ میں

الْهِدَايَةِ فِي مَسْئَلَةِ صَوْمِ الْمُحْتَجِمِ لَوِ احْتَجَمَ وَظَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ

جو پچھنے لے صوم کی بابت مذکور ہی اسکے تائید کرتا ہے اگر کسی نے پچھنے لگوائی اور گمان

يُفَطِّرُهُ ثُمَّ أَكَلَ مُتَعَمِّدًا عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ لِأَنَّ

کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھالیا تو اسپر قضا اور کفارہ دونوں ہیں کیونکہ

الظَّنَّ مَا اسْتَنَدَ إِلٰى دَلِيْلٍ شَرْعِيٍّ إِلَّا إِذَا أَفْتَاهُ فَقِيْهٌ بِالْفَسَادِ

ظن وہی ٹھیک ہوتا ہی جسکے سند دلیل شرعی ہو مگر اس صورت میں کہ کوئی فقیہ اوسی کہدی کہ

لِأَنَّ الْفَتْوٰى دَلِيْلٌ شَرْعِيٌّ فِي حَقِّهِ وَلَوْ بَلَغَهُ الْحَدِيْثُ وَ

روزہ ٹوٹ گیا اسلیے کہ اسکے حق میں فتوی دلیل شرعی ہی اور اگر اسکو حدیث ملے اور اسپر

اعْتَمَدَهُ فَكَذٰلِكَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ لِأَنَّ قَوْلَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ

اعتماد کیا تو بھی ایسا ہی ہے امام محمد کے نزدیک ہی اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ عَنْ قَوْلِ الْمُفْتِيْ فِي الْكَافِي وَالْحَمِيْدِيِّ

فرمودہ مفتی کے قول سے کمتر نہیں ہے تا کافی اور حمیدی میں ہے

أَوْ لَا يَكُوْنُ أَدْنٰى دَرَجَةً مِّنْ قَوْلِ الْمُفْتِيْ وَقَوْلُ الْمُفْتِيْ يَصْلُحُ

یعنی مفتی کے قول سے کم درجہ کا نہیں ہوتا اور مفتی کا قول تو

دَلِيْلًا شَرْعِيًّا فَقَوْلُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

شرعی دلیل ہوتا ہے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ

أَوْلٰى وَعَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ خِلَافُ ذٰلِكَ لِأَنَّ عَلَى الْعَامِيِّ الْاِقْتِدَاءَ

اولی ہے اور ابو یوسف سے اسکے خلاف مروی ہے اسواسطے کہ عامی پر فقہا کا اقتدار

بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى معرفة الاحاديث و

لازم ہی کیونکہ اسکی حق مین حدیث کی معرفت کی راہ پائی نہین ہے اور

ان عرف تاويله تجب الكفارة وفي المناوي بالاتفاق و

اگر انکی معنے سمجھتا ہے تو اسپر کفارہ لازم ہے اور مناوی مین ہے کہ یہہ بالاتفاق ہی اور

اما الجواب عن قول ابي يوسف ان للعامي الاقتداء بالفقهاء

رہا امام ابو یوسف کے قول کا جواب کہ عامی کو فقہاء کے پیروی ہے

فمحمول على العامي الصرف الجاهل الذي لا يعرف معنى

سو یہہ اس عامی پر محمول ہے جو نرا ایسا جاہل ہو کہ حدیث کے معنے

الاحاديث وتاويلاتها لانه اشار اليه بقوله لعدم الاهتداء

اور انکی تاویلات نہین جانتا اسواسطے کہ یہہ اشارہ کر دیا کہ اسکے حق مین

اي في حقه الى معرفة الاحاديث وكذا قوله وان عرف

معرفت احادیث کی راہ پائی نہین ہے اور ایسا ہی ابو یوسف کا قول اور اگر عامی

العامي تاويله تجب الكفارة يشير الى ان المراد من العامي

حدیث کی معنے جانتا ہی تو اسپر کفارہ ہی اس قول کا یہہ ہی اشارہ ہی کہ عامی سے مراد

غير العالم وفي الحميدي العامي منسوب الى العامة وهم

جاہل ہے اور حمیدی مین ہے کہ عامی عوام کیطرف منسوب ہوتا ہے اور وہ

الجهال فعلم من هذه الاشارات ان مراد ابي يوسف ايضا

جاہل ہوتے ہین پس ان اشارات سے معلوم ہوا کہ ابو یوسف کے مراد بھی

من العامي الجاهل الذي لا يعرف معنى النص وتاويله

عامی سے وہ جاہل ہے جو نص کے معنے اور تاویل نہین جانتا ہیں

فما ذكر من قول ابي حنيفة والشافعي ومحمد يندفع قول

ابو حنیفہ اور شافعی اور محمد کا قول جو مذکور ہوا اوس سے اس قائل کا قول

القائل يجب العمل بالرواية بخلاف النص انتهى ما نقلناه

کہ نص کے خلاف روایت پر عمل واجب ہی ختم ہوا خزانۃ الروایات

من خزانة الروايات وفي المسئلة قول آخر وهو انه اذا

میں سے جو ہمنے نقل کیا تھا تمام ہوا اور مسئلہ میں ایک اور قول ہے اور وہ یہ ہی جس صورت

لم يجتمع آلات الاجتهاد لا يجوز له العمل على الحديث بخلاف

میں اسکو اجتہاد کا مادہ مجتمع نہو دی تو اسکو حدیث پر اپنی مذہب کے خلاف عمل جائز نہیں

مذهبه لانه لا يدري انه منسوخ او مأول او محكم

کیونکہ اسکو کیا معلوم کہ یہہ حدیث منسوخ یا ماول یا محکم ہے

محمول على ظاهره ومال الى هذا القول ابن الحاجب في

یعنی ظاہر پر محمول ہے اور اسی قول کیطرف ابن الحاجب اپنے

مختصره وتابعوه ورد بانه ان اراد عدم التيقن بنفي هذه

مختصر میں اور اسکی شاگرد مائل ہوئی ہیں اور یہ قول اسطور رد کیا گیا ہی کہ اگر ان احتمالات کی نفی کا

الاحتمالات فالمجتهد ايضا لا يحصل له اليقين بذلك

عدم التیقن میں مراد ہی تو اسکا یقین تو مجتہد کو بھی حاصل نہیں ہوتا وہ تو

وانما يبني اكثر امره على غالب الظن وان اراد انه لا

یعنی اکثر مسائل غالب ظن پر بنا کیا کرتا ہی اور اگر یہہ مراد ہے کہ وہ شخص عہ

يدري ذلك بغالب الرأي منعناه في صورة النزاع لان

اسکو بغالب رای نہیں جانتا تو اسکو نزاع کی صورت میں نہیں مانتے کیونکہ

المتبحر في المذهب المتتبع لكتب القوم الحافظ من الحديث

متبحر نے المذہب کو کر قوم کے کتب کو دیکھتا بھالتا رہے حدیث اور

والفقه جملة صالحة كثيرا ما يحصل له غالب الظن بان

فقہ میں سی بقدر کفایت کا حافظ ہو اکثر اوقات یہ بات بظن غالب حاصل ہو جاتی ہے کہ

الحديث غير منسوخ ولا مؤول بتأويل يجب القول به و

حدیث منسوخ نہیں ہے اور نہ ایسی ماول جسکے تاویل کا قائل ہونا واجب ہووی اور

إنما البحث فيما حصل له ذلك والمختار ههنا قول ثالث

بحث تو اوس صورت میں ہے کہ اسکو یہہ ملکہ حاصل ہووی اور یہاں پسندیدہ یہہ تیسرا قول ہے

وهو ما اختاره ابن الصلاح وتبعه النووي وصححه قال

وہ جو ابن الصلاح نے اختیار کیا ہی اور نووی اسکا تابع ہوا ہے اور اسکو صحیح قرار دیا ہے

ابن الصلاح من وجد من الشافعية حديثا يخالف

ابن الصلاح کہتا ہی شافعیوں میں سے جسکو حدیث اسکے مذہب کی

مذهبه نظر إن كملت له آلة الاجتهاد مطلقا أو في

بہ خلاف ہی تو بہہ دیکھے اگر اسکو اجتہاد مطلق کا مایہ کامل ہوگیا ہے یا

ذلك الباب أو المسألة كان له الاستقلال بالعمل به وإن

اوسی خاص باب اور مسئلہ میں تو اسکو عمل بالاستقلال اوس پر روا ہوگا اور اگر

لم يكمل وشق مخالفة الحديث بعد أن بحث فلم يجد

مایہ کامل نہیں ہوا اور حدیث کی مخالفت دشوار گزری ہو بحث کے بعد بھی اوسکے

لمخالفته جوابا شافيا عنه فله العمل به إن كان عمل

مخالفت کا جواب شافی نہیں ملتا تو اسکو عمل اوس پر روا ہی بشرطیکہ بجز

به إمام مستقل غير الشافعي ويكون هذا عذرا في ترك

شافعی کے کسی مستقل امام نے اوس پر عمل کیا ہو اور اسکے واسطے اپنی امام کا

مذهب إمامه ههنا وحسنه النووي وقرره مسألة

مذہب ترک کرنے میں یہاں یہہ عذر ہوجائیگا اور اسکو نووی نے حسن کہا ہی اور قائم رکھا ہی مسئلہ

إذا أراد هذا المتبحر في المذهب أن يعمل في مسألة بخلاف

اگر ایسا متبحر فی المذہب یہہ ارادہ کرے کہ کسی مسئلہ میں اپنی امام کے

مذهب إمامه مقلداً فيها لإمام آخر هل يجوز له ذلك

مذہب کی خلاف کسی اور امام کا مقلد ہوکر عمل کرے آیا یہہ اوسکو جائز ہی اس میں

اختلفوا فيه فمنعه الغزالي وشرذمة وهو قول ضعيف

علماء نے اختلاف کیا ہی سو امام غزالی اور ایک گروہ نے منع کیا ہی اور یہہ قول جمہور کے

عند الجمهور لأن مبناه على أن الإنسان يجب عليه

نزدیک ضعیف ہی کیونکہ اسکے اصل یہہ ہی کہ انسان پر واجب ہے

أن يأخذ بالدليل فإذا فات ذلك لجهله بالدلائل

کہ دلیل کے ذریعہ سے اختیار کرے پھر جب وہ دلیل ہے دلائل سے جہالت کی سبب سے فوت ہوگئی

أقمنا اعتقاد أفضلية إمامه مقام الدليل فلا يجوز

تو ہمنی اسکے امام کی افضلیت کا اعتقاد دلیل کے قائم مقام کر دیا سو اوسکو

له أن يخرج من مذهبه كما لا يجوز له أن يخالف

اپنی امام کے مذہب سے نکلنا جائز نہیں ہے جیسا کہ اوسکو یہہ جائز نہیں کہ شرع

الدليل الشرعي ورد بأن اعتقاد أفضلية الإمام

دلیل کی مخالفت کرے اور یہہ قول اسطور رد کیا گیا ہے کہ امام کی مطلق افضلیت کا اعتقاد

على سائر الأئمة مطلقاً غير لازم في صحة التقليد

تمام ائمہ پر صحت تقلید کے باب میں بالاجماع لازم نہیں

إجماعاً لأن الصحابة والتابعين كانوا يعتقدون أن

ہے اسواسطی کہ صحابہ اور تابعین یہہ اعتقاد رکھتے تھے کہ

خير هذه الأمة أبو بكر ثم عمر وكانوا يقلدون في كثير

اس امت میں افضل اول ابوبکر ہی پھر عمر اور انکا یہہ حال تھا کہ بہت

من المسائل غيرهما بخلاف قولهما ولم ينكر على ذلك أحد

مسائل میں انکی قول کے برخلاف اوروں کی تقلید کرتے تھے اور اسپر کسی نے اعتراض نہیں کیا

فكان اجماعاً على ما قلناه وافضلية قوله في هذه المسئلة

سو ہماری قول پر اجماع ہوگیا اور رہی افضلیت اسکے امام کی قول کی اس مسئلہ مین

فلا سبيل الى معرفتها للمقلد الصرف فلا يجوز ان يكون

سو اسکی پہچان کے راہ مقلد صرف کو کوئی نہین ہے پس تقلید کے یہ

شرطاً للتقليد اذ يلزم من ان لا يصح تقليد جمهور المقلدين

شرط ٹہرانی جائز نہین ہے اسواسطے کہ لازم آتا ہی کہ جمہور مقلدین کی تقلید جائز نہووے

ولو سلم ففي مسئلتنا هذه لا عليكم لا لكم لان كثيراً

اور اگر فرض کیا جاوی تو ہماری اس مسئلہ مین یہ تمکو مضر ہے مفید نہین ہے اسلیے کہ اکثر

ما يطلع على حديث يخالف مذهب امامه او يجد قياساً

اوقات ایسی حدیث معلوم ہوجاتی ہے کہ اسکی امام کے مذہب کے مخالف ہوجاتی ہے یا قیاس

قوياً يخالف مذهبه فيعتقد الافضلية في تلك المسئلة

قوی پا جاوی کہ اسکی مذہب کی خلاف ہوتا ہی جیسے اس مسئلہ مین اور کی افضلیت کا معتقد ہوجاتا

لغيره وذهب الاكثرون الى جوازه منهم الآمدي وابن

ہے اور اکثر علماء اسکو جائز کہتے ہین اونہین سے آمدی ہے اور ابن

الحاجب وابن الهمام والنووي واتباعه كابن حجر والرملي

الحاجب اور ابن الہمام اور نووی اور اسکی اتباع جیسے ابن حجر اور رملی

وجماعات من الحنابلة والمالكية ممن يفضي ذكر اسمائهم

اور حنبلیون مین کا اور مالکیون مین کا ایک ایک گروہ اتنی کہ انکے ناموں کے ذکر سے

الى التطويل وهو الذي انعقد عليه الاتفاق بين مفتي

تطویل ہوتی ہی اور یہ وہ مسئلہ ہی جسپر چاروں مذہب کے متاخر مفتیوں

المذاهب الاربعة من المتأخرين واستخرجوه من كلام اوائلهم

اتفاق منعقد ہوچکا ہے اور اسکو اوائل کے کلام مین سے استخراج کیا ہی

وَلَهُمْ رَسَائِلُ مُسْتَقِلَّةٌ فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ إِلَّا أَنَّهُمْ اخْتَلَفُوْا

اور اس مسئلہ میں انکے مستقل رسالے ہیں اتنا ہے کہ جواز کے

فِي شَرْطِ جَوَازِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَرْجِعُ فِيْمَا قَلَّدَ اتِّفَاقًا فَسَّرَهُ

شرطوں میں اختلاف کیا ہی سو انمیں سے بعضے یہ کہتے ہیں کہ بالاجماع اپنی تقلید سے رجوع نکرے

ابْنُ الْهُمَامِ فَقَالَ أَيْ عَمِلَ بِهِ وَاخْتَلَفَ الشُّرَّاحُ فِي مَعْنٰى هٰذِهِ

اسکو ابن ہمام نے تفسیر کیا ہی پھر یہ کہا ہے یعنی اسپر عمل کر چکا اور شارحون نے عمل بہ کے معنوں میں اختلاف

الْكَلِمَةِ فَقِيْلَ فِيْمَا عَمِلَ بِهِ بِخُصُوْصِهِ بِأَنْ يَقْضِيَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ

کیا ہی سو کوئی کہتا ہی بالخصوص اوسی مسئلہ میں عمل کرے اسطور کہ اوس نماز

الْوَاقِعَةَ عَلَى الْمَذْهَبِ الْأَوَّلِ مَثَلًا وَهُوَ الصَّحِيْحُ الَّذِيْ لَا يَتَّجِهُ

معین کو مثلاً پہلے ہی مذہب پر قضا کرے اور یہی امر ایسا صحیح ہے کہ تحقیق کی

غَيْرُهُ عِنْدَ التَّحْقِيْقِ وَقِيْلَ بِجِنْسِهِ وَرُدَّ بِأَنَّهُ لَيْسَ اتِّفَاقِيًّا

وقت بجز اوسکے ظاہر نہیں ہوتا اور کوئی کہتا ہی اوس قسم کی مسائل میں امر کرے اور یہ رد کیا گیا ہی کہ یہ اجماعی امر نہیں ہے

بَلْ أَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ هُوَ الْعَمَلُ بِخِلَافِ الْمَذْهَبِ فِيْمَا

بلکہ سلف سے اکثر روایات یہ ہیں کہ وہ مذہب کی خلاف ہی پر عمل کرتا ہے جہان کہ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَتَتَبَّعُ الرُّخَصَ فَقِيْلَ يَعْنِيْ

وہ عمل کرتے ہیں اور انمیں سے بعضے کہتے ہیں رخصتون کو نہ چن لیوے کوئی کہتا ہی رخصت کی

مَا يَسْهُلُ عَلَيْهِ وَرُدَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

معنے یہ ہیں یعنے جو اسپر آسان ہو اور یہ اسطور رد کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

كَانَ إِذَا خُيِّرَ اخْتَارَ أَهْوَنَ الْأَمْرَيْنِ مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا وَقِيْلَ

جب اختیار ملتا تہا تو دو نوں شق میں سے آسان کو اختیار کر لیتے تہے جبکہ وہ آسان گناہ نہ ہو اور کوئی

مَا لَا يُقَوِّيْهِ الدَّلِيْلُ الصَّحِيْحُ الصَّرِيْحُ قَامَ بِخِلَافِهٖ مِثْلُ

یہ کہتا ہی کہ دلیل اوسکے تقویت نکرتے ہو بلکہ صحیح صریح دلیل اوسکی خلاف پر قائم ہو جیسی

المتعة والصرف وهذا أوجه وجيه وجدت في كتاب التلخيص في

متعة النسا اور بیع صرف اور یہ قوی وجہ ہے میں نے کتاب التلخیص کے کتاب النکاح

تخريج أحاديث الرافعي للحافظ ابن حجر العسقلاني في كتاب

میں پایا ہے جہاں رافعی کے حافظ ابن حجر عسقلانی کے احادیث کی تخریج کی ہے

النكاح منه نقلا عن الحاكم في كتاب علوم الحديث بإسناد

حاکم سے [illegible] کتاب علوم الحدیث میں نقل کر کے کہ انکی اسناد

إلى الأوزاعي قال يجتنب أو يترك من قول أهل الحجاز

اوزاعی تک ہے کہا ہے اہل حجاز کے پانچ قول سے اجتناب کیا جاوے یا ترک کیے

خمس ومن قول أهل العراق خمس من أقوال أهل الحجاز استماع

جاویں اور اہل عراق کے پانچ قول اہل حجاز کے سننے قول میں ملاہی

الملاهي والمتعة وإتيان النساء في أدبارهن والصرف

کا سننا اور متعہ اور عورتوں کے پشت جماع کرنا اور بیع صرف

والجمع بين الصلوتين بغير عذر ومن قول أهل العراق شرب

اور بلا عذر دو نمازوں کو جمع کر دینا اور اہل عراق کے یہ قول میں نبیذ

النبيذ وتأخير العصر حتى يكون ظل الشيء أربعة أمثاله

کا پینا اور عصر کے اتنے تاخیر کرنے کا سایہ چوگنا ہو جاوے

ولا جمعة إلا في سبعة أمصار والفرار من الزحف والأكل بعد

اور سوای سات شہروں کے جمعہ نہیں ہے اور لڑائی میں سے بھاگ جانا اور رمضان میں

الفجر في رمضان ثم قال ابن حجر وروى عبد الرزاق عن

فجر کے بعد کھانا پھر ابن حجر کہتا ہے اور عبد الرزاق معمر سے

معمر لو أن رجلا أخذ بقول أهل المدينة في استماع الغناء

روایت کرتا ہی اگر کوئی شخص غنا کے سننے میں اور عورتوں کی ادبار میں

وَإِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَبِقَوْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فِي الْمُتْعَةِ وَ

جماع کرنے میں اہل مدینہ کا قول اور متعہ میں اور بیع صرف میں

الصَّرْفِ وَبِقَوْلِ أَهْلِ الْكُوفَةِ فِي الْمُسْكِرِ كَانَ شَرَّ عِبَادِ اللهِ

اہل مکہ کا قول اور نشی میں اہل کوفہ کا قول اختیار کرے تو وہ اللہ کی بندوں میں برا ہے اور انہیں سی بعضے

وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يُفْضِي بِحَيْثُ يَتَرَكَّبُ حَقِيقَةٌ مُمْتَنِعَةٌ عِنْدَ الْإِمَامَيْنِ

حضرات کی یہ معنی کہتے ہیں کہ تلفیق نہ کری اس طور کہ دونوں اماموں کے نزدیک محال حقیقت مرکب بن جاوی

قِيلَ الْمَمْنُوعُ أَنْ يَتَرَكَّبَ حَقِيقَةٌ مُمْتَنِعَةٌ فِي مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ

کوئی کہتا ہی ممنوع یہ ہی کہ ایک مسئلہ میں حقیقت محال مرکب ہو جاوی

مِثْلَ الْوُضُوءِ بِلَا تَرْتِيبٍ ثُمَّ خَرَجَ مِنْهُ الدَّمُ السَّائِلُ لَا فِي

جیسے بلا ترتیب وضو کیا پھر اسمیں خون جاری نکل آیا دو

مَسْئَلَتَيْنِ كَمَا إِذَا طَهَّرَ الثَّوْبَ بِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَصَلَّى

مسئلوں میں نہیں جیسے امام شافعی کے مذہب کی موافق تو کپڑا پاک ہو اور امام

بِمَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ وَيَجِبُ أَنْ يُقَالَ فِيهِ بَحْثٌ لِأَنَّهُ إِنْ كَانَ

ابو حنیفہ کے مذہب کی موافق نماز پڑھی اور یہ بات رد ہتی ہے کہ کوئی کہے اسمیں بحث ہی اسلیئے اگر

الْمَقْصُودُ مِنْ هٰذَا الْقَيْدِ أَنْ لَا يَخْرُجَ مَجْمُوعُ مَا انْحَلَّ مِنَ

اس قید سی مقصود یہ ہی کہ وہ مجموعہ جو اُسنے جنا ہے متفق علیہ میں سے

الْاِتِّفَاقِ فَهُوَ حَاصِلٌ فِي مَسْئَلَتَيْنِ أَيْضًا وَإِنْ كَانَ الْمَقْصُودُ

نکل جاوی تو یہ بات دو مسئلوں میں بھی موجود ہی اور اگر یہ مقصود ہی کہ

أَنْ لَا يَخْرُجَ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ وَحْدَهَا مِنَ الْإِجْمَاعِ فَيَكْفِي عَنْهُ

یہ اکیلا مسئلہ اجماع میں سے نہ نکل جاوے تو اسمیں

اِشْتِرَاطُ كَوْنِهِ مَذْهَبًا لِلْاِجْتِهَادِ فِيهِ مَسَاغٌ كَمَا يَأْتِي وَمِنْهُمْ مَنْ

یہ شرط کرنا کہ مذہب ایسا ہو کہ اسمیں اجتہاد جائز ہو کفایت کرتی ہی چنانچہ آتا ہے اور انہیں سی بعضے حضرات کہتے

قال لا يكون المذهب الذي يذهب إليه مما ينقض فيه قضاء القا

یہ کہتے ہیں وہ مذہب جسکی طرف رجوع کرتا ہے ایسا نہو کہ اسمیں قضاء قاضی کا نقض آتا ہو

ضي وهذا وجيه والاحتراز منه يحصل إذا قلد مذهبا من

اور یہ بہت قوی ہے اور اس سے احتراز جب ہی ہوتا ہے کہ ان چاروں مذاہب

المذاهب الأربعة المقبولة المشهورة ومنهم من قال ينشرح

مقبولہ مشہورہ میں سے کسی مذہب کی تقلید کرے اور انہیں سے بعض کہتے ہیں کہ اسکا دل اوس مسئلہ میں

صدره في تلك المسألة بما قلد فيه غير إمامه ولا يتصور

اپنے امام سے علاوہ کی تقلید پر خوش ہو جاوے اور یہ حال

إلا في المتبحر وقيل إذا اتبع الأكثر والقول المشهور فخروجه

متبحر ہی میں ہو سکتا ہے اور کوئی کہتا ہے جس صورت میں کہ اکثر کا اور قول مشہور کا اتباع کرتا ہے تو

من مذهب إمامه حسن وإذا كان بالعكس فقبيح هذا خلاصة

اسکا خروج اپنے امام کے مذہب سے حسن ہے اور اگر اسکا عکس ہے تو برا ہے انکے رسائل کا خلاصہ

ما في رسائلهم مع تنقيح وتحرير وأنا أختار في الجواز شرطان

تنقیح اور تحریر کے ساتھ یہی ہے اور میں جواز میں یہ دو شرط اختیار کرتا ہوں

لا ينقض قضاء القاضي به سواء كان النقض لاجتماع معنيين

کہ قضاء قاضی کا نقض نہ ہو جاوے برابر ہے کہ نقض ایسے دو معنوں کے اجتماع سے ہو وے

كل واحد منهما صحيح كالنكاح بغير شهود مجتمعين ولا

کہ وہ دونوں صحیح ہوں جیسے نکاح بدون اجتماع گواہوں کے اور بدون

إعلان أو بغيره وفي الاختيار شرط انشراح الصدر لمعنى

اعلان کے یا اور وجہ سے اور اختیار میں شرح صدر شرط ہے کسی سبب ان معنوں کے ہی جو

في الدليل وكثرة من عمل به في السلف وكونه أحوط أو كونه

دلیل میں ہے یا سلف میں اسکے عامل بکثرت ہیں یا وہ احتیاط ہے یا وہ کسی ایسی بیماری سے مخلص ہو

تقصیًا من مضیق لا یمکن له الطاعة معه لقوله صلی الله

کہ اس دشواری کے ساتھہ ایسی اطاعت ممکن نہو اس لیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

علیه وآله وسلم اذا امرتکم بامر فأتوا منه بما استطعتم ونحو

فرمودہ ہی جب میں تمکو کچھہ امر کرون سو اسمین سے جتنا ہو سکے سو کرو اور

ذلك من المعانی المعتبرة فی الشرع لا لمجرد الهوی وطلب الدنیا

ایسی ہی اور شرع کی معتبر معانی نہ خوشی خاطر صرف ہوا وہوس اور دنیا کی طلب سی تھو

وفی الوجوب شرط ان یتعلق به حق لغیره فیقضی القاضی بخلاف

اور وجوب کیواسطے یہہ شرط ہی کہ اوس سے غیر کا حق متعلق ہو پس قاضی اپنے مذہب کے خلاف

مذهبه فی خزانة الروایات فی کشف القناع واذا قلد فقیها

فیصلہ کر دے خزانۃ الروایات میں کشف القناع میں سے ہی اور اگر مسئلہ میں کسی فقیہ کی تقلید کی

فی شیء هل یجوز له ان یرجع عنه الی فقیه آخر المسئلة

تو آیا اوسکو جائز ہے کہ اوسی اور فقیہ کیطرف رجوع کرے یہہ مسئلہ

علی وجهین احدهما ان لا یکون التزم مذهبا معینا کمذهب

دو طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ ایسا نہو کہ اوسنے ایک معین مذہب لازم کر لیا ہو جیسے

ابی حنیفة والشافعی وغیرهما والثانی التزم فقال انی

ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہ کا مذہب اور دوسرا یہ لازم کر لیا ہو اور کہتا ہو کہ میں

ملتزم متبع ففی الوجه الاول قال ابن الحاجب لا یرجع بعد

لازم کرنے والا متبع ہوں پس پہلی صورت میں ابن الحاجب کہتا ہے کہ تقلید کے بعد

تقلیده فیه اتفاقا وفی حکم آخر المختار الجواز لقوله تعالی

جس مسئلہ میں تقلید کرچکا ہی بالاتفاق رجوع نکرے اور دوسرے مسئلہ میں جواز ہی مختار ہی بدلیل اس آیت کے

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون فالقول بوجوب

پوچھہ لو یاد رکھنے والوں سی اگر تم نہیں جانتے پس رجوع کی وجوب کا قائل ہونا

الرجوع الى من قلده اولا في مسئلة يكون تقييد النص وهو

اور تقیید کیطرف جسکا پہلا ایک مسئلہ میں مقلد ہو چکا ہے نص کا مقید کردینا ہوجاویگا اور نص کا مقید کرنا

يجري مجرى النسخ على ما تقرر في الاصول وبقوله صلى الله

بمنزلہ قائم مقام نسخ کے ہے چنانچہ اصول میں مقرر ہوچکا ہے اور بدلیل

عليه وآله وسلم اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم

اس حدیث کے میری اصحاب ستاروں کے مانند ہیں جسکا اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے

وان العوام في السلف كانوا يستفتون الفقهاء من غير

اور سلف کے زمانہ میں عوام لوگ فقہا سے بدون رجوع کے

رجوع الى معين من غير انكار فحل محل الاجماع على الجواز

کسی معین کی طرف فتوی لیتے تھے کچھ اعتراض نہیں تھا پس اجماع کا محل جواز پر ہوگیا

كذا في شرح ابن الحاجب واما الجواب في الوجه الثاني وهو

یہ ابن حاجب کی شرح میں ہے اور دوسرے جواب دوسری وجہ میں کہ وہ

ما اذا التزم مذهبا معينا كابي حنيفة والشافعي فقد اشار

یہ ہی کہ کسی مذہب معین کو جیسے حنفی اور شافعی لازم کرے سو

ابن الحاجب الى الاختلاف في ذلك من الاختلاف كمذهبه و

ابن حاجب نے اس وجہ میں اختلاف کیطرف منجملہ اختلاف اپنے مذہب کے

اشار انه اختلف العلماء في ذلك على ثلاثة اقاويل

اشارہ کیا ہی اور یہ اشارہ کہ علما کے اس باب میں مختلف تین قول ہیں

فقيل لا يجوز مطلقا وقيل يجوز مطلقا والقول الثالث

پس کوئی کہتا ہی مطلقا جائز نہیں ہی اور کوئی کہتا ہے مطلقا جائز ہے اور تیسرا قول یہ ہے

ان الحكم في هذا الوجه والوجه الاول سواء فلا يجوز ان يرجع

اس وجہ کا حکم اور پہلی وجہ کا یکسان ہی سو اپنے مذہب سے رجوع کرنا

عنه بعد تقليده فيما قلده اى عمل به وتجوز في غيره وفي عمدة

تقلید کے بعد جس مسئلہ میں تقلید کر چکا یعنے اسپر عمل کر لیا ہے جائز نہیں ہے اور بعد مسئلہ میں جائز ہے اور عمدۃ

الاحكام من الفتاوى الصوفية سئل عن يوم عيد الفطر انا نرى

فتاوی صوفیہ میں سے عمدۃ الاحکام میں ہے روز عید الفطر کے حال سے پوچھا کہ ہم دیکھتے

بعض الناس يتطوعون في الجامع عند الزوال فنمنعهم عن

اونمیں تکو دیکھتے ہیں کہ وہ جامع مسجد میں زوال کے وقت نفلیں پڑھتے ہیں سو ہم ک

ذلك ونخبرهم عن ورود النهي عن الصلوة في الاوقات الثلاث

انکو اس سے منع کرتے ہیں اور انکو سناتے ہیں تین وقتوں میں نماز کی ممانعت آئی ہے

قال اما المنع فلا كيلا يدخل تحت قوله تعالى أرأيت الذى

جواب دیا ممانعت تو نہیں چاہیے تاکہ اس آیت کی مضمون میں نہ آجاوے تو نے دیکھا وہ جو

ينهى عبدا اذا صلى ولا يتقن وقت الزوال بل عسى ان

منع کرتا ہے ایک بندہ کو جو نماز پڑھتا ہے اور یہ یقین نہیں ہے کہ زوال ہی کا وقت ہی شاید کہ

يكون قبله او بعده ولئن كان وقته فقد روى عن ابى يوسف

پہلے ہو یا پیچھے ہو اگر بالفرض زوال ہی کا وقت ہو تو ابو یوسف رحمہ سے روایت ہے

لا يكره ذلك التطوع عند الزوال يوم الجمعة والشافعي رح

کہ یہ نفلیں زوال کیوقت جمعہ کے دن مکروہ نہیں ہیں اور امام شافعی

لا يكره ذلك في جميع الايام فلئن اعترضت على هذا المصلى

تو کسی دن ہی مکروہ نہیں کہتے پس اگر تو اس مصلی پر اعتراض کریگا

فعسى ان يجيبك انه تقلد في هذه المسئلة من يرى جواز

تو شاید کہ تجھکو یہ جواب دیدیگا کہ میں اس مسئلہ میں ایسے مقلد ہوں جو اسکو جائز جانتا ہے

ذلك او يحتج عليك بما احتج به من اختار ذلك فليس لك

یا تجھپر وہی استدلال کرے جو اس قول کے پسند کرنے والے نے کیا ہے سو تجھکو نہیں چاہیے

أن ينكر على من قلد مجتهدا أو أخذ دليلا وفيها أيضا من

کہ ایسی پر جو کسی مجتہد کی تقلید یا کسی دلیل سے حجت کرے اعتراض کیا کرے اور یہ بھی اسی میں

التجنيس والمزيد وربما قلده هذا المصلي فلا ينكر على من فعل

تجنیس اور مزید سے ہے اور کبھی یہ مصلی اسکی تقلید کرتا ہے سو انکار کیا اعتراض جو فعل اجتہادی

فعلا مجتهدا أو تقلد مجتهدا وفي الظهيرية من فعل فعلا مجتهدا

عمل میں لاوے یا کسی مجتہد کی تقلید کرے اور ظہیریہ میں ہے اور جو شخص فعل مجتہد فیہ پر عمل کرے

فيه أو قلد مجتهدا أي في فعل مجتهد فيه فلا عار ولا شناعة

یا فعل مجتہد فیہ میں مجتہد کی تقلید کرے تو اسپر نہ تو کچھ عار ہی اور نہ زشتی

ولا إنكار عليه وفي المنهاج للبيضاوي لو رأى الزوج

اور نہ کوئی اعتراض اور بیضاوی کے منہاج میں ہی اگر تزویج نے

لفظا كناية ورأته المرأة صريحا فله الطلب ولها الامتناع

ایک لفظ کو کنایہ سمجھا اور عورت نے اسکو صریح سمجھا تو زوج کو حق طلب حاصل ہے اور عورت کو حق امتناع

فيرجعان إلى غيرهما فائدة استشكل رجل شافعي

پھر وہ دونو اور کے سامنے پیش کریں فائدہ ایک شخص شافعی مذہب نے

الاختلاف بين عبارتي الأنوار فأجبته بما يحل الاختلاف

انوار کے مختلف عبارتوں پر اعتراض کیا سو میں نے اسکو ایسا جواب دیا جس سے وہ اختلاف رفع ہو جاتا ہے

في كتب القضاء من كتب الأنوار ما حاصله إذا دونت

انوار میں سے کتاب القضاء میں ایسے عبارت ہی جسکا حاصل یہ ہے جب

المذاهب جاز للمقلد أن ينتقل من مذهب مجتهد إلى مذهب

مذاہب کتابوں میں مندرج ہو گئی تو مقلد کو جائز ہی کہ ایک مجتہد کے مذہب سے منتقل ہو کر دوسرے مجتہد کے مذہب میں چلا جاوے

آخر وكذا لو قلد مجتهدا في بعض المسائل وآخر في البعض

اور ایسے ہی اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی تقلید کرے اور بعض اور مسائل میں دوسرے مجتہد کی

عه

الا حتى لو اختار من كل مذهب ما هو الاهون كالحنفي اذا افتصد

یہانتک کہ اگر ہر ایک مذہب میں سے سہل سہل اختیار کرے جیسے حنفی جب فصد کھلوائی

واراد ان ياخذ بالشافعي لئلا يتوضأ او الشافعي مس فرجه

اور یہ چاہے کہ شافعی مذہب لیلے تاکہ وضو نہ کرے یا شافعی اپنی شرمگاہ کو

او امرأة واراد ان ياخذ بالحنفي لئلا يتوضأ وغير ذلك من

یا عورت کو چھوی اور یہ چاہے کہ حنفی مذہب لیلوں تاکہ وضو نہ کرنا پڑے

المسائل جاز هذا حاصل كلام صاحب الانوار في كتاب القضاء

اور ایسے مسائل تو جائز ہے یہ خلاصہ صاحب انوار کے مصنف کی کلام کا کتاب القضا میں ہے

وقال في باب الاحتساب لو راى الشافعي شافعيا يشرب

اور باب الاحتساب میں کہتا ہی اگر کوئی شافعی کسی شافعی کو دیکھے کہ نبیذ پیتا ہے

النبيذ او ينكح بلا ولي ويطأها فله ان ينكر لان على كل

یا بغیر ولی کے نکاح کرکر وطی کرتا ہے تو اسکو چاہیے کہ اعتراض کرے کیونکہ ہر

مقلد اتباع مقلده ويعصي بالمخالفة ولو راى الشافعي الحنفي

مقلد کو اپنے متبوعہ کا اتباع لازم ہے اور مخالفت سے گنہگار ہوتا ہی اور اگر شافعی نے حنفی کو دیکھا

ياكل الضب او متروك التسمية عمدا فله ان يقول اما

کہ سوسمار کو یا بوجہ متروک التسمیہ عمدا کو کھاتا ہی تو اسکو لازم ہے کہ کہدیوی یا تو

ان تعتقد ان الشافعي اولى بالاتباع واما ان تترك هذا

یہ اعتقاد کر کہ شافعی کے متابعت اولی ہے یا یہ کہ اسے چھوڑ دے

كلامه في الاحتساب وبين القولين اختلاف اقول وحل

مصنف کا یہ کلام احتساب میں ہے اور ان دو قول میں اختلاف ہے میں کہتا ہوں اور میرے

الاختلاف عندي والله اعلم ان معنى قوله يعصي بالمخالفة

نزدیک اس اختلاف کا رفع اور اللہ خوب جانتا ہے یوں ہی کہ اس قول یعصی بالمخالفہ کے یہ معنے ہیں

انّہٗ یعصی بالمخالفۃ اذا عزم علٰی تقلیدہٖ فی جمیع المسائل
کہ وہ مخالفت سے جب گنہگار ہوتا ہے کہ اسکے تقلید کا عزم تمام مسائل میں کرے

اوفی ھٰذہ المسئلۃ ثم اقدم علی المخالفۃ فھٰذہ لا معصیۃ
یا اس خاص مسئلہ میں عزم کرے پھر مخالفت کرنے لگے تو یہ بلاشک معصیت ہے

بلا شک واما اذا قلد فی ھٰذہ المسئلۃ غیرہٗ فذلک لغیر
اور رہی وہ صورت کہ اس مسئلہ میں دوسرے کا مقلد ہو سوائے اور

ھو مقلدہٗ ولم یخالفہ ونقول المسئلۃ الثانیۃ مبنیۃ
وہی اسکا مقلد ہو اور اسکی مخالفت نہیں ہے یا ہم یہ کہتے ہیں کہ دوسرا مسئلہ مبنی ہے اوپر قول

علی قول الغزالی وشرذمۃ والاول علی قول الجمھور فافہم
امام غزالی کے اور ایک گروہ کے قول پر مبنی ہے اور پہلا مسئلہ جمہور کے قول پر پس سمجھ لے

فان حل ھٰذا الاختلاف قد صعب علی بعض المصنفین
کیونکہ اس اختلاف کا حل بعض مصنفین پر بیشک دشوار ہوا ہے

مسئلۃ اعلم ان تقلید المجتھد علی وجھین واجب
مسئلہ سمجھ لے کہ مجتہد کی تقلید دو قسم کی ہے واجب اور

وحرام فاحدھما ان یکون من اتباع الروایۃ دلالۃ تفصیلہ
حرام پس ایک تو یہ ہے کہ باعتبار دلالت کے روایت کا اتباع ہو اسکے تفصیل یہ ہے

ان الجاھل بالکتاب والسنۃ لا یستطیع بنفسہ التتبع و
کہ جو شخص کتاب اور سنت کو نہیں جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور

لا الاستنباط فکان وظیفتہ ان یسأل فقیھا ما حکم رسول
استنباط کی استطاعت نہیں رکھتا بس اسکا یہی وظیفہ ہے کہ فقیہ سے پوچھے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی مسئلۃ کذا وکذا فاذا
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فلانی فلانی مسئلہ میں کیا حکم فرمایا ہے جب

أَخْبَرَ تَبِعَهُ سَوَاءٌ كَانَ مَأْخُوذًا مِنْ صَرِيحِ نَصٍّ أَوْ مُسْتَنْبَطًا مِنْهُ

بتادی تو اسکا اتباع کری برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اوسی استنباط کیا ہو

أَوْ مَقِيسًا عَلَى الْمَنْصُوصِ فَكُلُّ ذَلِكَ رَاجِعٌ إِلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ

یا منصوص پہ قیاس کیا ہو یہہ سب صورتین حضرت صلعم کی روایت کیطرف

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ دَلَالَةً وَهٰذَا قَدِ اتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ

رجوع کرتے ہین اگرچہ دلالت ہو اوسکے صحت پر تو تمام

عَلَى صِحَّتِهِ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ بَلِ الْأُمَمُ كُلُّهَا اتَّفَقَتْ عَلَى

اُمت کا ہر ہر طبقہ مین اتفاق ہے بلکہ اور تمام امتین اپنے اپنی شرائع مین

مِثْلِهِ فِي شَرَائِعِهِمْ وَأَمَارَةُ هٰذَا التَّقْلِيدِ أَنْ يَكُونَ عَمَلُهُ

ایسی صورت پر متفق ہین اور اس تقلید کا نشان یہہ ہے کہ اوسکا عمل

بِقَوْلِ الْمُجْتَهِدِ كَالْمَشْرُوطِ بِكَوْنِهِ مُوَافِقًا لِلسُّنَّةِ فَلَا يَزَالُ

مجتہد کے قول پر مثال مشروط کی ہے کہ سنت کی موافق ہو سو ہمیشہ جہان تک ہو سکے

مُتَفَحِّصًا عَنِ السُّنَّةِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ فَمَتَى ظَهَرَ حَدِيثٌ يُخَالِفُ

سنت کی تلاش مین ہے پہر جب ایسی حدیث ملجاوی کہ اس قول کے مخالف ہو

قَوْلَهُ أَخَذَ بِالْحَدِيثِ وَإِلَيْهِ أَشَارَ الْأَئِمَّةُ قَالَ الشَّافِعِيُّ رح

تو حدیث پر عمل کرے اور ائمہ نے یہ ہی اشارہ کیا ہی امام شافعی کہتے ہین

إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي وَإِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامِي يُخَالِفُ

جب حدیث صحیح ہو جاوی تو میرا مذہب وہی ہے اور جب تم میری کلام کو دیکھو

الْحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِالْحَدِيثِ وَاضْرِبُوا بِكَلَامِي الْحَائِطَ وَقَالَ مَالِكٌ

کہ حدیث کی خلاف ہی تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار پر پٹک دو اور امام مالک کا قول ہے جو ہی

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَأْخُوذٌ مِنْ كَلَامِهِ وَمَرْدُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا الرَّسُولُ

سو اپنی کلام سے ماخوذ ہو گا اور اوسپہ اوسکا کلام رد کیا جاوی گا

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ابو حنیفۃ رح لا ینبغی

سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جو شخص

لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وقال احمد لا تقلدنی

میری دلیل سے واقف نہ ہو تو اسکو سزاوار نہیں کہ میرے کلام کا فتوی دیوے اور امام احمد کہتے ہیں کہ میری تقلید نہ کرنا

ولا تقلدن مالکا ولا غیرہ وخذ الاحکام من حیث اخذوا

اور نہ مالک کی تقلید کرنا اور نہ اور کسی کی اور احکام وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لیا ہے

من الکتاب والسنۃ الوجہ الثانی ان یظن بفقیہ انہ بلغ

کتاب اور سنت سے اور دوسری قسم یہی کہ کسی فقیہ کی نسبت یہہ گمان کرے کہ یہہ

الغایۃ فی العلم فلا یمکن ان یخطی فمہما بلغہ حدیث

غایت درجہ کو پہنچ گیا ہے سو ممکن نہیں کہ یہ خطا کرے جب پہنچے اوسے مقلد کو صحیح

صحیح صریح یخالف مقالتہ لم یترکہ او ظن انہ لما قلدہ

صریح ایسی حدیث جو فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نہ چھوڑے یا یہ خیال کرے کہ جب میں اسکا مقلد ہو گیا

کلفہ اللہ بمقالتہ وکان کالسفیہ المحجور علیہ فان بلغہ

تو میرے تئیں اللہ نے حکم اسی کا قول ہے اور یہ مقلد ایسا ہی جیسے بیوقوف ممنوع التصرف پھر اگر اسکو

حدیث واستیقن بصحتہ لم یقبلہ لکون ذمتہ مشغولۃ

حدیث پہنچی اور صحت کا یقین بھی کرے تو بھی نہ مانے کیونکہ اسکا ذمہ

بالتقلید فہذا اعتقاد فاسد وقول کاسد لیس لہ شاہد

تقلید میں لگا ہوا ہے پس یہ اعتقاد فاسد اور کہنا بے ثبات اور اسکا کوئی شاہد نہیں ہے

من النقل والعقل وما کان احد من القرون السابقۃ

نہ نقل اور نہ عقل اور طبقات سابق میں سے کوئی نہ تھا

یفعل ذلک وقد کذب فی ظنہ من لیس بمعصوم من

کہ جو ایسا کرے اور اپنے گمان میں جھوٹا ہے کہ جو غیر معصوم کو

الخطأ معصوما حقيقة او معصوما في حق العمل بقوله وفي

حقیقے معصوم یا اوسکی قول پر عمل کرنے مین معصوم ٹھہرالیا ہے اور اسکے

ظنه ان الله تعالى كلفه بقوله وان ذمته مشغولة بتقليده

گمان مین بسبب ہے کہ اللہ کا حکم ویسے کا قول تھے اور اوسکا ذمہ اسی تقلید مین لگا ہوا ہے

وفي مثله نزل قوله تعالى وانا على آثارهم مقتدون وهل

ایسی ہی کے حق مین یہ آیت اتری ہے اور ہم نوانظے نشان ان کے پیروایمین اور کیا ملل سابقہ کے

كان تحريفات الملل السابقة الا من هذا الوجه مسئلة

تحریفات اسی وجہ کے نہین تھین مسئلہ

اختلفوا في الفتوى بالروايات الشاذة المهجورة في خزانة الروايات

روایات شاذہ متروکہ پر فتوی دینے مین اختلاف کیا ہے خزانۃ الروایات مین سراجیہ مین سے کہ

في السراجية ثم الفتوى على الاطلاق على قول ابي حنيفة ثم بقول

پھر علی الاطلاق فتوی امام ابوحنیفہ کے قول پر ہے پھر امام

ابي يوسف ثم بقول محمد بن الحسن الشيباني رح ثم بقول زفر بن

ابویوسف کی قول پر پھر محمد بن الحسن شیبانی رح کے قول پر پھر امام زفر بن

هذيل والحسن بن زياد رح وقيل اذا كان ابو حنيفة رح في جانب

ہزیل اور حسن بن زیاد کے قول پر اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابوحنیفہ

وصاحباه في جانب فالمفتي بالخيار والاول اصح اذا لم يكن

ایک طرف ہون اور دونو شاگرد ایک طرف تو مفتی کو اختیار ہے اور اول بات اصح ہے اگر

المفتي مجتهدا لانه كان اعلم زمانه حتى قال

مفتی مجتہد نہو کیونکہ ابوحنیفہ اپنی زمانہ کے اعلم تھے یہان تک کہ

الشافعي الناس كلهم عيال ابي حنيفة في الفقه في المضمرات

امام شافعی رح کہتے ہین تمام فقہا فقہ مین امام ابوحنیفہ کی عیال مین مضمرات مین ہے

وَقِيْلَ اِذَا كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْ فِيْ جَانِبٍ وَّاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْ فِيْ جَانِبٍ

اور کوئی کہتا ہی اگر امام ابوحنیفہ ایکطرف ہون اور امام ابو یوسف اور امام محمد ایکطرف

فَالْمُفْتِيْ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ بِقَوْلِهٖ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ بِقَوْلِهِمَا

تو مفتی کو اختیار رہے چاہے ابوحنیفہ کا قول اختیار کرے اور اگر چاہے ان دونو کا قول

وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا مَعَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِقَوْلِهِمَا الْبَتَّةَ اِلَّا اِذَا

اور اگر ان دونو میں سے کوئی سا ابوحنیفہ کی ساتھ ہو تو قطعاً ان دونو نکا قول اختیار کرے نہ ان اگر

اصْطَلَحَ الْمَشَائِخُ الْاَخْذَ بِقَوْلِ ذٰلِكَ الْوَاحِدِ فَيَتَّبِعُ اصْطِلَاحَهُمْ

مشائخ نے اوسی ایک کی قول میں مصلحت ٹہرائی ہو تو انکی مصلحت کا تابع ہو جاوے

كَمَا اخْتَارَ الْفَقِيْهُ اَبُو اللَّيْثِ قَوْلَ زُفَرَ فِيْ قُعُوْدِ الْمَرِيْضِ لِلصَّلٰوةِ

جیسے فقیہ ابو اللیث نی امام زفر کی قول کو مریض کی نماز کیواسطے بیٹہانے میں اختیار کر رکہا ہے

اَنَّهٗ يَقْعُدُ كَمَا يَقْعُدُ الْمُصَلِّيْ فِي التَّشَهُّدِ لِاَنَّهٗ اَيْسَرُ عَلَى الْمَرِيْضِ

کہ مریض اسطور بیٹہے جیسے مصلی تشہد میں بیٹہتا ہی اس لیے کہ مریض پر آسان ہے

وَاِنْ كَانَ قَوْلُ اَصْحَابِنَا اَنْ يَّقْعُدَ الْمَرِيْضُ فِيْ حَالِ الْقِيَامِ مُتَرَبِّعًا

اگرچہ ہماری اصحاب کا یہہ قول ہے کہ مریض قیام کی حالت میں متربعاً

اَوْ مُحْتَبِيًا لِّيَكُوْنَ فَرْقًا بَيْنَ الْقَعْدَةِ وَالْقُعُوْدِ الَّذِيْ هُوَ فِيْ حُكْمِ

اور گوٹ مار کر بیٹہے تا کہ قعدہ اور قعود میں جو کہ قیام کے حکم میں ہے

الْقِيَامِ وَلٰكِنْ هٰذَا يَشُقُّ عَلَى الْمَرِيْضِ لِاَنَّهٗ لَمْ يَتَعَوَّدْ هٰذَا الْقُعُوْدَ

فرق رہی لیکن یہ طرز مریض پر دشوار رہتے ہو کیونکہ اس طرز کے بیٹہنے کی عادت نہیں ہے

وَكَذٰلِكَ اخْتَارُوْا تَضْمِيْنَ السَّاعِيْ اِذَا سَعٰى اِلَى السُّلْطَانِ بِغَيْرِ

اور ایسی ہی مشائخ نے چغل خور پر ضمان دلانا اختیار کر رکہا ہے جبکہ بلا اجازت سلطان سے چغل خوری کرے

اِذْنٍ وَهٰذَا قَوْلُ زُفَرَ سَدًّا لِبَابِ السِّعَايَةِ وَاِنْ كَانَ قَوْلُ

اور یہ امام زفر کا قول ہے تا کہ چغل خوری کا باب بند ہو جاوی اگرچہ ہماری اصحاب کا یہہ قول ہے

أصحابنا لا يجب الضمان لأنه لم يتلف عليهما مالا وتجوز المشائخ

کہ ساعی پر ضمان نہیں آتا کیونکہ اسنے کچھ مال تلف نہیں کر دیا اور مشائخ کو جائز ہے

أن يأخذوا بقول واحد من أصحابنا عملا لمصلحة الزمان

کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی ایک کا قول زمانہ کی مصلحت پر عمل کرنے کو اختیار کر لیں قنیہ کے

في القنية في باب ما يتعلق بالمفتي من النوادر قال والفتوى

باب ما یتعلق بالمفتی میں نوادر سے ہے کہتا ہے اور فتوی اُن مسائل میں

فيما يتعلق بالقضاء على قول أبي يوسف لزيادة تجربته في

جو قضا سے متعلق ہیں ابو یوسف کی قول پر ہے کیونکہ انکا تجربہ

المضمرات ولا يجوز للمفتي أن يفتي ببعض الأقاويل المهجورة

مضمرات میں ہے اور مفتی کو یہ جائز نہیں کہ بعضی اقاویل متروکہ پر منفعت کیواسطے

لجر منفعة لأن ضرر ذلك في الدنيا والآخرة أتم وأعم

فتوی دیوے کیونکہ اسکا ضرر دنیا اور آخرت میں کامل اور شامل ہے

بل يختار أقاويل المشائخ واختياراتهم ويقتدي بسير السلف

بلکہ مشائخ کے اقاویل اور انکے مختارات کو اختیار کرے اور سلف کی حالات کی پیروی کرے

ويكتفي بإحراز الفضيلة والشرف في القنية في كتاب أدب

اور فضیلت اور شرف حاصل کرنے پر اکتفا کرے قنیہ کی کتاب ادب

القاضي في باب مسائل متفرقة مسئلة المسائل التي تتعلق

القاضی کے باب مسائل متفرقہ میں ہے مسئلہ جو مسائل کہ

بالقضاء والفتوى فيها على قول أبي يوسف لأنه

قضا سے متعلق ہیں تو انمیں فتوے ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ ابو یوسف کو

حصل له زيادة علم بالتجربة وفي عمدة الأحكام من كشف

تجربہ کا علم بہت زیادہ حاصل ہوا تھا کشف البزدوی میں سے عمدة الاحکام میں ہے

البزدوي يستحب للمفتي الأخذ بالرخص تيسيرا على

مفتی کو مستحب ہے کہ رخصتوں کو اختیار کرے تاکہ عوام پر آسانی ہو

العوام مثل التوضي بماء الحمام والصلوة في الأماكن

جیسے حمام کے پانی سے وضو کرنا اور پاک مکانوں میں

الطاهرة بدون المصلى وعدم الاحتراز عن طين الشوارع

جانماز کے نماز ادا کرنے اور سڑکوں کے کیچڑ سے جس جگہ میں

في موضع حكموا بطهارته فيها ولا يليق ذلك بأهل العزيمة

طہارت کا یقین ہو پرہیز نہ کرنا اور یہ آسانی اہل عزیمت کو لائق نہیں ہے

بل الأخذ بالاحتياط والعمل بالعزيمة أولى بهم وفي القنية

بلکہ انکو احتیاط اختیار کرنا اور عزیمت پر عمل کرنا اولی ہے اور قنیہ میں ہے

ثم ينبغي للمفتي أن يفتي الناس بما هو أسهل

پھر مفتی کو چاہیے کہ لوگوں کو وہی فتوے دیوے جو ان پر آسان ہو

عليهم كذا ذكره البزدوي في شرح الجامع الصغير ينبغي

ایسا ہی بزدوی نے جامع صغیر کی شرح میں ذکر کیا ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ

للمفتي أن يأخذ بالأيسر في حق غيره خصوصا في حق الضعفاء

غیر کے حق میں آسان کو اختیار کرے علی الخصوص ناتوان کے حق میں

لقوله عليه الصلوة والسلام لأبي موسى الأشعري ومعاذ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسی اشعری اور معاذ کو

حين بعثهما إلى اليمن يسرا ولا تعسرا وفي عمدة الأحكام

یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا تھا آسانی کرنا تنگ نہ کرنا اور عمدة الاحکام کے

في كتاب الكراهية سؤر الكلب والخنزير نجس خلافا

کتاب الکراہیۃ میں ہے کتے اور سور کا جھوٹا نجس ہے بخلاف

لمالك وغيره ولو افتى بقول مالك جاز وفي القنية فقيه

مالک وغیرہ کے اور اگر مالک کے قول پر فتوی دے تو جائز ہے قنیہ میں ہے ایک فقیہ نے

يفتي بمذهب سعيد بن المسيب ويزوج للزوج الاول

کہ سعید ابن المسیب کے مذہب پر فتوی دیتا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کا نکاح زوج اول سے کر دیتا ہے

بقيت مطلقة بثلاث تطليقات كما كان ويعزر الفقيه

تو وہ مطلقہ ثلاثہ ویسی کی ویسی مطلقہ رہیگی اور فقیہ کو تعزیر دیجائیگی

وفقيه يحتال في الطلقات الثلاث ويأخذ الرشى بذلك

اور ایک فقیہ ہے کہ تین طلاقوں میں حیلہ کرتا ہے اسمیں اور رشوت لیتا ہے

ويزوجها للاول بدون دخول الثاني هل يصح النكاح وما

اور اس عورت کا نکاح بدون دخول زوج ثانی کے زوج اول سے کر دیتا ہے آیا یہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور ایسا

جزاء من يفعل ذلك قالوا يسود ويبعد في الفتاوى الاعتمادية

کرنیوالے کی کیا سزا ہے سب نے جواب دیا منہ کالا کرکے نکالدیا جاوے فتاوی اعتمادیہ میں

من الفتاوى السمرقندية ان سعيد بن المسيب رجع عن

فتاوی سمرقندی سے نقل ہے سعید بن المسیب نے اپنے اس قول سے

قوله ان دخول المحلل ليس بشرط في التحليل فلو قضى به قاض

یہ عورت کی حلال ہونے میں محلل کا دخول شرط نہیں ہے رجوع کیا پس اگر کوئی قاضی یہی حکم دیوے

لا ينفذ قضاؤه ولو حكم به فقيه لا يصح ويعزر الفقيه

تو اسکا حکم جاری نہیں ہوگا اور اگر کوئی فقیہ حکم دیوے تو صحیح نہیں ہوگا اور فقیہ کو تعزیر دیجاویگی

وفي التحفة شرح المنهاج نقل الغزالي في الاجماع على تخيير

اور تحفہ منہاج کی شرح میں ہے کہ غزالی نے اجماع نقل کیا ہے

المقلد بين قولي امامه اي على جهة البدل لا الجمع اذا

کہ مقلد کو اپنے امام کے دو قول میں اختیار ہے یعنی بطور بدل کے اختیار ہے بطور جمع کے نہیں جب وقت میں

لَمْ يَظْهَرْ تَرْجِيحُ أَحَدِهِمَا وَكَأَنَّهُ أَرَادَ إِجْمَاعَ أَئِمَّةِ مَذْهَبِهِ

کہ کسی ایک قول کی ترجیح ظاہر نہ ہو اور شاید کہ اوس مذہب کے ائمہ کا اجماع مراد ہے

كَيْفَ وَمُقْتَضَى مَذْهَبِنَا كَمَا قَالَهُ السُّبْكِيُّ مَنْعُ ذَلِكَ فِي الْقَضَاءِ

کیونکہ یہی مراد ہے حالانکہ ہمارے مذہب کا مقتضا چنانچہ سبکی کہتا ہی قضا

وَالْإِفْتَاءِ دُونَ الْعَمَلِ لِنَفْسِهِ وَبِهِ يُجْمَعُ بَيْنَ قَوْلِ الْمَاوَرْدِيِّ

اور افتا میں اسکا منع کرنا اپنی حق میں عمل کرنا ممنوع نہیں ہی اور اسی سے ماوردی کے قول میں موافقت ہو جاتی

يَجُوزُ عِنْدَنَا وَانْتَصَرَهُ الْغَزَالِيُّ كَمَا يَجُوزُ لِمَنْ أَدَّاهُ اجْتِهَادُهُ

ہے کہ ہماری نزدیک جائز ہے اور غزالی نے اسکی مدد کی ہے جیسے اوس شخص کو کہ اسکا اجتہاد قبلہ کی جہتوں میں

إِلَى تَسَاوِي جِهَتَيْنِ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى أَيِّهِمَا شَاءَ إِجْمَاعًا وَقَوْلُ الْإِمَامِ

دو طرف مساوات پیدا کرے اختیار ہے کہ بالاجماع دو طرف میں سے جدہر چاہے نماز پڑھے

يَمْتَنِعُ إِنْ كَانَا فِي حُكْمَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ كَإِيجَابٍ وَتَحْرِيمٍ

امام کا قول یہ ہی کہ اختیار نہیں ہے جس صورت میں کہ وہ دو قول دو حکم متضاد یعنی مخالف میں ہوں

بِخِلَافِ نَحْوِ خِصَالِ الْكَفَّارَةِ أَجْرَى السُّبْكِيُّ ذَلِكَ

جیسے وجوب اور حرمت بخلاف مثل اقسام کفارہ کے اور سبکی نے یہ جاری کیا ہے

وَتَبِعُوهُ فِي الْعَمَلِ بِخِلَافِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ أَيْ مِمَّا عَمَّتْ

اور لوگ برخلاف مذاہب اربعہ کے عمل کرنے میں اسکے تابع ہو گئے ہیں [illegible] اوس مسئلہ میں

نِسْبَتُهُ لِمَنْ يَجُوزُ تَقْلِيدُهُ وَجَمِيعُ شُرُوطِهِ عِنْدَهُ وَحُمِلَ عَلَى

کہ اسکی نسبت ایسے مجتہد کیطرف جسکی تقلید جائز ہو [illegible] اسکی سب شرطیں [illegible] پاس جمع ہوں [illegible]

ذَلِكَ قَوْلُ ابْنِ الصَّلَاحِ لَا يَجُوزُ تَقْلِيدُ غَيْرِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ

اسی پر اور ابن الصلاح کے یہ قول کہ سوائے ائمہ اربعہ کے تقلید جائز نہیں ہے

أَيْ فِي قَضَاءٍ وَإِفْتَاءٍ وَمَحَلُّ ذَلِكَ وَغَيْرِهِ مِنْ صُوَرِ التَّقْلِيدِ

یعنے قضا اور فتوی میں اسی پر محمول ہوا ہی اور اسکا اور اسکے سوا کا محل تقلید کی صورتوں میں جبکہ

مَا لَمْ يَتَتَبَّعِ الرُّخَصَ بِحَيْثُ تَنْحَلُّ رِبْقَةُ التَّقْلِيدِ عَنْ عُنُقِهِ

کہ رخصتون کا متلاشی نہو یہانتک کہ تقلید کے رسے اسکی گردن سے کہل جاوی

وَاِلَّا اَثِمَ بِهٖ بَلْ قِيلَ فَسَقَ وَهُوَ وَجِيهٌ قِيلَ وَمَحَلُّ ضَعْفِهٖ اَنْ

اور نہین تو اس سی گنہگار ہوویگا بلکہ کوئی کہتا ہی فاسق ہووی گا اور یہ ہی قوی ہی اور کوئی کہتا ہی ضعف کی

يَتَتَبَّعَهَا مِنَ الْمَذَاهِبِ الْمُدَوَّنَةِ وَاِلَّا فَسَقَ قَطْعًا اِنْتَهٰى

محل یہی کہ مذہب مدونہ سی رخصتون کا متلاشی ہو اور نہین تو یقینا فاسق ہوگا تحفہ کا قول تمام ہوا

فَصْلٌ فِي الْعَامِّيِّ اِعْلَمْ اَنَّ الْعَامِّيَّ الصِّرْفَ لَيْسَ لَهٗ مَذْهَبٌ

فصل عامی کے حال مین سمجھ لے کہ نری عامی کا کوئی مذہب نہین ہے

وَاِنَّمَا مَذْهَبُهٗ فَتْوَى الْمُفْتِي فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ لَوِ احْتَجَمَ اَوِ اغْتَابَ

اسکا مذہب تو یہی مفتی کا فتوے ہے بحر الرائق مین ہے اگر پچھنی لگائی یا غیبت کی

فَظَنَّ اَنَّهٗ يُفَطِّرُهٗ ثُمَّ اَكَلَ اِنْ لَمْ يَسْتَفْتِ فَقِيهًا وَلَا بَلَغَهُ

اور گمان کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر کہا لیا تو اگر اسنے کسی فقیہ سے نہین پوچھا اور نہ اسکو

الْخَبَرُ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ لِاَنَّهٗ مُجَرَّدُ جَهْلٍ وَاَنَّهٗ لَيْسَ بِعُذْرٍ

حدیث پہنچی تو اسپر کفارہ ہی اسواسطے کہ یہ جہل نری جہالت ہی اور دار الاسلام مین جہالت

فِي دَارِ الْاِسْلَامِ وَاِنِ اسْتَفْتَى فَقِيهًا فَاَفْتَاهُ لَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِاَنَّ

عذر نہین ہے اور اگر کسی فقیہ سی پوچھا اور اسنی فتوی دیدیا تو اسپر کفارہ نہین ہے کیونکہ

الْعَامِّيَّ يَجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ الْعَالِمِ اِذَا كَانَ يَعْتَمِدُ عَلٰى فَتْوَاهُ

عامی پر عالم ہی کی تقلید واجب ہوتی ہے جس صورت مین کہ عامی اوس عالم کے فتوی پر اعتماد کرتا ہو

فَكَانَ مَعْذُورًا فِيمَا صَنَعَ وَاِنْ كَانَ الْمُفْتِي مُخْطِيًا فِيمَا اَفْتٰى وَاِنْ

تو یہ عامی اپنے کار مین معذور ہوا اگرچہ مفتی فتوی دینے مین خطاوار ہو اور اگر

لَمْ يَسْتَفْتِ لٰكِنَّهٗ بَلَغَهُ الْخَبَرُ وَهُوَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اوس عامی نے پوچھا تو نہین پر اسکو یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملگئی

وسلم افطر الحاجم والمحجوم وقوله عليه الصلوة والسلام

کہ حاجم اور محجوم کا روزہ جاتا رہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث

الغيبة تفطر الصائم ولم يعرف النسخ ولا تأويله لا كفارة

کہ غیبت روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہے اور وہ نسخ کو جانتا نہیں اور نہ اس کی تاویل جانتا ہو تو فقہاء کے

عليه عندهم لان ظاهر الحديث واجب العمل به خلافا

نزدیک اس پر کفارہ نہیں ہے کیونکہ ظاہر حدیث واجب العمل ہے

لابي يوسف لانه ليس للعامي العمل بالحديث لعدم علمه

ابو یوسف کے خلاف ہیں اسلئے کہ عامی کو حدیث پر عمل جائز نہیں ہے کیونکہ عامی

بالناسخ والمنسوخ ولو لمس امرأة او قبلها بشهوة او اكتحل

ناسخ اور منسوخ کو نہیں جانتا اور اگر عورت کو چھوا یا شہوت سے اسکا بوسہ لیا یا سرمہ ڈالا

فظن ان ذلك يفطر ثم افطر عليه الكفارة الا اذا استفتى

اور گمان کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے پھر افطار کر دیا تو اس پر کفارہ ہے ہاں اگر

فقيها فافتاه بالفطر او بلغه خبر فيه ولو نوى الصوم

کسی فقیہ سے پوچھ لے اور وہ افطار کا فتویٰ دیدے یا اسے اس باب میں خبر پہنچی اور اگر زوال سے

قبل الزوال ثم افطر لم يلزمه الكفارة عند ابي حنيفة رح

پہلے روزہ کی نیت کی پھر توڑ دیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر کفارہ لازم نہیں ہے

خلافا لهما كذا في المحيط وقد علم من هذا ان مذهب

صاحبین کے برخلاف یہ محیط میں ہے اور اس سے خوب معلوم ہو گیا کہ عامی کا مذہب

العامي فتوى مفتيه وفيه ايضا في باب قضاء الفوائت

مفتی کا فتویٰ ہے اور اسی میں باب قضاء الفوائت میں بھی

عند قوله ويسقط لضيق الوقت والنسيان ان كان عاميا

اس قول کے پاس اور وقت کی تنگی سے اور بھول جانے سے ساقط ہو جاتی ہیں اگر عامی ہو

ليس له مذهب معين فمذهبه فتوى مفتيه كما صرحوا

تو اسکا کوئی مذہب معین نہیں ہے پس اُسکا مذہب مفتی کا فتوی ہے چنانچہ اسکے سبب تصریح کردی

به فان افتى حنفي اعاد العصر والمغرب وان افتاه شافعي

ہے پس اگر حنفی نے فتوی دیا تو عصر اور مغرب دونوں کو دوہراوی اور اگر شافعی نے فتوی دیا

فلا يعيدهما ولا عبرة برايه وان لم يستفت احدا وصادف

تو دونوں کو نہ دوہراوے اور اسکے رای کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اگر کسیسے بھی نہ پوچھا

الصحة على مذهب مجتهد اجزاه ولا اعادة عليه انتهى

اور کسی مجتہد کے مذہب کی موافق صحیح ہوا تو اسکو کافی ہوا اور اوسپر اعادہ نہیں ہے تمام ہوا

وفي شرح المنهاج البيضاوي ولابن امام الكاملية فاذا

اور بیضاوی کی منہاج کی شرح امام کاملیہ کی تصنیف میں یہ ہے اگر

وقعت لعامي حادثة فاستفتى فيها مجتهدا وعمل فيها

کسی عامی کو کوئی حادثہ پیش آوے اور اسنے اس حادثہ میں کسی مجتہد سے فتوی پوچھا اور اسی مجتہد کے

بفتوى ذلك المجتهد فليس له الرجوع عنه الى فتوى غيره

فتوی پر عمل کر لیا تو اسکو اس فتوی سے اور فتوی کیطرف

في تلك الحادثة بعينها بالاجماع كما نقله ابن الحاجب و

اسی حادثہ معین میں رجوع کرنا بالاجماع جائز نہیں ہے چنانچہ اسکو ابن الحاجب وغیرہ نے

غيره وفي جمع الجوامع الخلاف فيه وان كان قبل العمل فقال

نقل کیا ہے اور جمع الجوامع میں ہے اسمیں خلاف ہی اور اگر پیشتر از عمل رجوع ہو تو

النووي المختار ما نقله الخطيب وغيره انه ان لم يكن

نووی کہتا ہی کہ مختار وہی ہے جو خطیب وغیرہ نے نقل کیا کہ اگر وہاں دوسرا

هناك مفت آخر لزمه بمجرد فتواه وان لم تسكن نفسه

مفتی نہو تو اسکے فتوی دیتے ہی عمل لازم ہو جائیگا اگرچہ اسکی خاطر جمع نہو

وَإِنْ كَانَ هُنَاكَ آخَرُ لَمْ يَلْزَمْهُ بِمُجَرَّدِ إِفْتَائِهِ إِذْ لَهُ أَنْ يَسْأَلَ

اور اگر وہاں اور بھی مفتی ہو تو صرف فتوی ہی عمل لازم نہیں آتا اسلیے کہ اسکو اختیار ہے کہ اور سے بھی پوچھے

غَيْرَهُ وَحِينَئِذٍ فَقَدْ يُخَالِفُهُ فَيَجِيءُ فِيهِ الْخِلَافُ فِي اخْتِلَافِ

اور اب شاید کہ یہ اسکی مخالف ہووے ہی پھر ایسے میں خلاف ہووے گا اختلاف

الْمُفْتِينَ أَمَّا إِذَا وَقَعَتْ لَهُ حَادِثَةٌ غَيْرُ ذَلِكَ فَالْأَصَحُّ أَنَّهُ

المفتیین میں ہے کہ اگر اسکو اور حادثہ پیش آوے تو صحیح یہ ہے کہ اسکو

يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ فِيهَا غَيْرَ مَنِ اسْتَفْتَاهُ فِي الْحَادِثَةِ

جائز ہے کہ اس حادثہ ثانی میں اور مفتی سے اسکے سوا جس سے پہلے حادثہ میں پوچھا تھا

الْأُولَى وَقَطَعَ الْكِيَا الْهَرَاسِيُّ بِأَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْعَامِيِّ أَنْ يَلْتَزِمَ

پوچھ لے اور کیا الہراسی نے قطع کہا ہے کہ عامی پر واجب ہے کہ کوئی

مَذْهَبًا مُعَيَّنًا وَاخْتَارَ فِي جَمْعِ الْجَوَامِعِ أَنَّهُ يَجِبُ ذَلِكَ وَلَا

ایک معین مذہب لازم کرے اور جمع الجوامع میں یہ اختیار کیا ہے کہ یہ واجب ہے اور اسکو

يَفْعَلُهُ لِمُجَرَّدِ التَّشَهِّي بَلْ يَخْتَارُ مَذْهَبًا يُقَلِّدُهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ

صرف خواہش سے نہ کرے بلکہ ایک مذہب اختیار کرے کہ اسکی تقلید ہر بات

يَعْتَقِدُهُ أَرْجَحَ أَوْ مُسَاوِيًا لِغَيْرِهِ لَا مَرْجُوحًا وَقَالَ النَّوَوِيُّ

میں اسکو راجح یا دوسرے کے مساوی اعتقاد کرے مرجوح نہ سمجھے اور نووی کہتا ہے

الَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُهُ التَّمَذْهُبُ بِمَذْهَبٍ

کہ دلیل کا مقتضا تو یہ ہے کہ کسی ہی مذہب کا مقید ہونا لازم نہیں ہے

بَلْ يَسْتَفْتِي مَنْ شَاءَ لَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَلَقُّطٍ لِلرُّخَصِ لَعَلَّ مَنْ مَنَعَهُ

بلکہ جس سے چاہے فتوی پوچھے رخصتوں کو نہ تلاش کرے اور شاید جس نے اسکو منع کیا ہے

لَمْ يَثِقْ بِعَدَمِ تَلَقُّطِهِ وَإِذَا الْتَزَمَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا يَجُوزُ لَهُ الْخُرُوجُ

نہیں اسکے آگے رخصتوں کی تلاش کرنے پر اعتماد نہیں کیا اور جب کوئی مذہب معین لازم کرے تو اس مذہب سے نکلنا

الكيا الهراسي

عَنْهُ عَلَى الْأَصَحِّ فِي كِتَابِ زُبَدٍ لِابْنِ رَسْلَانَ وَالشَّافِعِيُّ وَ

اس سے قول صحیح پر جائز ہے اور ابن رسلان کی کتاب زبد میں ہے اور شافعی اور

مَالِكٌ وَالنُّعْمَانُ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُفْيَانُ وَغَيْرُهُمْ مِنْ سَائِرِ

مالک اور نعمان اور احمد بن حنبل اور سفیان وغیرہ تمام ائمہ

الْأَئِمَّةِ عَلٰى هُدًى وَالِاخْتِلَافُ رَحْمَةٌ وَفِي شَرْحِهِ غَايَةِ

ہدایت پر ہیں اور اختلاف خدا کی رحمت ہے اور غایۃ البیان

الْبَيَانِ لَوِ اخْتَلَفَ جَوَابُ مُجْتَهِدَيْنِ مُتَسَاوِيَيْنِ فَالْأَصَحُّ

کی شرح میں ہے اگر دو مجتہد متساوی مختلف جواب دیویں تو اصح قول یہہ ہے

أَنَّ لِلْمُقَلِّدِ أَنْ يَتَخَيَّرَ بِقَوْلِ مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا وَقَدْ مَرَّ مَا فِي

کہ مقلد کو جائز ہے کہ جسکے قول کو چاہے اختیار کرے اور اس مسئلہ میں

التُّحْفَةِ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ **بَابٌ** وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ

جو تحفہ میں ہے سو گذر چکا ہے **باب** اور یہ جو ہمنے ذکر کیا ہی ایک امر

الْأَمْرِ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ هُوَ الَّذِي مَشٰى عَلَيْهِ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ

دو امروں میں سے یہہ ایسا ہی کہ جسپر جمہور علماء

مِنَ الْآخِذِينَ بِالْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَوَصّٰى بِهِ أَئِمَّةُ الْمَذَاهِبِ

مذاہب اربعہ کے پیرو گئے ہیں اور مذہب کی اماموں نے اپنے شاگردوں کو اسکی

أَصْحَابَهُمْ قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ فِي الْيَوَاقِيتِ

وصیت کی ہے شیخ عبد الوہاب شعرانی یواقیت

وَالْجَوَاهِرِ رُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَنْبَغِي

والجواہر میں کہتے ہیں امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اسکو

لِمَنْ لَمْ يَعْرِفْ دَلِيلِي أَنْ يُفْتِيَ بِكَلَامِي وَكَانَ رَضِيَ إِذَا أَفْتٰى يَقُولُ

جو میری دلیل نہ جانتا ہو سزاوار نہیں ہے کہ میری قول پر فتوی دیوے اور فتوی دیتے ہوئے

هذا رأي النعمان ابن ثابت يعني نفسه وهو احسن

کہا کرتے یہ تو نعمان بن ثابت کی رائے ہے یعنی اپنے آپ کو مراد لیتے تھے اور جو ہم سے ہو سکا

ما قدرنا عليه فمن جاء باحسن منه فهو اولى بالصواب

اسمیں بہتر ہے پھر جو شخص اس سے بہتر لاوے پس وہ صواب قریب ہے

وكان الامام مالك يقول ما من احد الا ومأخوذ من

اور امام مالک کا یہ حال تھا کہ کہا کرتے تھے جو ہے سوا اپنی کلام میں ماخوذ ہے

كلامه ومردود عليه الا رسول الله صلى الله عليه

اور اسکا کلام قابل رد کے ہے بجز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

وآله وسلم وروى الحاكم والبيهقي عن الشافعي انه

اور حاکم اور بیہقی شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ

كان يقول اذا صح الحديث فهو مذهبي وفي رواية اذا

کہا کرتے تھے اگر حدیث صحیح ہو جاوی تو میرا مذہب وہی ہے اور ایک روایت میں ہے جب

رأيتم كلامي يخالف الحديث فاعملوا بالحديث واضربوا

میری کلام کو دیکھو کہ حدیث سے مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو

بكلامي الحائط وقال يوما للمزني يا ابراهيم لا تقلدني

دیوار پر پٹک دو اور ایک دن مزنی سے کہا ای ابراہیم ہر ایک بات میں

في كل ما اقول وانظر في ذلك لنفسك فانه دين وكان

میری تقلید مت کرنا اور اس میں اپنی جان پر رحم کرنا کیونکہ یہ دین ہے اور شافعی

رحمة الله عليه يقول لا حجة في قول احد دون رسول الله

رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کسیکے قول میں حجت نہیں ہے سوای رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم وان كثروا ولا في قياس ولا في

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہوں اور نہ کسی قیاس میں اور نہ

شَيْءٍ فَمَا ثَمَّ إِلَّا طَاعَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ بِالتَّسْلِيْمِ وَكَانَ الْإِمَامُ

کسی شخص میں اور یہاں بجز طاعۃ اللہ اور اسکے رسول کے تسلیم کرنیکے اور کچھ نہیں ہے اور امام

أَحْمَدُ يَقُوْلُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مَعَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ كَلَامٌ وَقَالَ أَيْضًا

احمد کہا کرتے تھے کہ کسیکو اللہ و رسول کے ساتھ کلام کی گنجایش نہیں ہے اور ایک شخص سے یہی کہا

لِرَجُلٍ لَا تُقَلِّدْنِيْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَلَا الْأَوْزَاعِيَّ وَلَا

کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ

النَّخَعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ وَخُذِ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوْا مِنَ

نخعی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لیے ہیں

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ انْتَهٰى ثُمَّ نَقَلَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَظِيْمَةٍ مِّنْ عُلَمَاءِ

کتاب اور سنت سے تمام ہوا پھر اسنے علماء مذاہب میں سے ایک بڑے گروہ کا یہ حال

الْمَذَاهِبِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَيُفْتُوْنَ بِالْمَذَاهِبِ مِنْ غَيْرِ

کہ وہ لوگ مذاہب کے مطابق عمل کرتے اور فتوی دیتے کسی مذہب معین کا

الْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُّعَيَّنٍ مِّنْ زَمَنِ أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ إِلٰى

التزام نہیں تھا ارباب مذاہب سے لیکر اپنے زمانہ تک کا

زَمَانِهِ عَلٰى وَجْهٍ يَقْتَضِيْ كَلَامُهُ أَنَّ ذٰلِكَ أَمْرٌ لَمْ يَزَلِ الْعُلَمَاءُ

ایسے طور پر نقل کیا کہ اسکے کلام سے لازم آتا ہے کہ علماء متقدمین

عَلَيْهِ قَدِيْمًا وَحَدِيْثًا حَتّٰى صَارَ بِمَنْزِلَةِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ

اور متاخرین ہمیشہ اسی حال پر رہے ہیں یہانتک یہ حال متفق علیہ ہو گیا

فَصَارَ سَبِيْلُ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْ لَا يَصِحُّ خِلَافُهُ وَلَا

اور مسلمانوں کا ایسا راستہ ہو گیا کہ اسکا خلاف صحیح نہیں ہے اور ہمکو

حَاجَةَ بِنَا بَعْدَ مَا ذَكَرَهُ وَبَسَطَهُ إِلٰى نَقْلِ الْأَقَاوِيْلِ وَلٰكِنْ

کچھ ضرورت نہیں ہے کہ اسکے ذکر اور تفصیل کے بعد اقاویل نقل کریں اور لیکن

لا بأس أن نذكر بعض ما نحفظه في هذه الساعة

کچھ ڈر نہیں ہے کہ جو کچھ ہمکو اسوقت یاد ہی بیان کردیں

قال البغوي في مفتتح شرح السنة وإني في أكثر ما أوردته

بغوی شرح السنہ کی ابتدا میں کہتا ہے اور میں نے جو اکثر بیان کیا ہی

بل في عامته متبع إلا القليل الذي لاح لي بنوع من

بلکہ سب کا سب تبعیت سے بیان کیا ہے مگر کچھ تھوڑا ایسا جو مجھکو

الدليل في تأويل كلام محتمل أو إيضاح مشكل أو

کلام محتمل کی تاویل میں یا مشکل کے واضح کرنے میں

ترجيح قول على آخر وقال في باب الدعاء الذي يستفتح به الصلوة

[illegible]

[illegible] سبحانك اللهم وقدر وغيره

[illegible]

[illegible] من الذكر في افتتاح الصلوة فهو من الاختلاف المباح

[illegible] مباح ہے

[illegible] في باب [illegible] أخرج [illegible]

[illegible]

[illegible] امرأة [illegible]

[illegible]

[illegible] النخعي والحسن

[illegible]

البصري [illegible] قال الثوري وأحمد وإسحاق وأصحاب الرأي

اور یہی ثوری اور احمد [illegible] اور اصحاب الرائی کہتے ہیں

وذهب قوم الى انه يلزمها الخروج مع جماعة النساء وهو

اور ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ اوس عورت کو جماعت عورتون کے ساتھ جانا لازم ہے یہ

قول مالك والشافعي والاول اولى بظاهر الحديث قال

امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے اور ظاہر حدیث سے قول اول اولے ہے

البغوي في حديث بروع بنت واشق قال الشافعي رحمة الله

بغوی بروع دختر واشق کی حدیث مین کہتے ہین کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین

عليه فان كان يثبت حديث بروع بنت واشق فلا حجة

اگر بروع دختر واشق کی حدیث ثابت ہے تو

في قول احد دون النبي صلى الله عليه وآله وسلم

بجز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول مین کچھ حجت نہین ہے

فقال مرة عن معقل بن يسار ومرة عن معقل بن سنان ومرة عن بعض

کیونکہ کبھی کہتا ہے معقل بن یسار سے اور کبھی معقل بن سنان سے اور کبھی کسی اشجعی سے

اشجع وان لم يثبت فلا مهر لها ولها الميراث انتهى قول

اور اگر وہ حدیث ثابت نہین ہے تو اسکے لیے مہر نہین ہے اور اوسکے واسطے میراث

البغوي وقال الحاكم بعد حكاية قول الشافعي ان صح

ہے بغوی کا قول تمام ہوا اور حاکم بعد حکایت قول شافعی کے کہ اگر

حديث بروع بنت واشق قلت به ان بعض مشائخه

حدیث بروع دختر واشق کے صحیح ہوتے تو مین اسکا قائل ہوتا کہتا ہے

قال لو حضرت الشافعي لقمت على رؤس اصحابه وقلت

کہ میرا ایک استاد کہتا تہا کہ اگر مین شافعی کے عہد مین ہوتا تو انکے شاگردون کی مجمع مین جاکر کہتا

قد صح الحديث فقل به انتهى قول الحاكم وهكذا توقف

کہ حدیث تو صحیح ہی ہے اسکا قائل ہوجا حاکم کا قول تمام ہوا اور ایسی ہی

الشافعي في حديث بريدة الاسلمي في اوقات الصلوة

امام شافعی بلانے بریدہ اسلمی کی حدیث میں جو نماز کے اوقات میں ہے توقف کیا ہے

وصح الحديث عند مسلم فرجع جماعات من المحدثين و

اور یہ حدیث مسلم کے نزدیک صحیح ہی سو محدثین میں سے کئی جماعت نے رجوع کیا

هكذا في المعتصر واستدرك البيهقي على الشافعي حديث

ایسی ہی معتصر کے مسئلہ میں بیہقی نے شافعی پر

عبد الله بن عمر واستدرك الغزالي على الشافعي في مسئلة

عبداللہ بن عمر کے حدیث سی خوردہ پکڑا ہے اور غزالی نے شافعی کے پانی کی نجاست کے

نجاسة الماء اذا كان دون القلتين في كلام كثير مذكور

مسئلہ میں جب وہ قلتین سے کمتر ہو کلام طویل میں جو احیاء العلوم میں مذکور ہے

في الاحياء وللنووي وجه ان بيع المعاطاة جائز على

خوردہ پکڑا ہے اور نووی کی ایک وجہ ہے کہ بیع معاطاۃ کے

خلاف نص الشافعي واستدرك الزمخشري على

برخلاف نص شافعی کے جائز ہے اور بعض مسائل میں زمخشری نے

ابي حنيفة في بعض المسائل منها ما قال في اية التيمم

امام ابوحنیفہ پر خوردہ پکڑا ہے ایک یہ کہ وہ جو سورۂ مائدہ میں ہے تیمم کے

من سورة المائدة قال الزجاج الصعيد وجه الارض ترابا

آیت میں کہا ہے زجاج کہتا ہی صعید زمین کا سطح ہے مٹی ہو

كان او غيره وان كان صخرا لا تراب عليه فلو ضرب

یا کچھ اور ہو اگرچہ صاف پتھر ہو کہ اس پر غبار نہو تو بھی اگر تیمم کرنے والے نے اس پر

المتيمم يده عليه ومسح لكان ذلك طهوره وهو مذهب

اپنا ہاتھ مارا اور مسح کر لیا تو بیشک یہی اسکا پاک کرنے والا ہے اور یہ ہے

أبي حنيفة فإن قلت فما تصنع بقوله تعالى في سورة المائدة

ابوحنیفہ کا یہ مذہب ہے اگر تو یہ اعتراض کرے پھر کیا کہو گے سورہ مائدہ کی اس آیت مین

فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه أي بعضه وهذا لا يتأتى

پس مسح کرو اپنی مونہون پر اور ہاتھون پر اس سے یعنے کچھ اس مین سے اور اس پتھر مین

في الصخر الذي لا تراب عليه قلت قالوا إن من لابتداء

کیونکہ صاف ہوتا ہی جس پر مٹی نہین ہوتی یہ امر نہین ہو سکتا مین جواب دونگا کہ فقہا کہتے ہین کہ من ہے واسطے ابتدا

الغاية فإن قلت قولهم إنها لابتداء الغاية قول متعسف

غایت کا ہے پھر اگر تو کہے کہ فقہا کا یہ قول کہ من ابتدا غایت کا ہی زبردستی کا قول ہے

ولا يفهم من قول العرب مسحت برأسه من الدهن ومن

اور عرب کی اس محاورہ سے مسحت برأسه من الدهن یعنے مین نے اس کے سر کو تیل لگا دیا اور

التراب ومن الماء إلا معنى التبعيض قلت هو كما تقول

مٹی لگا دی اور پانی لگا دیا تبعیض ہی کے معنے سمجھے جاتے ہین مین کہونگا ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے

والإذعان للحق أحق من المراء كذا قال الزمخشري

اور حق کا یقین کرنا اولیٰ ہے [illegible] زمخشری کا یہی کلام ہے

وهذا الجنس من مؤاخذات العلماء على أئمتهم لا سيما

اور علما کے [illegible]

مؤاخذات المحدثين أكثر من أن تحصى فحكى لي شيخي

محدثین کے مواخذے گنتی سے زیادہ ہین [illegible] میرے استاد

الشيخ أبو طاهر الشافعي عن شيخه الشيخ حسن العجيمي

شیخ ابوطاہر شافعی نے اپنی استاد شیخ حسن عجیمی سے [illegible]

الحنفي أنه كان يأمرنا أن لا [illegible] في النجاسة

[illegible]

القليلة لمكان الحرج الشديد ويأمرنا ان نأخذ في ذلك

سخت گیری نکیا کریں کیونکہ بڑا سخت حرج ہے اور ہمکو فرماتے کہ اسمیں

بمذهب ابي حنيفة في العفو عما دون الدرهم وكان شيخنا

ابوحنیفہ کے مذہب پر درہم سے کم میں عفو کو عمل کیا کریں اور ہمارے استاد شیخ

ابو طاهر يرتضي هذا القول ويقول به في الانوار وانما

ابوطاہر اس قول کو پسند کرتے تھے اور اسکے قائل تھے انوار میں ہے اور

يحصل اهلية الاجتهاد بان يعلم امورا الاول كتاب

اجتہاد کا استحقاق بدون علم کئی امور کے نہیں ہوتا اول قرآن مجید

الله تعالى ولا يشترط العلم بجميعه بل بما يتعلق بالاحكام

اور یہ شرط نہیں ہے کہ سارا قرآن [illegible] قدر احکام سے علاقہ رکھتا ہی

ولا يشترط حفظه بظهر القلب الثاني سنة رسول الله

[illegible] دوسری رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم ما يتعلق بالاحكام لا جميعا

[illegible] تعلق [illegible] سب نہیں

ويشترط ان يعرف منهما الخاص والعام والمطلق و

اور یہ شرط ہی کہ قرآن اور حدیث [illegible] سے خاص اور عام اور مطلق اور

المقيد والمجمل والمبين والناسخ والمنسوخ ومن السنة

[illegible] حدیث میں سے

المتواتر والاحاد والمرسل والمسند والمتصل والمنقطع و

متواتر اور احاد اور مرسل اور مسند اور متصل اور منقطع کو اور

حال الرواة جرحا وتعديلا الثالث اقاويل علماء الصحابة

[illegible] جرح و تعدیل کے راویوں کا حال جانے تیسری [illegible] علما صحابہ کے

فمن بعدهم اجماعا واختلافا الرابع القياس جليه وخفيه

اور انکے بعد کی علماء کی گفتگو بحث اجماعی اور اختلافی جو تھی قیاس جلی اور قیاس خفی

وتمييز الصحيح من الفاسد الخامس لسان العرب لغة و

اور قیاس صحیح اور فاسد کی تمیز کرے پانچویں عربی زبان باعتبار لغت اور

اعرابا ولا يشترط التبحر في هذه العلوم بل يكفي معرفة جملة

اعراب کی اور ان علوم میں تبحر شرط نہیں ہے بلکہ اسمیں سے مجملاً معرفت کافی ہے

منها ولا حاجة ان يتتبع الاحاديث على تفرقها بل يكفي ان

اور یہ حاجت نہیں کہ متفرق احادیث کو تلاش کرتا پھرے بلکہ اتنا کافی ہے کہ

يكون له اصل مصحح يجمع احاديث الاحكام كسنن الترمذي

اسکے پاس کوئی اصل الاجماع احکامی احادیث کی صحت کی موجود ہو جیسے سنن ترمذی

والنسائي وغيرهما كابي داؤد ولا يشترط ضبط جميع

اور سنن نسائی اور انکے سوا جیسی سنن ابی داؤد اور نہیں شرط ہی کہ اجماع

مواضع الاجماع والاختلاف بل يكفي ان يعرف في

اور اختلاف کے تمام مواضع ضبط کرے بلکہ اتنا کافی ہے کہ جس

المسألة التي يقضي فيها ان قوله لا يخالف الاجماع

مسئلہ میں حکم دیتا ہے یہ سمجھ لے کہ میرا قول اجماع کے مخالف نہیں ہے

بان يعلم انه وافق بعض المتقدمين او يغلب على

اسطور پر کہ یقینی جان لیوی کہ میرا قول بعض متقدمین کے موافق ہے یا بالظن غالب

ظنه انه لم يتكلم الاولون فيها بل تولدت في عصره

یہ معلوم ہو کہ متقدمین نے اسمیں گفتگو نہیں کی بلکہ اسی زمانہ میں حادث ہوا ہے

وكذا معرفة الناسخ والمنسوخ وكل حديث اجمع السلف

اور ایسی ہی ناسخ اور منسوخ کی آگاہی اور جس حدیث کو سلف نے بالاجماع مان لیا ہو

على قبوله او تواترت اهلية رواته فلا حاجة الى البحث

یا اوسکی راویوں کی اہلیت متواتر ہو رہی ہو تو انکے راویوں کے

عن عدالة رواته وما عدا ذلك يبحث عن عدالة رواته

عدالت میں بحث کرنیکی کچھ حاجت نہیں ہے اور اسکے علاوہ حدیث کے راویوں کی عدالت میں بحث کیجاوے

واجتماع هذه العلوم انما اشترط في المجتهد المطلق الذي

اور ان علوم کا جمع ہونا جو شرط ٹھہرا ہے تو اس مجتہد مطلق میں ہے کہ

يفتي في جميع ابواب الشرع ويجوز ان يكون مجتهدا في

تمام شرعی ابواب میں فتوی دیوے اور جائز ہے کہ کسی باب میں

باب دون باب ومن شرط الاجتهاد معرفة اصول الاعتقاد

مجتہد ہو کسی میں نہو اور اعتقادی اصول سے آگاہی اجتہاد کی شرط ہے

قال الغزالي ولا يشترط معرفته على طرق المتكلمين

غزالی کہتا ہے متکلمین کے طور پر کی معرفت دلائل کے ساتھ شرط نہیں ہے

بادلتها التي يحررونها ومن لا تقبل شهادته من المبتدعة

جو دلائل کہ وہ تحریر کرتے ہیں اور بدعتیوں میں سے جسکی شہادت مقبول نہیں ہوتی

لا يصح تقليده القضاء وكذا تقليد من لا يقول بالاجماع

اوسکو قاضی کرنا صحیح نہیں ہے اور ایسا ہی ایسے کا قاضی کرنا جو اجماع کا قائل نہو

كالخوارج او باخبار الآحاد كالقدرية او بالقياس

جیسے خارجی لوگ یا اخبار احاد کا قائل نہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قائل نہو

كالشيعة وفي الانوار ايضا ولا يشترط ان يكون للمجتهد

جیسے شیعے انوار میں بھی ہے اور یہ شرط نہیں کہ مجتہد کا

مذهب مدون واذا دونت المذاهب جاز للمقلد ان

مذہب مدون ہی ہوا کرے اور جب مذاہب مدون ہو جاویں تو مقلد کو یہ جائز ہے

بتنقل من مذهب وعند الأصوليين إن عمل به في

کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں چلا جاوے اور اصولیین کے نزدیک اگر اس پر کسی حادثہ میں

حادثة فلا يجوز فيها ويجوز في غيرها وإن لم يعمل جاز

عمل کر چکا ہے تو اس حادثہ میں انتقال جائز نہیں اور حادثہ میں جائز ہے اور اگر اس پے عمل نہیں کیا

فيها وفي غيرها ولو قلد مجتهدا في مسائل وآخر في مسائل

تو اسمیں اور دوسرے میں بھی جائز ہے اور اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی تقلید کی اور دوسرے مجتہد کی اور مسائل میں تقلید کی تو جائز ہے

جاز وعند الأصوليين لا يجوز ولو أخذ من كل مذهب الأهون

اور اصول والوں کی نزدیک جائز نہیں ہے اور اگر ہر مذہب میں سے سہل سہل چھانٹ

قال أبو إسحاق يفسق وقال ابن أبي هريرة لا ورجحه في

لیا تو ابو اسحاق کہتا ہے وہ فاسق ہے اور ابن ابی ہریرہ کہتا ہے فاسق نہیں ہوتا اور

بعض الشروح وفي الأنوار أيضا المنتسبون إلى مذهب

بعضے شرحوں میں اسکو ترجیح دی ہے اور یہ بھی انوار میں ہے منتسب طرف مذہب

الشافعي وأبي حنيفة ومالك وأحمد رض أصناف أحدها

شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے کئی قسم کے ہیں

العوام وتقليدهم للشافعي متفرع على تقليد الميت

ایک تو عوام اور انکی تقلید شافعی کیواسطے میت کی تقلید پر متفرع ہے

الثاني البالغون إلى رتبة الاجتهاد والمجتهد لا يقلد

دوسری قسم جو اجتہاد کی رتبہ کو جا پہنچے ہیں اور مجتہد ہو کر مجتہد کی تقلید نہیں کیا کرتا

مجتهدا وإنما ينتسبون إليه لجريهم على طريقه في

اور منتسب اسواسطے کہلاتے ہیں کہ اجتہاد میں

الاجتهاد واستعمال الأدلة وترتيب بعضها على بعض +

اور دلائل کی استعمال میں اور بعض کو بعض پر ترتیب دینی میں اسکے طریقہ پر چلتے ہیں

الثالث المتوسطون وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد

تیسری قسم درمیانے لوگ یہ وہ ہوتے ہیں کہ اجتہاد کا رتبہ تو نہیں پاتے

لکنهم وقفوا على اصول الامام وتمكنوا من قياس ما لم

پر وہ امام کے اصول سے واقف ہو جاتے ہیں اور یہ قدرت ہو جاتی ہے

يجدوه منصوصا على ما نص عليه وهؤلاء مقلدون

کہ جو مسئلہ منصوص نہیں پاتے اسکو منصوص پر قیاس کر لیتے ہیں اور یہی گروہ اسکے مقلد ہوتے ہیں

له وكذا من يأخذ بقولهم من العوام والمشهور انهم

اور ایسی ہی عوام میں سے جو لوگ ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور مشہور یہی ہے کہ ایسے شخص

لا يقلدون في انفسهم لانهم مقلدون وقال ابو

خود مقتدا نہیں ہوتے عہ کیونکہ وہ آپ مقلد ہوتے ہیں اور ابو

الفتح الهروي وهو من تلامذة الامام مذهب عامة

الفتح ہروی امام کے شاگردوں میں کا کہنا ہے عام فقہاء کا مذہب

الاصحاب في الاصول ان العامي لا مذهب له فان وجد

اصول میں یہی ہے کہ عامی کا کوئی مذہب نہیں ہے اگر اسنے کوئی مجتہد پایا تو اسکی

مجتهدا قلده وان لم يجده ووجد متبحرا في مذهب

تقلید کرے اور اگر مجتہد نہ پایا تو متبحر فی المذہب پایا تو اسکا

قلده فانه يفتيه على مذهب نفسه وهذا تصريح بانه

مقلد ہو گیا وہ متبحر ہے اسکو اپنے مذہب کا فتوے دیوے گا اور یہ اسبات کی تصریح ہے

يقلد المتبحر في نفسه والمرجح عند الفقهاء ان العامي

کہ متبحر فی نفسہ مقتدا ہوتا ہے اور قول مرجح فقہاء کے نزدیک یہ ہے کہ عامی

المنتسب الى مذهب له مذهب ولا يجوز له مخالفته ولو

جو کسی مذہب کیطرف منتسب ہو اسکا یہی مذہب ہوتا ہے اور اسکو اس مذہب کی مخالفت جائز نہیں ہے

عہ [illegible]

لم يكن منتسبا الى مذهب فهل يجوز ان يتخير

اور اگر وہ کسی مذہب کیطرف منتسب نہیں تو آیا اوسکو جائز ہے کہ پسند کرے

وتقلد اي مذهب شاء فيه خلاف مبني على انه

جس مذہب کا چاہے مقلد ہوجاوے اسمیں خلاف اسپر مبنی ہی

يلزمه التقليد بمذهب معين ام لا فيه وجهان قال

کہ عامی کو کسی مذہب معین کے تقلید لازم ہے یا نہیں اسمیں دو وجہ ہیں

النووي والذي يقتضيه الدليل انه لا يلزمه بل يستفتي

نووی کہتا ہے دلیل کا تقاضہ تو یہ ہی کہ تعیین لازم نہیں ہے بلکہ

من شاء ومن اتفق لكن من غير تلقط للرخص في

جس سے چاہے اور جس سے اتفاق پڑے فتوی پوچھ لے پر سہل سہل نہ ڈھونڈا کرے

كتاب اداب القاضي من فتح القدير واعلم ان ما ذكر

فتح القدیر کے کتاب آداب القاضی میں ہے اور سمجھ لے کہ مصنف نے

المصنف في القاضي ذكر في المفتي فلا يفتي الا المجتهد و

جو جو قاضی کے حق میں ذکر کیا ہی وہی مفتی کے حق میں ذکر کیا ہے سو مجتہد کے سوا اور لوگ فتوی نہ دیا کریں

وقد استقر راي الاصوليين على ان المفتي هو المجتهد

اور بیشک اصولیوں کی رای اسپر مستقر ہی کہ مفتی مجتہد ہی ہوتا ہے

فاما غير المجتهد ممن يحفظ اقوال المجتهد فليس بمفت

اور غیر مجتہد کہ مجتہد کے مسائل یاد رکھتا ہو سو مفتی نہیں ہوتا

والواجب عليه اذا سئل ان يذكر قول المجتهد على طريق

اور اسپر یہ ہی واجب ہے جب مسئلہ پوچھیں تو مجتہد کا قول بطور

الحكاية كابي حنيفة على جهة الحكاية فعرف ان ما يكون في

حکایت کی بیان کردے جیسا ابو حنیفہ کی حکایت پس معلوم ہوا کہ جو ہمارے

زَمَانِنَا مِنْ فَتْوَى الْمَوْجُوْدِيْنَ لَيْسَ بِفَتْوَى بَلْ هُوَ نَقْلُ كَلَامِ الْمُفْتِيْ

زمانہ میں حال کے مفتیونکا فتوی ہوتا ہے وہ فتوے نہیں ہے بلکہ مفتی کے کلام کا نقل کرنا ہے

لِيَأْخُذَ بِهِ الْمُسْتَفْتِيْ وَطَرِيْقُ نَقْلِهِ كَذٰلِكَ عَنِ الْمُجْتَهِدِ

تا کہ لیو سمجھنے والا اوسپر عمل کرے اور مجتہد سے بطور حکایت نقل کرنے کا طریقہ

اَحَدُ اَمْرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ سَنَدٌ فِيْهِ اِلَيْهِ اَوْ يَأْخُذَ مِنْ كِتَابٍ

دو میں سے ایک امر ہے یا تو اوس کے پاس اوس مجتہد کیطرف سے اوس مسئلہ میں سند ہو کتاب

مَعْرُوْفٍ تَدَاوَلَتْهُ الْاَيْدِيْ نَحْوُ كُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَ

مشہور و معروف سے لیوے جو دست بدست چلی آتی ہے جیسے محمد بن حسن کی کتابیں اور

نَحْوِهَا مِنَ التَّصَانِيْفِ الْمَشْهُوْرَةِ لِلْمُجْتَهِدِيْنَ لِاَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ

اونکی مانند اور مجتہدونکی مشہور تصنیفات کیونکہ یہہ کتب بمنزلہ اوسکے

الْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ عَنْهُمْ اَوِ الْمَشْهُوْرِ هٰكَذَا ذَكَرَ الرَّازِيْ فَعَلٰى هٰذَا

خبر متواتر کے یا خبر مشہور کے ہیں ایسا ہی رازی نے ذکر کیا ہے اس بیان کے موافق

لَوْ وُجِدَ بَعْضُ نُسَخِ النَّوَادِرِ فِيْ زَمَانِنَا لَا يَحِلُّ عَزْوُ مَا فِيْهَا

اگر بعضے نئی کتابیں اس زمانہ میں میں تو اون کے مسائل کو امام محمد کیطرف منسوب کرنا

اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّلَا اِلٰى اَبِيْ يُوْسُفَ لِاَنَّهَا لَمْ تَشْتَهِرْ فِيْ عَصْرِنَا فِيْ

حلال نہیں ہے اور نہ ابو یوسف کیطرف کیونکہ یہہ نئی کتابیں ہمارے زمانہ میں ہمارے ملک میں

دِيَارِنَا وَلَمْ تَتَدَاوَلْ نَعَمْ اِذَا وُجِدَ النَّقْلُ عَنِ النَّوَادِرِ مَثَلًا

مشہور نہیں ہوئیں اور ہم میں رواج پکڑا ہاں اگر کوئی ان نئی کتابونکا مسئلہ

فِيْ كِتَابٍ مَّشْهُوْرٍ مَّعْرُوْفٍ كَالْهِدَايَةِ وَالْمَبْسُوْطِ كَانَ ذٰلِكَ

مشہور و معروف کتاب میں ملے مثلاً جیسے ہدایہ اور مبسوط تو اب

تَعْوِيْلًا عَلٰى ذٰلِكَ الْكِتَابِ فَلَوْ كَانَ حَافِظًا لِلْاَقَاوِيْلِ

اوس کتاب پر اعتماد ہوگا پس اگر وہ مفتی مجتہدوں کے مختلف اقوال کا

الْمُخْتَلِفَةِ لِلْمُجْتَهِدِيْنَ وَلَا يَعْرِفُ الْحُجَّةَ وَلَا قُدْرَةَ لَهُ عَلَى الْاِجْتِهَادِ

حافظ ہووے اور حجت کو نہ پہچانتا ہو اور نہ اوسکے اتنی قدرت ہے کہ اجتہاد کرسکے

لِلتَّرْجِيْحِ لَا يَقْطَعُ بِقَوْلٍ مِنْهَا وَلَا يُفْتِيْ بِهٖ بَلْ يَحْكِيْهَا لِلْمُسْتَفْتِيْ

ترجیح پیدا کرے تو اون اقوال میں سے کسی قول کو قطعی نہ ٹھہراوے اور نہ اوسکو فتویٰ دیوے بلکہ مسائل کے سامنے بیان

فَيَخْتَارُ الْمُسْتَفْتِيْ مَا يَقَعُ فِيْ قَلْبِهٖ اَنَّهُ الْاَصْوَبُ ذَكَرَهُ فِيْ

کردے پہر سائل جو اوسکے دلکو اصوب معلوم ہوتا ہو اختیار کرلے یہہ تقریر بعض جوامع میں مذکور ہے اور میری رائے میں

بَعْضِ الْجَوَامِعِ وَعِنْدِيْ اَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حِكَايَتُهُ كُلِّهَا بَلْ

یہہ ہے کہ اوسپر تمام اقوال کا بیان کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اوسکو اتنا ہی کافی ہے کہ اونمین سے کوئی ایک قول بیان کردے

يَكْفِيْهِ اَنْ يَحْكِيَ قَوْلًا مِنْهَا فَاِنَّ الْمُقَلِّدَ لَهُ اَنْ يُقَلِّدَ اَيَّ مُجْتَهِدٍ شَاءَ

کیونکہ مقلد کو تو اختیار ہے جس مجتہد کی چاہے تقلید کرے

فَاِذَا ذَكَرَ اَحَدَهُمَا فَقَلَّدَهُ حَصَلَ الْمَقْصُوْدُ نَعَمْ لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ

پس جب اوسنے ایک قول بیان کردیا اور اوسنے تقلید کرلی تو مطلب حاصل ہوگیا ہاں اوسپر قطع نکردے

فَيَقُوْلُ جَوَابُ مَسْئَلَتِكَ كَذَا بَلْ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ حُكْمُ

کہ یوں کہے تیرے مسئلہ کا جواب یہہ ہی ہے بلکہ اسطور کہے کہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اسکا

هٰذَا كَذَا نَعَمْ لَوْ حَكَى الْكُلَّ فَالْاَخْذُ بِمَا يَقَعُ فِيْ قَلْبِهٖ اَنَّهُ اَصْوَبُ

حکم یہ ہے ہاں اگر اوسنے سب اقوال بیان کیے پہر جو اوسکے دل میں صحیح معلوم ہوتا ہو وہی اختیار کرنا چاہیے اور

وَاَوْلٰى وَالْعَامِيُّ لَا عِبْرَةَ بِمَا يَقَعُ فِيْ قَلْبِهٖ مِنْ صَوَابِ الْحُكْمِ

عامی کے دلی خطرہ کا کچھہ اعتبار نہیں کہ اوسکے دل میں حکم کا صواب ہونا یا خطا

وَخَطَائِهٖ وَعَلٰى هٰذَا اِذَا اسْتَفْتٰى فَقِيْهَيْنِ اَعْنِيْ مُجْتَهِدَيْنِ

ہونا واقع ہو اس تقریر کے موافق اگر اوسنے دو فقیہوں یعنے دو مجتہدوں سے پوچھا پہر اونہوں نے

فَاخْتَلَفَا عَلَيْهِ الْاَوْلٰى اَنْ يَاْخُذَ بِمَا يَمِيْلُ اِلَيْهِ قَلْبُهٗ مِنْهُمَا

مختلف بیان کیا تو اوسے یہہ ہے کہ اونمین سے جسکی طرف اوسکے دلکا میلان ہو اختیار کرے

وعندي أنه لو أخذ بقول الذي لا يميل إليه جاز لأن ميله وعدمه

اور میری نزدیک یہ ہے کہ اگر وہ اسکا قول بھی اختیار کرلے جدھر میلان نہیں ہے تو جائز ہے کیونکہ

سواء والواجب عليه تقليد مجتهد وقد فعل أصاب ذلك المجتهد

میل اور عدم میل یکسان ہے اور اوسپر کسی ایک مجتہد کی تقلید واجب ہے سو وہ کرچکا وہ مجتہد

أو أخطأ وقالوا المنتقل من مذهب إلى مذهب باجتهاد وبرهان

مصیب ہو یا مخطی اور فقہا کہتے ہیں کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کیطرف بذریعہ اجتہاد و

آثم يستوجب التعزير فبلا اجتهاد وبرهان أولى ولا بد أن يراد بهذا

برہان کے منتقل ہونے والا گنہگار ہوتا ہے سزاوار تعزیر کا ہے سو بلا اجتہاد و برہان کے بدرجہ اولی

الاجتهاد معنى التحري وتحكيم القلب لأن العامي ليس له اجتهاد ثم

سزاوار ہے اور ضرور ہے کہ اس جگہ اجتہاد سے تحری اور دل کا یقین مراد ہو اسلیے کہ عامی کے واسطے اجتہاد نہیں ہوتا

حقيقة الانتقال إنما تتحقق في حكم مسألة خاصة قلد فيه وعمل

پھر انتقال کی حقیقت تو صرف ایک خاص مسئلہ کے حکم میں جس میں تقلید کیکے عمل کرچکا ہو ثابت ہوتی ہے۔

به وإلا فقوله قلدت أبا حنيفة فيما أفتى به من المسائل مثلا و

ورنہ یوں کہنا اوسکا مثلاً یہ کہ میں نے ابوحنیفہ کے مسائل میں جو جو فتوے دیئے ہیں تقلید کی ہے

التزمت العمل به على الإجمال وهو لا يعرف صورها ليس حقيقة

اور اوسی پر اجمالاً عمل لازم کرلیا ہے حالانکہ وہ مسائل کی صورتیں نہیں جانتا حقیقت میں تقلید نہیں

التقليد بل هذا حقيقة تعليق التقليد أو وعد به كأنه التزم

ہے بلکہ یہ حقیقت میں تقلید یا عدم تقلید کو معلق کرنا ہے گویا وہ نے

أن يعمل بقول أبي حنيفة فيما يقع له من المسائل التي تتعين في

ابوحنیفہ کے قول پر اون مسائل میں جو جو حوادث میں متعین ہونگے

الوقائع فإن أرادوا هذا الالتزام فلا دليل على وجوب اتباع

عمل لازم کرلیا ہے پس اگر فقہا کی مراد تقلید سے یہی التزام ہے تو مجتہد معین کے اتباع

المجتهد المعين بالزام نفسه ذلك قولا او نية شرعا بل الدليل و

واجب ہونے پر اپنے آپ اتباع لازم کر لینے سے زبانی یا نیت کر کر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے

اقتضى العمل بقول المجتهد فيما احتاج اليه بقوله تعالى فاسئلوا

بلکہ دلیل اور مجتہد کے قول پر عمل کا اقتضا جہاں کہ اوسکے قول کیطرف حاجت پڑے یعنی ایسی پوچھو

اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون والسؤال انما يتحقق عند طلب

یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے اور پوچھنا جب سے پیدا ہوتا ہے کہ حادثہ معینہ کے حکم

حكم الحادثة المعينة وحينئذ اذا ثبت عنده قول المجتهد

کی تلاش پڑے اور اب اگر مجتہد کا قول اوسکے پاس ثابت ہو جاوے گا تو اوسپر عمل واجب

وجب عمله به والغالب ان مثل هذه الزامات منهم لكف الناس عن

ہو ویگا اور غالب یہ ہے کہ ایسے ایسے الزامات فقہا کیطرف سے اسی واسطے ہیں کہ لوگ رخصتوں کی

تتبع الرخص والا اخذ العامي في كل مسئلة بقول مجتهد اخف عليه

تلاش سے باز رہیں اور نہیں تو عامی ہر مسئلہ میں مجتہد کا وہی قول لیوے گا جو اوسپر آسان ہو

وانا لا ادري ما يمنع هذا من النقل والعقل فكون الانسان متتبع

اور میں نہیں جانتا کہ اسکو نقل اور عقل میں سے مانع ہے پس انسان کا اپنی جان پر سہولت کا

ما هو اخف على نفسه من قول مجتهد يسوغ له الاجتهاد ما

متلاشی رہنا ایسے مجتہد کے قول سے جسکو اجتہاد کرنا جائز ہووے مجھکو معلوم نہیں کہ شرع نے

علمت من الشرع ذمه عليه وكان صلى الله عليه وسلم يحب ما

اوسپر اوسکی مذمت کی ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے امت پر سہولت کو محبوب رکھتے

خفف عن امته والله سبحانه اعلم بالصواب انتهى وهذا اخر

تھے اور اللہ سبحانہ ثواب کو خوب جانتا ہے ہو چکی عبارت تحریر المقدسی کی اور یہ اوسکا آخر ہے جو ہمنے

ما اردنا ايراده في هذه الرسالة والحمد لله اولا و اخرا

اس رسالہ میں بیان کیا چاہتا تھا۔ اور اول اور آخر اللہ کی ستائش ہے۔